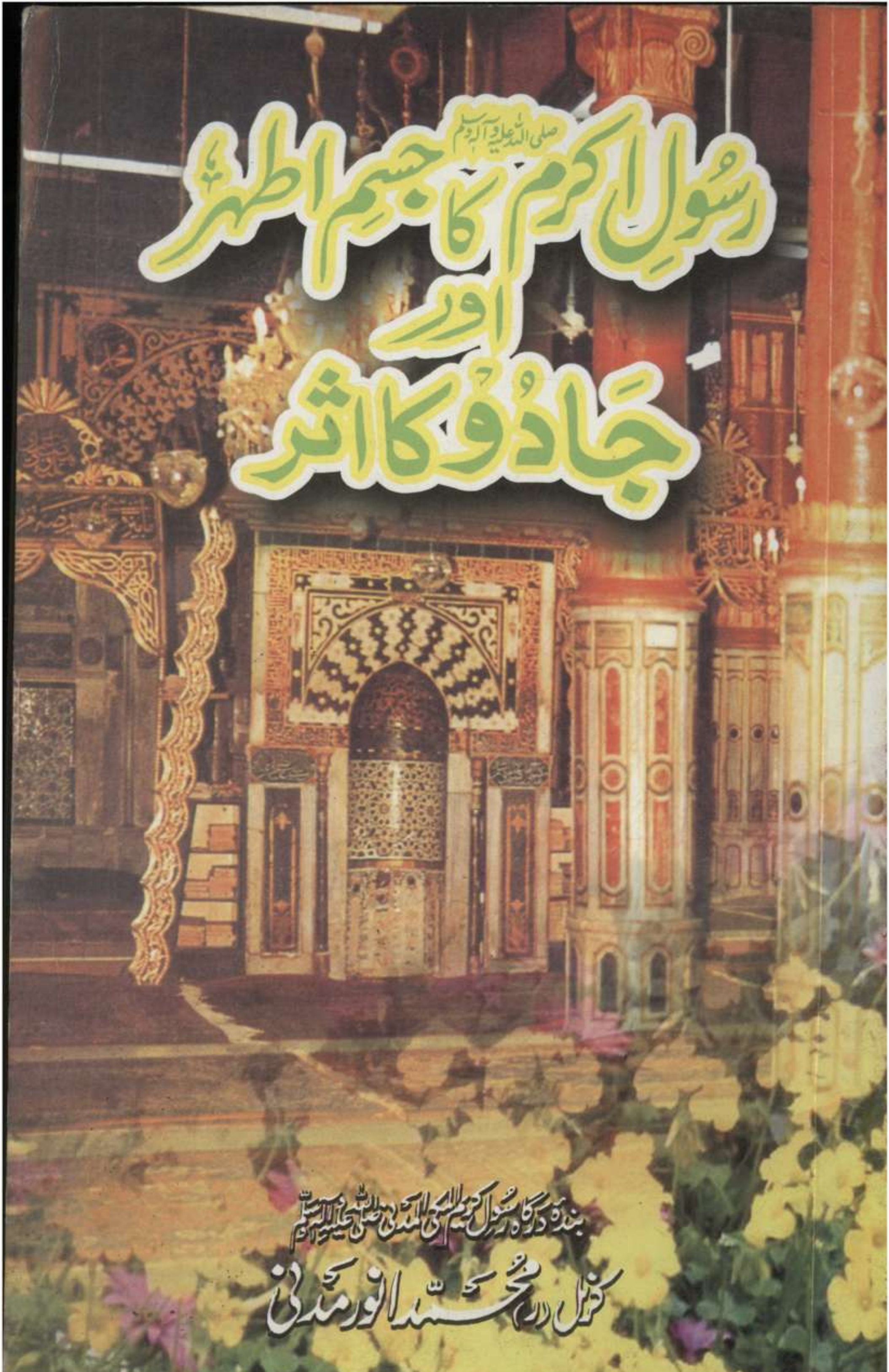


رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسمِ اطہرؐ

اور

جادُو کا اثر

بندۂ درگاہ رسول کریم المکی المدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرنل (ر) محمد انور مدنی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فرمان رسول کریم ﷺ

ا۔ ایک زمانہ آئے گا تم ایسی حدیثیں سنو گے جو تمہارے باپ دادا نے نہ سنی ہوں گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "میرے بعد تمہارے لئے حدیثیں بہت ہو جائیں گی اس لئے جب تمہارے روبرو میری طرف منسوب کر کے کوئی حدیث بیان کی جائے تو اس کو کتاب اللہ پر پیش کرو' جو کتاب اللہ کے موافق ہو اس کو قبول کر لو اور جو مخالف ہو اس کو رد کر دو۔"

رحمتہ للعالمین ﷺ کے اس واضح ارشاد پر عمل کرتے ہوئے جب ہم روایات سحر کو کتاب اللہ کے سامنے پیش کرتے ہیں تو واضح طور پر قرآن مجید کے خلاف پڑتی ہیں۔

جسمِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اور

جادو کا اثر

بندۂ درگاہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کرنل (ر) محمد انور مدنی

نام کتاب ---------- جسم رسول کریم ﷺ اور جادو کا اثر

خصوصی ذکر ---------- جادو والی روایت قرآن کریم کے خلاف ہے

مصنف ---------- کرنل (ر) محمد انور مدنی

تقدیم و نظرثانی ---------- ڈاکٹر محمود احمد ساقی

اشاعت اول ---------- ربیع الاول ۱۴۱۹ جولائی ۱۹۹۸ء

اشاعت دوم ---------- محرم الحرام ۱۴۲۰ مئی ۱۹۹۹ء

تعداد ---------- گیارہ سو (ہر بار)

کمپوزنگ ---------- محمد آصف : فون نمبر ۴۴۹۵۱۴

ہدیہ ---------- اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں قبولیت کی دعاؤں کا متمنی۔ کیونکہ واللہ و رسولہ احق ان یرضوہ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ زیادہ حقدار ہیں کہ انہیں راضی کریں۔

نیو فائن پرنٹنگ پریس

48/A لوئر مال لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو نہایت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسکے ہر حرف کے بدلے چار ہزار نیکیوں کا ثواب لکھے گا اور چار ہزار خطاؤں کو معاف فرمائے گا اور چار ہزار درجے بلند فرمائے گا (نزہتہ المجالس) اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ۱۹ حروف ہیں۔ ایک دفعہ پڑھنے سے ۷۶ ہزار نیکیوں کا ثواب ۷۶ ہزار گناہ معاف اور ۷۶ ہزار درجات کی بلندی سُبحان اللہ میرے رَب کریم کی عطا کے کیا کہنے۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اللہ رب العالمین کی آخری کتاب قرآن کریم کا جوہر ہے جب کسی دل میں اُتر جاتی ہے، گھر کر لیتی ہے۔ پھر اس میں کسی اور شے کی نہ گنجائش رہتی ہے نہ ضرورت۔ جو رفعت، راحت، برکت اور عظمت اسے عطا ہے کسی دوسرے عمل کو نہیں۔

اسی میں جلال ہے اسی میں جمال۔ اسی میں ہیبت بھی ہے اور قدرت بھی، عزت بھی ہے منزلت بھی، قوت بھی ہے جبروت بھی۔ بسم اللہ کی "ب" کے نقطے کی برکت سے فیض کے چشمے اُبلا کرتے ہیں اور اللہ کریم کی ہر مخلوق خاکی ہو یا آبی، نوری ہو یا ناری، فیض یاب ہوتی ہے جب یہ نازل ہوئی تو شیطان نے اپنے سر پر خاک ڈالی۔ اور اس پر پتھر برسائے گئے۔ اللہ رب العالمین نے اپنی عزت اور جلالت کی قسم کھائی کہ جس کام میں بھی میرا یہ برکت والا نام لیا جائے گا برکت ہو گی۔ جس بیمار پہ پڑھا جائے گا شفا ہو گی۔ جو اسے پڑھے گا جنت نصیب ہو گی۔

۶

تقدیم

ڈاکٹر محمود احمد ساقی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کرنل محمد انور مدنی مدظلہ کی باطل شکن کتاب کے مطالعہ سے قبل چند باتیں۔

۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں پر جادو کا اثر کنز الایمان کی روشنی میں۔

۲۔ کیا رسول اکرم ﷺ کا جسم معجزہ ہے؟ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کا موقف

۳۔ مسحور کا معنی اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ

قارئین کرام!

اگلے صفحات پر ایک "سادہ شخص" کی چند خرافات کے جوابات ہیں۔ فقیر نے کرنل صاحب مدظلہ کے ارشاد پر اس کی چند غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کی کوشش کی ہے۔

رہ گئی بات کرنل صاحب کے نام نہاد عشق کی تو اس بارے میں یہی کہا جا سکتا ہے۔

کام تیرا تخریب ہے تعمیر نہیں ہے
اسوہ تیرا اسوہ شبیر نہیں ہے
ہر اک پہ لگاتا ہے تو الحاد کے فتوے
اسلام تیرے باپ کی جاگیر نہیں ہے

انبیاء کرام و اولیاء کرام پر جادو اثر نہیں کر سکتا۔ کیوں؟

اس لئے کہ

نبوت و ولایت کا نظام

اللہ تعالیٰ نے کائنات چلانے کے لئے بنایا ہے

شیطان اللہ تعالیٰ کے نظام کو درہم برہم نہیں کر سکتا

رسول کریم ﷺ کے امتی اولیائے کرام کی روحانی قوتیں دیکھیں۔

۱۔ جادوگر رائے راجو، حضرت داتا گنج بخش کی نعلین کی نوک کے نیچے

۲۔ جادوگر جے پال، حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کی جوتی کی مار کھا کھا کر قدموں میں گر کر توبہ کرتا ہے۔

جادوگروں کا جادو تو رسول کریم ﷺ کے امتی اولیاء کرام کی جوتیوں پر نہ چل سکا اور تم رسول کریم ﷺ کے جسم اقدس کو جادو کے اثر سے معذور (معاذ اللہ) کر کے بتاتے ہو۔

یاد رکھو جسم اقدس نور ہے اور معجزہ ہے جادو شیطانی عمل ہے معجزہ جادو سے افضل ہے اس لئے جسم اقدس پر جادو اثر نہ کر سکتا تھا۔

قرآن حکیم اور قصہ موسیٰ علیہ السلام

قالوا یا موسیٰ اما ان تلقی و اما ان نکون اول من القی قال بل القوا فاذا حبا لھم و عصیھم یخیل الیہ من سحرھم انھا تسعی فاو جس فی نفسہ خیفۃ موسیٰ

(طہ: ۶۵ - ۶۶)

ترجمہ :۔ جادوگر بولے اے موسیٰ یا تو تم ڈالو یا ہم پہلے ڈالیں موسیٰ نے کہا بلکہ تمہیں ڈالو جبھی ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے ان کے خیال میں دوڑتی معلوم ہوئیں تو اپنے جی میں موسیٰ نے خوف پایا

(کنز الایمان شریف)

قالوا یموسیٰ اما ان تلقی و اما ان تکون نحن الملقین قال القوا فلما القوا سحروا اعین الناس و استرھبوھم و جاو سحر عظیم

ترجمہ :۔ جادوگر بولے اے موسیٰ یا تو آپ ڈالیں یا ہم ڈالنے والے ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تمہیں ڈالو جب جادوگروں نے ڈالا (اور) لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور انہیں ڈرایا اور بڑا جادو لائے۔

(کنز الایمان شریف)

سورہ طہ اور الاعراف دونوں جگہ ایک ہی واقعہ بیان ہوا ہے۔

سورہ طہ کی آیات میں جادو کے اثر کو اجمالا بیان فرمایا جبکہ سورہ الاعراف میں "اعین الناس" کے الفاظ نے واضح فرمایا دیا کہ جادو لوگوں کی آنکھوں پر ہوا تھا نا کہ موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں پر

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے پہلی آیت میں متعلقہ ترجمہ "ان کے" کر کے مقام رسالت کو ملحوظ رکھا ہے جبکہ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے یہاں ٹھوکر کھائی۔

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک مقام رسالت کے خلاف ترجمہ کر رہے ہیں ان کا ترجمہ

ملاحظہ ہو۔

یکایک ان کی رسیاں اور ان کی لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے موسیٰ علیہ السلام کو دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔

(انوار القرآن ج ا، ص ۳۸۱)

اب ملک صاحب سے بندہ پوچھے کہ اللہ کے بندے اگر موسیٰ علیہ السلام کی آنکھیں بھی "سحر زدہ" ہو گئیں تو پھر عام لوگوں اور نبی میں کیا فرق باقی رہ گیا؟ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے الیہ میں "ہ" ضمیر کا ترجمہ "ان کے" کیا ہے۔ جو بلاشبہ الہامی اور تفسیری ترجمہ ہے کیونکہ اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جادو کے اثرات کی نفی موجود ہے۔

ملاحظہ ہو

جبھی ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے ان کے خیال میں دوڑتی ہوئی معلوم ہوئیں۔

(کنز الایمان ص ۵۶۸)

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جادو کا اثر ہونا

اس کو رد کرتے ہوئے امام رازی لکھتے ہیں۔

ماروی انهم سحروا اعین الناس و عین موسیٰ علیه السلام حتی تخیل ذلک مستدلا بقوله تعالیٰ فلما القو سحروا اعین الناس وبقوله تعالیٰ یخیل الیه من سحرهم انها تسعی فهذا غیر جائز لان هذا الوقت وقت اظهار المعجزة والادلته واذاله الشبهه فلوصار حیث لایمیز الموجود عن الخیال الفاسد لم یتمکن من اظهار المعجزة فحینئذ یفسد المقصود

(کبیر ج ٦، ص ٧٧)

ترجمہ :۔ انهم سحروا اعین الناس یخیل الیه من سحرهم انهاتسعیٰ کو دلیل بناتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں پر جادو کے اثرات ثابت کرنا غلط ہے۔ کیونکہ یہ جادو اور معجزے کے مقابلے اور "معجزے کا جادو پر غالب ہونا" کے اظہار کا وقت ہے اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جادو کے اثر کو مان لیں تو خیال فاسد اور معجزے میں فرق نہیں ہو سکے گا (جو کہ اس وقت مقصود ہے) لہٰذا مقصود ہی فوت ہو جائے گا۔

موسیٰ علیہ السلام کا خوف

فاوجس فی نفسه خیفة موسیٰ

(طٰہٰ : ٦٧)

ترجمہ :۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دل میں اندیشہ محسوس کیا۔

سوال :۔ کیا یہ جادو گروں کے شعبدوں کا خوف تھا۔

جواب :۔ نہیں بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کے خوف پر اندیشہ

محسوس کیا تھا کہ سانپ دیکھ کر تمام لوگ سخت خوف میں مبتلا ہو گئے ہیں اور خطرہ تھا کہ کہیں گمراہ نہ ہو جائیں۔

حضرت مولانا نعیم الدین مراد آبادی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلواۃ والسلام نے دیکھا کہ زمین سانپوں سے بھر گئی اور میلوں کے میدان میں سانپ ہی سانپ دوڑ رہے ہیں اور دیکھنے والے اس باطل نظری سے مسحور ہو گئے کہیں ایسا نہ ہو کہ بعض معجزہ دیکھنے سے پہلے ہی اس کے گرویدہ ہو جائیں اور معجزہ نہ دیکھیں (خزائن العرفان ص ۵۶۸)

مذکورہ بالا آیات کے فوائد

سورہ طٰہ کی آیات کی تفسیر اعراف میں "اعین الناس" سے ہو رہی ہے دونوں آیات ملا کر پڑھیں تو واضح ہو جاتا ہے کہ

۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھیں جادو کے اثر سے محفوظ تھیں۔

۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جادو کا ہدف نہ تھے بلکہ جادو کا ہدف عام لوگ تھے جس کو قرآن نے "الناس" سے بیان فرمایا اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام ہدف ہوتے تو اعین الناس و موسیٰ کی الفاظ فرمائے جاتے۔

معلوم ہوا۔

۱۔ جسم نبی جادو کے اثر سے محفوظ ہوتا ہے۔

۲۔ نبی کی ذات مظہر معجزہ ہوتی ہے لہذا اس شان اعجاز کا تقاضا ہے کہ اس کا جسم بشمول اعضائے شریفہ جادو سے محفوظ ہوں۔

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک کو ترجمہ کرتے وقت یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے کہ یہ شیطان و رحمان کی جنگ تھی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام معجزہ کے حامل تھے جادوگران فرعون شیطان کے

شعبدوں کے حامل تھے اب اگر مقابلے کے وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھیں اور نظر ہی مسحور ہو گئی یعنی جادو سے متاثر ہو گئیں تو گویا شیطان نبی پر غالب آگیا حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

اگلی آیات میں اس کی وضاحت موجود ہے۔

قلنا لاتخف انک انت الاعلیٰ والق مافی یمینک تلقف ماصغوا انما صغوا کید ساحر ولا یفلح الساحر حیث اتی

(طٰہٰ: ۶۸، ۶۹)

ترجمہ:۔ ہم نے فرمایا ڈر نہیں بے شک تو ہی غالب ہے اور تو ڈال دے جو تیرے دائیں ہاتھ میں ہے اور ان کی بناوٹوں کو نگل جائے گا جو وہ بنا کر لائے ہیں وہ تو جادوگر کا فریب ہے اور جادوگر کامیاب نہیں ہوتا کہیں سے بھی آیا ہو۔

(کنز الایمان شریف)

ان دو آیتوں نے واضح فرمادیا کہ

۱۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام اعلیٰ (غالب) شان کے مالک ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو عطا فرمائی ہے۔

۲۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام جادو سے پہلے جادو گروں کی رسیوں اور لاٹھیوں کی اصل سے آگاہ تھے اور جادوگروں کے فعل کے بعد جب وہ سانپ بن گئیں تب بھی آگاہ تھے یعنی دونوں حالتیں آپ کے پیش نظر تھیں لوگوں کا سحر زدہ ہونا بھی آپ کے علم میں تھا تبھی اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے فیصلہ فرما دیا۔

لا یفلح الساحر حث اتی

جادوگر کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتا خواہ وہ کہیں سے آجائے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابنِ صیاد جادوگر

ابن صیاد کاہن نے حضور اکرم ﷺ سے کہا آپ اپنے دل میں کوئی بات چھپائیں میں بتاؤں گا۔

آپ نے اپنے دل میں سورۃ الدخان کا خیال فرمایا اور ابن صیاد سے فرمایا میں نے اپنے دل میں ایک بات چھپائی ہے تم بوجھو کیا ہے؟ ابن صیاد نے کہا الدخ الدخ

حضور ﷺ نے فرمایا

اخساء فلن تعدو قدرت تو ذلیل ہوا، اپنی حد سے آگے نہ بڑھ سکے گا

(مسلم ج ۲، ص ۳۹۷)

جادو جو نبی اکرم ﷺ پر اثر انداز ہوا تھا، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا؟ یا شیطان کی طرف سے اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مانتے ہیں تو یہ بات بوجوہ باطل ہے کیونکہ جادو ہمیشہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

کہتا ہے جادو اثر انداز ہوا تھا؟ اس پر صحابہ کا اجماع ہے۔

اثر انداز ہونے پر تو خود بخاری اور دوسروں کی روایات متفق نہیں ہیں چہ جائے کہ صحابہ کے اجماع کا قول کیا جائے۔

کیا آپ بخاری کی روایت رد نہیں کرتے ہیں؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جھوٹ بولنا

لم یکذب ابراہیم النبی علیہ السلام الاثلث کذبات

(بخاری ج ۱، ۴۷۴)

ترجمہ :۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صرف تین جھوٹ بولے کیا علمائے حق

نے اس روایت کو رد کر کے امام بخاری میں کیڑے نکالے ہیں؟

دیدار الٰہی کی نفی والی روایت

یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے منسوب ہے۔ چونکہ یہ اوصاف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کے خلاف ہے اس لئے علمائے کرام نے رد کر دی ہے۔

سوال:۔ کیا یہ بخاری شریف میں کیڑے نکالنا ہے؟

امام بخاری کی کسی روایت کو رد کرنا امام بخاری میں کیڑے نکالنا نہیں ہے۔
امام بخاری کے بارے میں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

کس آیت یا حدیث میں ارشاد ہوا ہے بخاری یا ترمذی بلکہ امام احمد المدائنی جس حدیث کی تخریج یا تصحیح کر دیں وہ واقع میں ویسی ہی ہے۔ کون سا نص آیا ہے کہ نقد رجال میں ذہبی و عسقلانی بلکہ نسائی وابن عدی و دار قطنی بلکہ یحییٰ بن قطان و یحییٰ بن معین و شعبہ و ابن مہدی جو کچھ کہ دیں و حق جلی جب حضور احکام الٰہیہ کے پہچاننے میں ان اکابر کی تقلید نہ ٹھہری جو ان سے بدرجہا ارفع و اعلیٰ اور اعلم و اعظم تھے جن کے یہ حضرات اور ان کے امثال مقلدو متبع ہوئے جن کے درجات رفیعہ امامت انہیں مسلم تھے۔

(الفضل الموہبی فی معنی اذاصح الحدیث فھو مذہبی ص ۱۲)

کیا اس ارشاد کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ بخاری کی کسی روایت کو رد کرنا خود امام بخاری میں کیڑے نکالنا ہے۔

صحیح حدیث

مااتصل سنده بنقل العدل الضابط عن مثله الی منتهاه من غیر شذوذ ولا علة

(تیسیر مصطلح الحدیث ص ۲۰)

ترجمہ :- صحیح حدیث وہ ہے جس کی سند اول سے انتہا تک عادل، ضابط راوی سے منقول ہو اور اس میں علت و شذوذ نہ ہو۔

خبر واحد کا حکم

یفید العلم النظری ای العلم المتوقف علی النظر و الاستدلال

خبرواحد علم نظری کا فائدہ دیتی ہے یعنی ایسا علم جو غور و فکر کا محتاج ہوتا ہے۔

اصول حدیث کی ہر کتاب میں یہ بات لکھی مل جائے گی کہ

ہر صحیح حدیث کے لئے لازم نہیں کہ وہ صحیح ہی ہو گی اس کی صحت کا مدار سند ہے اور ہر موضوع روایت کے لئے لازم نہیں کہ وہ موضوع ہی ہو گی اس کی وضع کا مدار سند ہے۔

(تیسیر مصطلح الحدیث ص ۱۹)

۱۔ جادو کے اثرات نبی اکرم ﷺ پر ثابت کرنے والوں کی دلیلیں اخبار احاد پر مشتمل ہیں۔

اب چند باتیں خبرواحد کے بارے میں۔

۱۔ خبرواحد ظنی ہوتی ہے۔

۲۔ اس میں شک کا احتمال موجود ہوتا ہے۔

۳۔ اعتقادیات میں کار آمد نہیں ہوتی۔

علامہ سعد الدین تفتازانی فرماتے ہیں

خبر الواحد علی تقدیر اشتماله علی جمیع الشرائط المذکورة فی اصول الفقه لایفید الا الظن ولا عبرة بالظن فی باب الاعتقاد

(شرح عقائد نسفی ص ۱۰۱)

خبر واحد اصول فقہ کی تمام شرائط کے ہوتے ہوئے بھی اعتقادیات میں فائدہ نہیں دیتی سوائے ظن کے اور اعتقادیات کے باب میں ظن کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا۔

اب فرض کریں یہ روایات سحر صحت کے درجے تک پہنچ بھی جائیں تب بھی نبی اکرم ﷺ پر جادو کے اثرات کو ماننا عقیدے کا حصہ نہیں ہے کیونکہ بنیاد ظنی ہے جس میں شک کا احتمال بہرحال رہتا ہے۔

دوسری طرف رسول اکرم ﷺ پر "جادو ہو سکنا" عقیدے کا حصہ ہے جس کے لئے دلیل قطعی کی ضرورت ہے

جادو کا کیا جانا صحیح حدیثوں سے ثابت ہے

کیا ہم اس کے منکر ہیں؟ نہیں اس میں تو کسی کو بھی اختلاف نہیں اختلاف اثر ہونے میں ہے۔

یاد رکھیں۔

کسی کافر کا آپ پر جادو کرنا اور چیز ہے۔

آپ پر جادو کا اثر ہونا اور چیز ہے۔

صورت مسئلہ یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ پر کفار و مشرکین کے کہنے پر یہودی لبید بن اعصم نے جادو کیا یا اس کے علاوہ بھی آپ پر جادو کیا گیا ہو گا۔ اس بات کا کسی نے بھی انکار نہیں کیا اختلاف اس بات میں ہے کہ کیا رسول کریم ﷺ کے جسم اقدس پر اس کا اثر بھی ہوا تھا یا نہیں

ہمارا موقف یہ ہے کہ اثر نہیں ہوا دیگر حضرات کا موقف یہ ہے کہ اثر ہوا تھا۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اور مسحور کا معنی

وقال الظلمون ان تتبعون الا رجلا مسحورا

ترجمہ:۔ اعلیٰ حضرت اس کا ترجمہ کرتے ہیں۔

اور ظالم بولے تم تو پیروی نہیں کرتے مگر ایک ایسے مرد کی جس پر جادو ہوا۔

(کنز الایمان)

رجلا مسحورا کا ترجمہ اعلیٰ حضرت نے "اک ایسا مرد جس پر جادو ہوا" کیا ہے لہٰذا مسحورا کا معنی متعین ہو گیا۔

مولانا نعیم الدین آبادی لکھتے ہیں۔

اور معاذ اللہ اس کی عقل بجانہ رہی

(خزائن العرفان: ۶۴۹)

بینائی کی کمزوری

ظاہری اعضاء پر جادو ہوا تھا؟

ہمارا موقف ہے نہیں ہوا تھا کیونکہ آپ کا جسم اقدس معجزہ ہے۔ دیگر کا موقف یہ ہے کہ بینائی کمزور ہو گئی تھی۔ دوسری طرف یہ حضرات جسم اقدس کو معجزہ بھی مانتے ہیں۔ اب ان حضرات سے سوال ہے کہ کیا آپ جسم اقدس کو معجزہ مانتے ہیں اگر مانتے ہیں تو کیا معجزہ پر جادو اثر انداز ہو سکتا ہے۔ اگر نہیں مانتے تو آپ کتنی صحیح احادیث کے منکر ہوئے۔ اب جسم اقدس کے معجزہ ہونے پر قرآن و سنت سے دلائل ملاحظہ ہوں۔

قرآن میں ارشاد ہے :۔
قدجاء کم من اللہ نور و کتاب مبین

(المائدہ : ۵ ـ ۱۵)

ترجمہ :۔ بے شک اللہ کی طرف سے تمہارے پاس ایک نور آچکا اور ایک روشن کتاب۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔
قدجاکم من اللہ نور رسول یعنی محمداً

(تفسیر ابن عباس : ۱۷۲)

ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس نور آچکا یعنی رسول اکرم ﷺ جن کا اسم گرامی محمد ہے۔

۲۔ امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں
یعنی بالنور محمد ﷺ الذی انار اللہ بہ الحق و اظہر بہ الاسلام و محق بہ الشرک فھو نور لمن استنار بہ

(تفسیر ابن جریر : ٦ ـ ۹۲)

ترجمہ :۔ نور سے مراد ذات مصطفیٰ ﷺ ہے جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے حق کو روشن کیا اسلام کو ظاہر فرمایا اور شرک کو نیست و نابود کیا۔ آپ ﷺ ہر اس چیز کے لئے نور ہیں جو روشنی چاہے۔

۳۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں
قد جاء کم من اللہ نور و کتاب ھو النبی ﷺ و کتاب قرآن
(تفسیر جلالین : ۹۷)

ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس نور آچکا یعنی نبی اکرم ﷺ اور ایک کتاب یعنی قرآن

۴۔ علامہ محمود آلوسی فرماتے ہیں
قد جاء کم من اللہ نور و کتاب ھو النبی ﷺ و کتاب قرآن

(روح المعانی: ۶ ـ ۹۷)

ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس نور آچکا جو عظیم ہے اور اس سے مراد نبی مختار کی ذات اقدس ہے جو تمام انوار کا سرچشمہ ہے۔

۵۔ امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

المراد بالنور محمد و بالکتاب القرآن

(تفسیر کبیر: ۱۱ ـ ۱۸۹)

ترجمہ :۔ نور سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایک کتاب سے قرآن مراد ہے۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں

الثالث النور و الکتاب ھو القرآن و ھذا ضعیف لان العطف یوجب مغائیرۃ بین المعطوف و المعطوف علیہ

(تفسیر کبیر: ۱۱ ـ ۱۹۰)

ترجمہ :۔ نور اور کتاب دونوں سے قرآن ہی مراد لینا ضعیف ہے کیونکہ واؤ عاطفہ کا تقاضا ہے کہ ان دونوں کے درمیان تغائیر ہو۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ شرح شفاء میں یہ قول نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

قد یقال فی مقابلھم ای مانع من ان یجعل النعتان للرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فانہ نور عظیم لکمال ظھورہ بین الانوار و کتاب مبین من حیث انہ جامع لجمیع الاسرار و مظھر للاحکام و الاھوال الاخبار

ترجمہ :۔ جب نور اور کتاب دونوں سے قرآن مراد لیا جا سکتا ہے تو ان دونوں سے ذات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بطریق احسن مراد لی جا سکتی ہے کیونکہ یہ دونوں مثالیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس میں کامل طور پر موجود ہیں نور بایں طور کہ انوار میں کامل ظہور رکھتے ہیں اور کتاب مبین اس اعتبار سے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمیع اسرار الٰہیہ کے جامع احکام شرعیہ کے مبین اور احوال و اخبار پر

مطلع فرمانے والے ہیں۔

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ اسی رائے کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں

لا یبعد عندی ان یراد بالنور و الکتاب المبین صلی اللہ علیہ وسلم و العطف علیہ کالعطف علی ما قالہ الجبائی ولا شک فی صحتہ الطلاق کل علیہ الصلوۃ والسلام

(روح المعانی: ۶ ـ ۹۷)

ترجمہ:۔ اگر جبائی کی رائے کے مطابق عطف تفسیری قرار دیا جائے تو پھر نور اور کتاب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس مراد لی جا سکتی ہے۔ کیوکہ بغیر کسی شک و شبہ کے یہ دونوں شانیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں موجود ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم اقدس معجزہ ہے۔ ہر ہر عضو اعجاز ہی اعجاز

اعلی حضرت علیہ الرحمتہ کا عقیدہ ملاحظہ ہو۔

تو ہے سایہ نور کا' ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے' نہ سا یا نور کا
تیری ہی جانب ہے پانچوں وقت سجدہ نور کا
رخ ہے قبلہ نور کا' ابرو ہے کعبہ نور کا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سراپا حسن و جمال کو قرآن نے ایک اور مقام پر اس طرح بھی بیان کیا ہے۔

اللہ نور السموات و الارض مثل نورہ کمشکوۃ فیھا مصباح المصباح فی رجاجتہ

(النور: ۲۴ ـ ۳۵)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ (ہی) زمین اور آسمان کا نور ہے اس کا نور ایک ایسے طباق جیسا ہے جس میں چراغ ہے وہ چراغ ایک فانوس ہے۔

آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے خود کو آسمان اور زمین کا نور قرار دیا ہے۔

قرآن مجید تمثیل کے انداز میں کلام کر رہا ہے اور نور السموات و الارض کہہ کر درحقیقت "اللہ کا نور ہے" "منور السموات والارض" ہونا بیان کر رہا ہے۔ کیونکہ وہی ذات اپنی تجلیات حسن و جمال سے کائنات بالا وزیریں کے گوشے گوشے کو منور کئے ہوئے ہے۔

آیت مذکورہ میں مجازاً نور ایزدی کی مثال طاق سے دی گئی ہے۔ جس میں چراغ ہے اور چراغ شیشے کے فانوس میں ضو ریز ہے۔

درحقیقت قرآن مجید استعاراتی زبان کے طور پر نور مصطفوی ﷺ کی نشاندہی کر رہا ہے۔ جس سے آسمانوں اور زمینوں کے شبستان روشن ہیں۔ جو درحقیقت نور الٰہی کا مظہر اتم ہے۔

جیسا کہ تفسیر مظہری میں صراحت کے ساتھ روایت ہے۔

قال سعید بن جبیر و الضحاک هو محمد ﷺ

(تفسیر مظہری: ٦ - ٥٢٢)

ترجمہ :۔ حضرت سعید بن جبیر اور امام ضحاک نے فرمایا کہ اس آیت میں نور سے مراد ذات محمد ﷺ ہے۔

امام خازن اور امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے اس ضمن میں سوال کیا۔

اخبر نی عن قوله تعالیٰ مثل نوره کمشکوة

ترجمہ :۔ مجھے باری تعالیٰ کے ارشاد مثل نور کیمشکوۃ کے بارے میں بتائیں کہ اس سے کیا مراد ہے؟

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا

هذا مثل ضربه اللّٰه لنبیه ﷺ فالمشکوة صدر و الذجاجته قلبد و المصباح فیه النبوة تو قدمن شجرة مبارکته هی شجرة النبوة

(الخازن : ۵ - ۶۵)

ترجمہ :۔ (آیت مذکورہ میں) باری تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی ﷺ کے متعلق ایک مثال بیان فرمائی مشکوۃ سے آپ ﷺ کا سینہ اقدس مراد ہے زجاجہ سے مراد آپ ﷺ کا قلب اطہر ہے جبکہ مصباح سے مراد صفت نبوت ہے جو شجر نبوت سے روشن ہے۔

کعب بن احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آیت بالا میں دوسری مرتبہ لفظ نور سے مراد حضور ﷺ ہیں

قال سہل بن عبداللہ المعنی اللہ ھادی السموارت و الارض ثم قال مثل نور محمد اذا کان مستود عافی الا صلاب کمشکوۃ صفتھا کذاو ارادبالمصباح قلبہ و الزجاجتہ صدرہ ای کانہ کو کب دری لمافیہ بن الایمان و الحکمتہ بو قدمن شجرۃ مبارکتہ ای من نور ابراہیم علیہ السلام و ضرب المثل بالشجرۃ المبارکہ فتولہ یکاد ذیتھا یفئی ای نبوۃ محمد ﷺ تبین للناس قیل کسلامہ کھذا الزیت

ترجمہ :۔ حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ زمینوں اور آسمانوں کا ہادی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نور محمد ﷺ آباؤ اجداد کی پشتوں میں تھے طاقچہ کی طرح ہے جن کا حال یہ ہے مصباح یعنی چراغ سے مراد آپ ﷺ کا قلب اطہر ہے۔ زجاجہ (شیشہ) سے مراد آپ ﷺ کا سینہ انور ہے۔ گویا وہ ایک روشن ستارہ ہے کیونکہ اس میں ایمان اور حکمت ہے اور مبارک درخت سے روشن ہونا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نور سے روشن کیا جاتا ہے اور درخت مبارکہ کی مثال میں اللہ تعالیٰ کے فرمان یکاد زیتھا سے مراد یہ ہے کہ عنقریب حضرت محمد ﷺ کی نبوت ان کے کلام سے پہلے ظاہر ہو گی جیسا کہ یہ زیتون

المصباح فی زجاجہ یقیناً حضور ﷺ کا قلب انور ہے جس سے نور

سرمدی کی شعاعیں چھن کر گردو پیش کے ماحول کو روشن کر رہی ہیں یہاں حضور ﷺ کی ذات اقدس کو قرآن نے نور قرار دیا اور خدا کے نور کی نسبت سے اسے نور خدا اور نور حق سے تعبیر کیا ہے مولانا ظفر علی خان نے اسی حقیقت کی طرف اپنے شعر میں یوں اشارہ کیا ہے۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

متذکرہ بالا آیت مبارکہ مثل نورہ کی شرح و تفسیر جو ہم نے اوپر بیاں کی ہے۔

حضرت کعب، عبداللہ بن زبیر، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم اور کئی دیگر اکابر صحابہ تابعین کے فرمودات پر مبنی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ برگزیدہ اور نامور صحابی ہیں جنہیں ان کی بصیرت علمی اور قرآن فہمی کی بنا پر خود آنحضرت ﷺ نے ترجمان القرآن کا لقب عطا فرمایا آپ ﷺ کے حق میں یہ ارشاد بھی منقول ہے۔

انہ کان حبر ھذہ الاتہ

ترجمہ:۔ یہ میری امت کے سب سے بڑے عالم ہیں۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں

شمع دل، مشکوۃ تن، سینہ رجاجہ نور کا
تیری صورت کے لئے آیا ہے سورا نور کا
تیرے آگے خاک پر، جھکتا ہے ماتھا نور کا
نور نے پایا تیرے سجدے سے، سیما نور
تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور، تیرا سب گھرانا نور کا

سراج منیر قرآن کریم میں رب العزت نے اپنے حبیب ﷺ

سے خطاب فرماتے ہوئے آپ ﷺ کے حسن و جمال کو روشن چراغ سے تشبیہہ دی ہے ارشاد ہوتا ہے۔

یا ایھا النبی انا ارسلنک شاھد او مبشر و نذیر او داعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا

(الاحزاب: ۳۳ - ۴۵ - ۴۶)

ترجمہ:۔ اے نبی ﷺ ہم نے آپ کو گواہ بنا کر، اور خوشخبری سنانے والا بنا کر بھیجا ہے اور (آپ کو) اللہ کے اذن سے اللہ کی طرف بلانے والا اور ایک روشن چراغ (بنا کر بھیجا ہے)

حضور ﷺ کے جسم اقدس کو سراج منیر قرار دینا ایک قرآنی استعارہ ہے۔ "سراج" لغت میں آفتاب یا چراغ کو کہتے ہیں اور منیر اسے کہتے ہیں جو دوسروں کو روشن کر دے۔

اس طرح جسم مصطفٰے ﷺ ایسے چراغ کی مانند ہے جو ہمہ وقت صرف خود ہی روشن نہیں بلکہ چاروں طرف روشنی بانٹ بھی رہا ہے اور نہ صرف خود نور ہے بلکہ ظلمت کدہ عالم کو بقعہ نور بنا رہا ہے امام فخرالدین رازی لفظ سراج کے استعمال کے فوائد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

قال فی حق النبی علیہ السلام سراجا ولم یقل اند شمس مع اند اشد اضاءۃ من السراج لفوائد منھا ان الشمس نورھاہ یوخذ منہ شی والسراج یوخد منہ انواز کشیدۃ

(تفسیر الکبیر: ۲۵ - ۲۱۷)

ترجمہ:۔ آیت مذکورہ میں آپ ﷺ کو چراغ فرمایا گیا شمس نہ فرمایا حالانکہ سورج کی روشنی زیادہ ہوتی ہے اس کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ شمس کا نور اخذ نہیں کیا جا سکتا بخلاف چراغ کے کیونکہ اس سے انوار کشیدہ حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

علامہ قسطلانی لکھتے ہیں

وھو السراج الکامل فی الا ضاءۃ ولم یوصف بولوھاج کالشمس لان المنیر ھوالذی ینیر من غیر احراق بخلاف الوھاج

(المواہب الدنیہ : ۳ - ۱۷۱)

ترجمہ :۔ آپ ﷺ روشنی میں سراج کامل ہیں آپ ﷺ کو صفت وہاج (جلانے والا) کے ساتھ متصف نہیں کیا گیا بلکہ منیر فرمایا کیونکہ منیر اسے کہا جاتا ہے جو اشیاء روشن کرے مگر جلائے نہیں بخلاف وھاج کے کیونکہ وہ روشنی کے ساتھ حرارت بھی دیتا ہے۔

محدث ابن جوزی فرماتے ہیں

سراجا لکوننا و منیرا علی وجودنا

(المیلاد النبوی : ۹)

ترجمہ :۔ آپ ﷺ ہماری ہستی کے لئے چراغ ہیں اور بقاء کے لئے جنت ہیں یعنی آپ ﷺ کے نور کی برکت سے کائنات کو ظہور نصیب ہوا اور یہ کائنات اپنی بقاء میں بھی آپ ﷺ ہی کی روشنی کی محتاج ہے۔

چشم ہستی صفت دیدہ اعمیٰ ہوتی
دیدہ کن میں اگر نور نہ ہوتا تیرا
(باقیات اقبال)

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

وہ کمال حسن حضور ہے
کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے
یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں
وہی نور حق، وہی ظل رب ہے

انہیں سے سب ہے، انہیں کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں
کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

مشہور محدث امام ابن جوزی نقل کرتے ہیں کہ سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں۔

اذا ارضعته فی المنزل استغنی به من المصباح

ترجمہ :۔ جن دنوں میں رسول خدا ﷺ کو دودھ پلایا کرتی ان دنوں مجھے گھر میں چراغ کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔

چنانچہ ایک دن مجھ سے حضرت خولہؓ نے پوچھا کہ کیا تم گھر میں رات کو آگ جلائے رکھتی ہو جس سے تمہارے گھر میں روشنی رہتی ہے میں نے جواباً کہا۔

لا واللہ اوقدنارا الکنه نور محمد ﷺ

(میلاد النبی : ۵۴)

ترجمہ :۔ خدا کی قسم آگ نہیں جلاتی بلکہ یہ روشنی نور مجسم ﷺ کے نور کی ہے۔

بیہقی وقت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ شمائل محمدیہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت حلیمہ سعدیہ سے مروی ہے۔

ماکنا نحتاج الی السراج یوم اخذناہ لان نور وجهه کان انور من السراج فاذا احتجنا الی السراج فی فکان جئنابه فتنورت الامکنه ببرکته

(تفسیر مظہری : ٦ ـ ۵۲۹)

ترجمہ :۔ جس دن سے ہم آپ ﷺ کو اپنے گھر لائے اس دن سے ہمیں گھر میں چراغ جلانے کی حاجت نہ رہی۔ کیونکہ آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کا نور چراغ سے زیادہ منور تھا۔ جب کبھی ہمیں کسی جگہ چراغ کی ضرورت ہوتی ہم آپ کو اٹھا کر وہاں لے جاتے آپ ﷺ کی برکت سے تمام جگہ روشن ہو

جاتی۔

امام ابن سبعؒ سے منقول ہے۔

کان النبی ﷺ یضئی البیت المظلم من نورہ

(مطالع المسرات : ۳۹۳)

ترجمہ :۔ جس دن آپ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ ﷺ کی برکت سے تمام شہر کی ہر شے روشن ہو گئی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث مبارکہ میں ہے۔

انھا کانت مع رسول اللہ ﷺ علی فراشہ فی لیلیہ مظلمہ فسقط من یدھا البرۃ الی الا رفن فکشفت عن و جہ رسول اللہ ﷺ فوجدتھا بنو رجبینہ فرفعتھا

(جواہر البحار : ۴ - ۲۲۶)

ترجمہ :۔ ایک اندھیری رات وہ بستر پر تھیں ان کے ہاتھ سے سوئی زمین پر گر گئی وہ تلاش کر رہی تھیں کہ اچانک رسالت ماب ﷺ کے چہرہ مبارک سے نور کی شعاعیں نکلنا شروع ہو گئیں۔

آپ ﷺ کی پیشانی کے نور کی وجہ سے مجھے گم شدہ ہوئی مل گئی۔

اس عساکر میں روایت کے آخری الفاظ یہ ہیں

فتبینت الابرۃ من شعاع نور و جھہ ﷺ

(ابن عساکر : ۱ - ۳۲۵)

ترجمہ :۔ آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کی چمک کی وجہ سے میں نے سوئی کو پا لیا۔

نور مجسم ﷺ کی شان

ایک بار حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں دو صحابی دور دراز کی مسافت طے کر کے حاضر ہوئے۔ انہیں باتوں باتوں میں دیر ہو گئی۔ جب انہوں

نے حضور ﷺ سے واپس جانے کی رخصت چاہی تو رات ہو گئی تھی۔ تاریکی میں ہاتھ کو ہاتھ بھی سجھائی نہیں دیتا تھا۔ ان کے پاس ایک عصاء کے سوا کچھ نہ تھا۔ وہ اس شش و پنج میں مبتلا تھے کہ اتنا لمبا سفر ہے اندھیرے میں واپس گھر کیسے پہنچیں گے، حضور ﷺ نے ان کی مشکل کو بھانپ لیا اور از روئے شفقت ان کے عصاء کو اپنے دست اقدس میں لے لیا۔

ایسا کرنے کی دیر تھی کہ وہ عصاء مشعل کی طرف چمکنے لگا۔ جس کی روشنی میں وہ خیر و عافیت کے ساتھ اپنی منزل مقصود پر پہنچ گئے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

ان اسید بن حضمیر و عباد بن بشر رضی اللہ عنهما لحدثا عندالنبی ﷺ فی حاجد لهما حتی ذهب من اللیل ساعته فی لیله شدیدة الظلمه ثم خرجامن عند رسول الله ﷺ ینقلبان وبیدکل واحد منهما عبیه فاضاء ت عصا احدهما حتی مشیا فی ضوء هاحتی اذا افترقت بهما الطریق اضاعت للاخد عصاه فمتنی کل حدقهما فی صوء عصا حتی بلغ اهله

(مشکوۃ المصابیح : ۵۴۴)

ترجمہ :۔ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما کو آپ ﷺ کی بارگاہ میں بعض معاملات میں گفتگو کرتے ہوئے دیر ہو گئی رات سخت اندھیری تھی تو ان کے ہاتھوں میں جو عصاء تھے ان میں سے ایک عصاء روشن ہو گیا جس کی روشنی میں فاصلہ طے کیا۔ حتی کہ وہ مقام آگیا۔ جہاں ان دونوں نے جدا ہونا تھا۔ جب راستے الگ الگ ہونے لگے تو دوسرے کا عصاء بھی روشن ہو گیا لہٰذا ہر ایک اپنے اپنے عصاء کی روشنی سے اپنے اہل و عیال تک پہنچ گیا۔

صاحب شفاء اور زرقانیؒ نے اس موضوع کے تحت درج ذیل حدیث بھی نقل فرمائی ہے جس میں یہ ذکر آیا ہے۔

"حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن نعمان ایک اندھیری رات میں جبکہ بارش ہو رہی تھی حضور آکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھجور کی ایک شاخ عطا فرمائی۔"

حدیث مبارکہ کے الفاظ ہیں۔

وقال انطلق به فانه یضئی لک من بین یدیک عشر افاذا دخلت بینک فستری سوادا فضربه حتی یخرج فانه الشیطان فانطلق فاضاء له العرجون حتی دخل بیته ووجده السواد فضمربه حتی خرج

ترجمہ :۔ اور فرمایا اس کو لے جاؤ۔ یہ تمہارے لئے دس ہاتھ آگے اور دس ہاتھ پیچھے روشنی کرے گی اور جب تم گھر میں داخل ہو گے تو ایک سانپ دیکھو گے اس کو اتنا مارنا کہ وہ نکل جائے کیونکہ وہ شیطان ہے پھر حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے چلے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دی ہوئی شاخ ان کے لئے روشن ہو گئی حتی کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو گئے اندر جاتے ہی انہوں نے سانپ کو پالیا اور اتنا مارا کہ وہ نکل گیا۔

یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سراج منیر ہونے کے ادنیٰ مظاہر تھے حقیقت تو یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ذات میں سراپا پیکر نور ہیں اور جہاں جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح اقدس متوجہ ہوتی ہے آفتاب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضیا پاشیوں سے اندھیرے اجالوں میں بدل جاتے ہیں اور عالم تیرہ فام بقعہ نور بن جاتا ہے۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نور باری حجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

مولانا روم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

کافراں گفتند احمد رابشر
ایں نمی دیدند ازو شق القمر

کافروں نے کہا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہم جیسے بشر ہیں مگر یہ نہ دیکھا کہ (وہ نبی تھے اور ان پر وحی آتی تھی) اور ان کے اشارے سے چاند شق ہو گیا۔

گفت اینک مابشر ایشاں بشر
ماوا یسا بستہ خوابیم و خور
ایں نردا نشند ایشاں ازعمی
ہست فرقے درمیاں بے انتہا

کافروں نے کہا ہم بھی بشر ہیں اور انبیاء بھی بشر ہیں ہم بھی سوتے ہیں اور انبیاء بھی سوتے ہیں ہم بھی کھاتے پیتے ہیں اور انبیاء بھی کھاتے پیتے ہیں۔ ان لوگوں نے اپنے اندھے پن سے اتنا بھی نہ جانا کہ ہم میں اور اللہ تعالیٰ کے نبیوں میں بے انتہا فرق ہے۔

حکیم الامت علامہ اقبال علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

ایک صحابی حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے اپنا قصیدہ "بانت سعاد" حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہوئے آپ کو "سیف من سیوف الھند" کہا تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اصلاح فرمائی کہ سیف من سیوف اللہ کہنا چاہیے۔

اقبال فرماتے ہیں۔

ہمچناں آں راز دان جزو کل
گرد پایش سرمہ چشم رسل

حضور اکرم ﷺ جزو کل کو جاننے والے ہیں آپ کے قدموں کی

مبارک خاک رسولوں کی آنکھوں کا سرمہ ہے

گفت بامت زدنیائے شما
دو ستدارم طاعت و طیب و نسا

آپ نے اپنی امت سے فرمایا کہ "تمہاری دنیا" سے مجھے تین چیزیں محبوب کرائی گئی ہیں نماز، خوشبو اور بیوی

گرترا ذوق معانی رہنماست
نکتہ پوشیدہ در حرف شماست

اے مسلمان اگر تو معانی کا ذوق رکھتا ہے تو دیکھ کر حضور ﷺ کے ارشاد میں لفظ شما (تمہاری) میں ایک ایمان افروز نکتہ موجود ہے۔

یعنی آں شمع شبستان وجود
بود در دنیا واز دنیا نبود

رسول کریم ﷺ جو اصل کائنات ہیں اس دنیا میں رہتے ضرور ہیں لیکن آپ دنیا میں سے نہیں ہیں

جلوہ او قدسیاں راسینہ سوز
بود اندر آب و گل آدم ہنوز

آپ کے جلوہ زیبا نے فرشتوں کے سینہ میں سوز عشق بھر دیا آپ اس وقت بھی موجود تھے جب حضرت آدم علیہ السلام ابھی مٹی اور پانی کے درمیان تھے (اشارہ ہے مشہور حدیث پاک کنت نبیا و آدم بین الماء والطین کی طرف)

من ندانم مرزبوم او کجاست
ایں قدر دانم کہ باما آشناست

میں نہیں جانتا کہ آپ کا اصل وطن کون سا ہے مگر اتنا جانتا ہوں آپ ہمیں

جانتے ہیں۔

این عنا صررا جہان ما شمرد
خویش را مہمان ما شمرد

آپ نے اس دنیا کو ہمارا جہاں شمار فرمایا اور خود کو ہمارا مہمان ہمارے لئے ہدایت بڑا شرف ہے۔

آپ مرکز نگاہ باری تعالیٰ ہیں

قرآن حکیم میں ہے۔

الذی یراک حین تقوم و تقلبک فی الساجدین

(الشعراء : ۲۱۹)

ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دیکھتا ہے جب آپ اٹھتے ہیں اور جب نمازوں کے درمیان آپ پھرتے ہیں۔

حضرت مقاتل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے

یراک حین تصلی وحدک وحین تصلی مع المصلین فی الجماعته

(المظہری : ۷ ۔ ۸۲)

ترجمہ :۔ آپ اللہ تعالیٰ کے مرکز نگاہ ہوتے خواہ آپ تنہا نماز ادا کرتے یا جماعت کے ساتھ

قاضی ثناء اللہ پانی پتی اس آیت کا ترجمہ یوں کرتے ہیں۔

تقلبک فی صلاتک فی حال قیامک ورکوعک وسجودک وقعودک

ترجمہ :۔ نماز میں آپ کا قیام رکوع سجود اور قعود ہماری نگاہوں میں ہے۔۔

بعض علماء نے اس آیت کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب نماز تہجد کی فرضیت ختم ہو گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سحری کے وقت اپنے زیر تربیت غلاموں کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے کہ آرام سے سو رہے ہیں یا اپنے معبود حقیقی کی عبادت میں مصروف ہیں۔

فوجدھا کبیوت النعل لماسمع لھا من دندنتیھم بذکر اللہ والسلاوۃ

ترجمہ :۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس صحابی کے گھر کے پاس سے بھی گزرتے تلاوت قرآن اور ذکر الٰہی کی آوازیں اس طرح آ رہی تھیں جیسے شہد کی مکھیاں گنگنا رہی ہوں۔

امام ابو نعیم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے آیت مذکورہ کا

مفہوم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تقلب سے مراد تنقل فی الاصلاب ہے التقلب فی الساجدین التنقل فی اصلابھم حتی ولدتہ ام علیہ الصلواۃ والسلام

(روح المعانی : ۱۹ ـ ۱۳۷)

ترجمہ :ـ جب سے آپ ﷺ کا نور یکے بعد دیگرے آپ ﷺ کے اجداد کی پشتوں میں منتقل ہوتا چلا آرہا تھا تو اس وقت بھی آپؐ کا رب آپ ﷺ کو دیکھ رہا تھا۔

آیت مذکورہ میں خواہ آپ ﷺ کی نماز کا قیام رکوع و سجود مراد ہو یا مطلقاً" قیام آپ ﷺ کا صحابہ کے ہاں تشریف لے جانا ہو یا آپ ﷺ کے نور اقدس کا مبارک رحموں و صلبوں میں منتقل ہونا تمام کے تمام احوال اللہ تعالیٰ کی خصوصی توجہات کا مرکز ہیں اور توجہات الٰہی آپ ﷺ ہی کا خاصہ ہیں۔

خدا کی نگاہیں ہمہ وقت اپنے محبوب پر لگی ہوئی ہیں دشمنان اسلام کی شب و روز کی ہرزہ سرائیوں طعن و تشنیع اور زبان درازیوں سے حضور ﷺ کی طبع مبارک میں حزن و ملال کے آثار کا پیدا ہو جانا اور دعوت توحید و رسالت کی تکذیب سے آپ ﷺ کے سینہ اقدس میں تنگی اور گرانی کا در آنا فطری امر تھا ایسے میں ذات خداوندی اپنے محبوب ﷺ کو ڈھارس دلاتی ہے کہ کفار و مشرکین کی بیہودہ اور ناروا باتوں سے ملول اور دل گرفتہ نہ ہوں ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ حرکتیں تمہیں کتنی شاق گزرتی ہیں اپنے حبیب ﷺ کی تسلی اور تشفی کے لئے ارشاد فرمایا گیا۔

ولقد نعلم انک یضیق صدرک بما یقولون

(الحجر : ۱۵ ـ ۹۷)

ترجمہ :ـ اے محبوب ﷺ ہم جانتے ہیں کہ ان کی باتوں پر آپؐ کا جی

تنگ ہوتا ہے۔

آپ ﷺ جس عظیم مشن کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوئے تھے اس کی راہ میں قدم قدم پر رکاوٹوں کے پہاڑ تھے کفار و مشرکین کی بہم طعنہ پر درازیوں دشنام طرازیوں سے حضور ﷺ کے آبگینہ دل کو ٹھیس لگتی تو ذات خداوندی پیار بھرے انداز میں تسلی دینے لگتی کہ اے حبیب ان بدبختوں کی باتوں سے نہ گھبرائیے عزم و ہمت اور استقلال سے اپنا کام کرتے جایئے ہماری نظریں تو ہمہ وقت آپؐ پر لگی رہتی ہیں۔

واصبر لحکم ربک فانک باعیننا

(الطور: ۵۲ - ۴۸)

ترجمہ :۔ اور آپ اپنے رب کے حکم کا انتظار فرمایئے بہرحال آپ تو ہماری نظروں میں ہیں۔

اپنے محبوب ﷺ کو صبر کی تلقین یہ کہہ کر فرمائی جارہی ہے کہ ہماری نظریں ہمہ وقت آپ ﷺ کی طرف لگی ہوئی ہیں آپ ﷺ اسلام کے فروغ کے لئے جس طرح مصائب جھیلتے ہیں دشمنوں کی جلی کٹی اور کڑوی کیسلی باتیں برداشت کرتے ہیں سب کچھ ہماری نظروں کے سامنے ہے تبلیغ دین کے لئے آپ ﷺ کی شبانہ روز کاوشیں دشمنان اسلام کی مکارانہ شازشیں ریشہ دوانیاں اور جس طرح وہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑتے ہیں۔ سب کچھ ہماری نظر میں ہے فانک باعیننا کے الفاظ قرآنی وہ مثردہ جانفزا ہیں جن سے رسول مکرم ﷺ کی ہمت بندھائی گئی کہ آپ ﷺ صبر کا دامن تھامیں رکھیں اور اپنی پیغمبرانہ جدوجہد کو بلاخوف جاری رکھیں۔

والنجم میں جسم اقدس کا بیان

سورہ النجم میں اللہ رب العزت نے حضور اکرم ﷺ کی روشن ستارہ کہ کر قسم کھائی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

والنجم اذاھوی

(النجم: ۵۳ - ۱)

ترجمہ:۔ قسم ہے روشن ستارے کی جب وہ اترا

یہاں النجم سے مراد حضور اکرم ﷺ کی ذات نورانی ہے علامہ آلوسیؒ حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

وقال جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ "النجم" ھوالنبی ﷺ وھوبہ نزولہ من السماء لیلتہ المعراج

(روح المعانی: ۲۷ - ۴۵)

ترجمہ:۔ النجم سے وجود مصطفےٰ ﷺ اورھوی سے آپ ﷺ کا معراج سے واپس تشریف لانا مراد ہے۔

ھوی کا معنی چونکہ نزول کے علاوہ عروج و صعود بھی ہے۔ لہٰذا علامہ آلوسی فرماتے ہیں۔

جوز علی ھذا ان یراد بھویہ صعودہ و عروجہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الی منقطع الاین

(روح المنافی: ۲۷ - ۴۵)

ترجمہ:۔ النجم سے آپ ﷺ کی ذات اقدس اورھوی سے آپ ﷺ کا لامکاں تک تشریف لے جانا مراد ہے۔

یعنی لفظ ھوی میں آپ ﷺ کے جانے اور آنے دونوں کی قسم اٹھائی گئی ہے حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ اپنے ذوق کے مطابق امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ان ارید بالنجم محمد ﷺ بھوبه نزوله من السماء لیله المعراج فلاشک ان نزول محمد بعد عروجه لهدایه الفلق نعمه جلیله من الله تعالیٰ نظیر لها

(الشفاء: ۳۲)

ترجمہ:۔ اگر النجم سے آپ ﷺ کی ذات اقدس اورھوی سے آپ ﷺ کا معراج سے واپس تشریف لانا مراد ہو (جس طرح امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے) تو اس قسم کے کھانے کی وجہ سے یہ ہے کہ آپ ﷺ کا اتنے عروج سے ہدایت خلق کے لئے واپس تشریف لانا اللہ تعالیٰ کی ایسی نعمت جلیلہ ہے جس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

یہ استدلال بھی کیا گیا ہے کہ آیہ کریمہ

والسماء والطارق ○ وما ادراک ما الطارق ○ النجم الثاقب

(الطارق: ۸۶۔ ۱۔ ۳)

ترجمہ:۔ قسم ہے آسمان اور اس چیز کی رات کو نمودار ہونے والی ہے آپ کو کیا معلوم یہ رات کو آنے والی کیا چیز ہے ایک چمکتا ہوا تارہ ہے۔

اس میں النجم سے مراد حضور اکرم ﷺ کی ذات گرامی والفجر و الیال عشر کی تفسیر میں امام ابن عطا فرماتے ہیں۔

الفجر محمد ﷺ لان منه تفجر الایمان

(الشفاء: ۱۔ ۲۲)

ترجمہ:۔ الفجر سے مراد محمد ﷺ ہیں کیونکہ آپ ﷺ سے ہی ایمان چشمے پھوٹتے ہیں۔

چہرہ انور اور گیسوئے عنبریں کی قسم

قرآن کے صفحات حضور ﷺ کے جسد اطہر کے اعضاء مبارکہ یعنی چہرہ انور گیسوئے مبارک اور چشمان مقدس کے ذکر تک سے معمور ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

والضحی والیل اذا سبحی ما ودعک ربک وماقلیٰ

(الضحیٰ: ۹۳-۱-۳)

ترجمہ:۔ قسم ہے دن چڑھے یعنی عروج سرکار دو عالم کی اور قسم ہے رات کی جب چھا جائے نہ آپ کے رب نے آپ ﷺ کو چھوڑا نہ آپ سے ناراض ہوا۔

یہاں تشبیہ کے پیرائے میں چاشت کی طرح چمکتے ہوئے چہرہ زیبا کا ذکر والضحیٰ کہہ کر اور آپ ﷺ کے شانوں کو سیاہ رات کی طرح چھائی ہوئی زلفوں کا ذکر واللیل کہہ کر کیا گیا ہے حضرت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ اسی آیت کے تحت اکابر مفسرین کے اقوال نقل کرتے ہوئے تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں۔

بعضے از مفسرین چنیں گفتہ اند کہ مراد از ضحی روز ولادت پیغمبر است و مراد ازلیل شب معراج است و بعض گویندکہ مراد ارضحیٰ روئے پیغمبر است وازلیل موئے او کہ درسیاہی ہمچو شب است و بعضے گویند کہ مراد از ضحیٰ نور علمی است کہ آنجناب راداده بودند و سبب آں پردہ تشیناں عالم غیب متجلی و منکشف گشتند و مراد از شب خلق عفواست کہ عیوب امت پوشیدہ بعضے گویند کہ مراد از روز علانیہ آنحضرت ﷺ است یعنی احوال ظاہرہ آنجناب ﷺ است کے خلق براں مطلع شدو مراد ازشب سرآنجناب یعنی احوال باطن اور غیر از علام کسے براں مطلع نیت

ترجمہ بعض مفسرین نے کہا کہ ضحیٰ سے حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کا دن اور لیل سے شب معراج مراد ہے اور بعض نے فرمایا کہ ضحیٰ سے مراد آپ کا چہرہ اقدس اورلیل سے مراد آپ کی زلف غبریں ہے اور بعض نے فرمایا کہ ضحیٰ

سے مراد وہ نور علم ہے جس کے سبب سے عالم غیب کے مخفی اسرار و موز بے نقاب ہوئے اور لیل سے مراد آپ ﷺ کا عفوودر گزر ہے جسے امت کے عیبوں کو چھپا رکھا ہے بعض بزرگوں کا ارشاد یہ ہے کہ ضحیٰ سے حضور ﷺ کے ظاہری احوال و مراد ہیں جن سے مخلوق آگاہ ہے اور لیل سے مراد آپ ﷺ کے احوال باطن ہیں جن کو سوائے اللہ رب رب العزت کے کوئی نہیں جانتا۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

وہی ہے اول، وہی ہے آخر
وہی ہے باطن، وہی ہے ظاہر
اسی کے جلوے، اسی سے ملنے
اسی سے اس کی طرف گئے تھے
پران کا بڑھنا تو نام کو تھا
حقیقتاً فعل تھا ادھر کا
تنزلوں میں ترقی افزا
دنی تدلیٰ کے سلسلے تھے

صحابی بیان کرتے ہیں کہ میری بیوی نے مجھ کو ایک پانی کا پیالہ دے کر ام المومنین حضرت ام مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجا اور میری بیوی کی یہ عادت تھی کہ جب بھی کسی کو نظر لگتی یا کوئی بیمار ہوتا تو وہ برتن میں پانی ڈال کر حضرت ام مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیج دیا کرتی، کیونکہ ان کے پاس حضور ﷺ کا موئے مبارک تھا۔

فاخرجت من شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وکانت تمسکہ

فی جلعل من فصنه فخصحصه له فشرب منه

(بخاری، مشکوۃ: ص ۵۹۱)

ترجمہ:۔ تو وہ رسول اللہ ﷺ کے اس بال کو نکالتیں جس کو انہوں نے چاندنی کی نلی میں رکھا ہوا تھا اور پانی میں ڈال کر ہلا دیتیں اور مریض وہ پانی پی لیتا (جس سے اس کو شفاء ہو جاتی)

روایت سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام موئے مبارک (تبرکاً) اپنے پاس رکھتے اور عموماً لوگ اس کی برکت حاصل کرتے اور امراض سے شفاء پاتے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خوش قسمتی سے حضور ﷺ کی پیشانی مبارک کے بال میرے پاس تھے میں نے ان کو اپنی ٹوپی میں آگے کی طرف سی رکھا تھا۔ ان بالوں کی برکت تھی کہ عمر بھر ہر جہاد میں مجھے فتح و نصرت حاصل ہوتی رہی۔

ثم دعا بالحلاق و ناول الحالق شقه الایمن فحلقه ثم دعا ابا طلحه الا نصاری فاعطاه ثم ناول الشق الایسر فقال احلق فحلقه فا عطاه ابا طلحه فقال امسمه بین الناس

(مشکوۃ: ص ۲۳۲)

ترجمہ:۔ پھر اپنے حجام کو بلایا اور اپنے سر مبارک کے دائیں طرف کے بال مبارک منڈوائے اور ابو طلحہ انصاری کو بلا کر عطا فرمائے پھر اپنے اپنے بائیں طرف کے بال منڈوائے اور وہ بھی طلحہ رضی اللہ عنہ کو عنایت کئے اور فرمایا کہ ان تمام بالوں کو لوگوں میں تقسیم کر دو۔

ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرام حضور ﷺ کے مبارک بالوں کو اس غرض سے حاصل کیا کرتے تھے کہ بطور تبرک ان کو اپنے پاس رکھیں اور ان سے برکت حاصل کریں گے اور حضور ﷺ بھی ان کو اس سے روکتے نہیں تھے بلکہ خود اپنے بال مبارک ان میں تقسیم کرواتے تاکہ یہ لوگ میرے بالوں سے برکت و رحمت حاصل کریں۔

ریش مبارک

ریش خوش معتدل مرہم ریش دل
ہالہ ماہ ندرت پہ لاکھوں سلام
خط کی گرد دہن وہ دل آرا پھبن
سبزہ نہر رحمت پہ لاکھوں سلام

سوکھے دھانوں پہ ہمارے بھی کرم ہو جائے
چھائے رحمت کی گھٹا بن کر تمہارے گیسو
ہم سیہ کاروں پہ یا رب تپش محشر میں
سایہ افگن ہوں تیرے پیارے کے پیارے گیسو

حضرت خالد بن ولید اور بال مبارک

جنگ یرموک میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کفار کے لشکر کی طرف بڑھے ادھر سے ایک پہلوان نکلا جس کا نام **نسطور** تھا دونوں کا دیر تک سخت مقابلہ ہوتا رہا کہ حضرت خالدؓ کا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گر گیا اور حضرت خالد اس کے سر پر آگئے اور ٹوپی زمین پر جا پڑی۔ **نسطور** موقع پا کر آپ کی پشت پر آگیا۔ اس وقت حضرت خالد پکار پکار کر اپنے رفقا سے فرما رہے تھے کہ میری ٹوپی مجھے دو خدا تم پر رحم کرے ایک شخص جو آپ کی قوم بنی مخزوم میں سے تھا وہ دوڑ کر آیا اور ٹوپی آپ کو دی آپ نے اسے پہن لیا اور نسطور کا مقابلہ کیا یہاں تک کہ اس کو قتل کر دیا گیا۔ لوگوں نے اس واقع کے متعلق آپ سے پوچھا کہ آپ نے وہ حرکت کیا کی کہ دشمن تو پشت پر آپہنچا اور آپ ٹوپی کی فکر میں لگ گئے جو شاید دو چار آنے کی ہو گی۔

حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس ٹوپی میں حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال ہیں جو مجھے اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں ہر جنگ میں ان مبارک بالوں کی برکت سے فتحیاب ہوتا ہوں۔ اسی لئے میں بے قراری سے اپنی ٹوپی کی طلب میں تھا۔ کہ مبادا ان کی برکت میرے پاس نہ رہے اور کافروں کے ہاتھ لگ جائے۔ (شفاء شریف : ص ۲ ۔ ۴۴) ایک مرتبہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھوڑی سی فوج لے کر ملک شام میں جبلہ بن الہیمؓ کی قوم کے مقابلے کے لئے تشریف لے گئے اور ٹوپی گھر میں بھول گئے جب مقابلہ ہوا تو رومیوں کا بڑا افسر مارا گیا اس وقت جبلہ نے تمام لشکر کو حکم دیا کہ مسلمانوں پر یکبارگی سخت حملہ کر دو۔ حملے کے وقت صحابہ کی حالت نازک ہو گئی۔ یہاں تک کہ رافع بن عمر طائی نے حضرت خالدؓ سے کہا آج معلوم ہوتا ہے کہ ہماری قضا آگئی حضرت خالدؓ نے فرمایا سچ کہتے ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں آج ٹوپی گھر بھول آیا ہوں جس میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک ہیں۔

ادھر یہ حالت تھی اور ادھر اسی رات حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابو عبیدہ کو جو اسلامی افواج کے امیر تھے خواب میں ملے اور فرمایا تم اس وقت سو رہے ہو اٹھو اور خالد بن ولید کی مدد کو پہنچو کفار نے ان کو گھیر لیا ہے۔

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی وقت اٹھے اور لشکر میں اعلان کروا دیا کہ فوراً تیار ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ فوراً تیار ہو کر مع لشکر اسلام کے بڑی تیزی سے چلے راستے میں انہوں نے ایک سوار کو دیکھا جو گھوڑا دوڑاتے ہوئے ان کے آگے جا رہا تھا۔ چند تیز رفتار سواروں کو حکم دیا کہ اس سوار کا حال معلوم کرو۔ سوار جب قریب پہنچے تو پکار کر کہا اے جوان مردِ سوار ذرا ٹھہرو یہ سنتے ہی وہ ٹھہر گیا۔ معلوم کیا تو وہ حضرت خالد بن ولید کی بیوی تھیں۔ حضرت ابو عبیدہ نے ان سے سفر کی وجہ پوچھی تو کہا اے امیر جب رات کو میں نے سنا کہ آپ نے لشکر اسلام میں اعلان کروایا کہ خالد بن ولید کو دشمنوں نے گھیر لیا ہے۔ فوراً تیار ہو جاؤ تو میں نے خیال کیا کہ وہ کبھی ناکام نہ ہوں گے۔ کیونکہ ان کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک ہیں۔ لیکن جوں ہی میں نے دیکھا تو میری نظر ان کی ٹوپی پر پڑی جس میں موئے مبارک تھے نہایت افسوس ہوا اور اسی وقت چل پڑی کہ کسی طرح اس کو ان تک پہنچا دوں حضرت ابو عبیدہ نے فرمایا کہ خدا تمہیں برکت دے۔ چنانچہ وہ بھی ان کے ساتھ شریک لشکر ہو گئیں۔

حضرت رافع بن عمرو جو حضرت خالد بن ولید کے ساتھ تھے فرماتے ہیں کہ حالت یہ تھی کہ ہم اپنی زندگیوں سے بالکل مایوس ہو گئے تھے کہ اچانک تکبیر کی آواز آئی۔ حضرت خالد نے دیکھا کہ یہ آواز کدھر سے آئی ہے۔ جب رومیوں کے لشکر پر نظر پڑی تو کیا دیکھا کہ چند سوار ان پیچھا کئے ہوئے ہیں اور وہ بدحواس ہو کر بھاگے چلے آ رہے ہیں۔ حضرت خالد گھوڑا دوڑا کر ایک سوار کے قریب پہنچے اور پوچھا کہ اے جواں مرد سوار تو کون ہے اس نے جواب دیا کہ میں تمہاری بیوی ام تمیم ہوں تمہاری مبارک ٹوپی لائی ہوں۔ جس کی برکت سے دشمنوں پر فتح پایا کرتے ہو۔ تم اسی وجہ سے اس کو بھول آئے تھے کہ یہ مصیبت تم پر آئی تھی۔ الغرض وہ ٹوپی انہوں نے دی اور حضرت خالد نے اس کو پہن لیا۔

روای حدیث قسم کھا کر کہتے ہیں کہ حضرت خالد نے ٹوپی پہن کر جب کفار پر حملہ کیا تو لشکر کفار کے پاؤں اکھڑ گئے اور مسلمانوں کو فتح حاصل ہو گئی۔ ملخصاً"

(تاریخ واقدی)

محبوب خدا ﷺ کی چشمان مقدس

کلام ربانی میں حضور اکرم ﷺ کی مبارک آنکھوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

مازاغ البصر و ماطغی

(انجم: ۵۳ - ۱۷)

ترجمہ:۔ یہ (آنکھ) نہ جھپکی نہ حد سے بڑھی

رسول کریم ﷺ کی بصارت اس درجہ طاقت و وسعت کی حامل تھی کہ شب معراج مشاہدہ حق کے وقت اس میں اضمحلال واقع نہ ہوا بلکہ وہ کمال ہوش کے ساتھ مشاہدہ جمال میں محو ہیں۔

حضرت سہل بن عبداللہ اسی مشاہدہ کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

لم یرجع شاہد نفسہ والی مشاہد تہا وانما کان مشاہدا وبہ تعالٰی پشاھد مایظہر علیہ من الصفات التی اوجبت الثبوت فی ذالک المحل

(روح المعانی: ۲۷ - ۵۴)

ترجمہ:۔ رسول کریم ﷺ مشاہدہ حق میں اس طرح مستغرق ہوئے کہ سوائے ذات باری اور صفات الہیہ کے کسی طرف متوجہ نہ ہوئے۔

اس کے برعکس حضرت موسیٰ علیہ السلم طور پر تجلی الہی کی ایک جھلک بھی برداشت نہ کر سکے اور صفاتی تجلی کی انعکاسی شعاع کے اثر سے آپ علیہ السلام کا خرمن ہوش جل گیا

کسی صاحب نظر نے بصارت مصطفے ﷺ کا بصارت موسیٰ علیہ السلام سے کیا خوبصورت موازنہ کیا ہے۔

موسیٰ زہوش رفت بہ یک پر تو صفات
تو عین ذات می نگری در تبسمی

قرآن آگے چل کر رویت آیات الہیہ کے باب میں حضور ﷺ کے

کمال بصارت کا ذکر بایں الفاظ کرتا ہے۔

لقد رانی من آیات ربه الکبری

(النجم : ۵۳ ۔ ۱۸)

ترجمہ :۔ بے شک آپ ﷺ نے اپنے رب کی بے شمار نشانیاں دیکھیں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔

حضور اکرم نور مجسم ﷺ نے فرمایا

اے لوگوں میں تمہارا امام ہوں، رکوع اور سجود میں مجھ سے سبقت نہ لے جاؤ میں آگے کی طرح پیچھے بھی یکساں دیکھتا ہوں۔

(مسلم، کتاب الصلواۃ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ رات کی تاریکی میں بھی اسی طرح دیکھتے جیسا کہ دن کے اجالے میں۔

(الخصائص الکبریٰ، ج ۱، ص ۶)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے۔

(ترمذی)

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام
نیچی آنکھوں کی شرم و حیاء پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

حضرت ربیع بنت معوذ صحابیہ ہیں۔ ان سے حضرت عمار بن یاسر کے پوتے نے کہا کہ حضور ﷺ کا کچھ حلیہ بیان کیجئے تو انہوں نے فرمایا

لو رایتہ رایت الشمس طالعہ

(مشکوۃ: ص ۵۱۷)

ترجمہ:۔ اگر تو حضور کو دیکھ لیتا تو سمجھتا کہ سورج ہے چمکتا ہوا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ چاندنی رات تھی اور حضور ﷺ حلہ حمرا اوڑھے ہوئے لیٹے تھے میں کبھی چاند کو دیکھتا اور کبھی حضور کے چہرہ انور کو

قاذا ھو احسن عندی من القمر

ترجمہ:۔ بالآخر میرا فیصلہ یہی تھا کہ حضور چاند سے زیادہ خوبصورت۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

یہ جو مہروجہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا
بھیک تیرے نام کی ہے استعارا نور کا
(اعلیٰ حضرت)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

کنت اخیط مسقطت منی الایسرۃ مطلبتھا فلم اقدر علیھا فدجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قیبت الایرۃ بشعاع نور وجھہ فاخبیرتہ

(خصائص کبریٰ: ۱۔ ۶۳)

ترجمہ:۔ میں اندر بیٹھی کچھ سی رہی تھی میرے ہاتھ سے سوئی گر گئی ہر چند تلاش کی مگر اندھیرے کے سبب نہ ملی۔ پس حضور ماہ مدینہ ﷺ تشریف لائے تو آپؐ کے رخ انور کی روشنی سے سارا کمرہ روشن ہو گیا اور سوئی چمکنے لگی تو مجھے اس کا پتہ چل گیا۔

سوزن گم شدہ ملی ہے تبسم سے ترے
شام کو صبح بناتا ہے اجالا تیرا

مزید فرماتے ہیں۔

نہیں وہ میٹھی نگاہ والا، خدا کی رحمت ہے جلوہ فرما
غضب سے ان کے خدا بچائے، جلال باری عتاب میں ہے
اک تیرے رخ کی روشنی، چین ہے دو جہاں کی
انس کا انس اسی سے ہے، جان کی وہی جان ہے

مزید فرماتے ہیں

یا الٰہی رنگ لائیں جب میری بے باکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال ھل ترون قبلتی ھھنا فواللہ ما یخفی علی رکوع لم ولا خشو عکم انی لاراکم من وراء ظھری

(بخاری کتاب الصلوۃ : ۱۔ ۱۵۲)

ترجمہ :۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرا منہ صرف قبلہ ہی کی طرف دیکھتے ہو؟ خدا کی قسم مجھ پر نہ تمہارا کوع اور تمہارا خشوع پوشیدہ ہے اور بیشک میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

خشوع دل کی ایک کیفیت کا نام ہے فرمایا قد افلح المومنون الذین ھم فی صلوتھم خاشعون معلوم ہوا کہ قلوب کی کیفتیں بھی نگاہ مصطفٰے سے پوشیدہ نہیں۔

اے فروغت صبح آثار و ہور
چشم تو بنینندہ مافی الصدور

(اقبال)

ترجمہ :۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی وجہ سے صبح کی روشنی پھیلتی ہے اور

آپ کی چشم مبارک تو دلوں کے راز بھی دیکھ لیتی ہے۔

نبی کے روبرو سینوں میں باتیں چھپ نہیں سکتی
زبانیں بند ہو جائیں تو چہرے بول اٹھتے ہیں
مجھے قدرت عطا ہو جائے اس کی نعت گوئی کی
کہ اس کے دیکھنے سے سنگریزے بول اٹھتے ہیں
(اختر امیری چشتی)

قرآن حکیم میں گفتار مصطفیٰ ﷺ کا ذکر

قرآن مجید میں حضور ﷺ کی بول چال گفتگو اور دہن مبارک کا ذکر بھی آتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

انہ لقول رسول کریم

یہ قرآن رسول کریم ﷺ کا لایا ہوا ہے خدائے علیم و قدیر نے قرآن کو جو اپنے صدور کے اعتبار سے لفظاً" و معنی سراسر کلام الٰہی ہے ظہور کے اعتبار سے کلام مصطفوی ﷺ قرار دیا ہے یہ عظیم قرآن جبریل امین کی وساطت سے تیئس سالہ دور نبوت میں آنحضور ﷺ کے قلب انور پر نازل کیا جاتا رہا جسے آپ ﷺ اپنی زبان حق ترجمان سے افراد امت تک منتقل فرماتے رہے حضور ﷺ کا منصب رسالت مہتم بالشان تھا کہ خدا نے اپنے کلام کو رسول کریم ﷺ کے کلام سے تعبیر کیا پھر قرآن نے ذہن انسانی سے اس خلجان اور التباس کو رفع کرنے کے لئے انسان ہونے کے ناطے اس رسول ﷺ کے کلام کو انسانی کلام پر محلول نہ کر لیا جائے واشگاف انداز میں اعلان کر دیا کہ میرا رسول ﷺ خواہش نفس سے ایک لفظ بھی زبان پر نہیں لاتا بلکہ جو کچھ کہتا ہے اللہ کی طرف سے وحی ہوتا ہے۔

وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی (النجم ۳)

ترجمہ :- اور وہ اپنی خواہش سے بات ہی نہیں کرتے وہ تو وہی فرماتے ہیں جو ان پر وحی ہوتا ہے۔

آیہ کریمہ میں ہر قسم کے گمان کا ابطال کر دیا گیا کہ یہ رسول ﷺ انسان تو ضرور ہیں لیکن وہ اپنی خواہش سے ایک لفظ بھی نہیں بولتا وہ جو کچھ بولتا ہے وہ سراسر وحی ہوتا ہے۔ اتنا فرق ضرور ہوتا ہے کہ اگر وحی جرائیل امین کے توسط سے قلب مصطفیٰ ﷺ پر اترے تو اسے قرآن کہا جاتا ہے۔ اگر جبرئیل

امین کا واسطہ نہ ہو تو حدیث وحی کی پہلی قسم کو وحی جلی اور وحی متلو کا درجہ دیا گیا جبکہ دوسری وحی کو وحی خفی اور وحی غیر متلو کا بہر حال آپ ﷺ کا ہر قول ہر حالت میں وحی ہو گا۔ کیونکہ اس میں خواہش نفس کا کوئی دخل نہیں یہاں یہ بات ذہن نشین کر لینا ضروری ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زبان حق ترجمان سے کوئی غلط حکم صادر ہو ہی نہیں سکا یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ آپ ﷺ نے انسانی سطح پر نہایت بھرپور زندگی گزاری جس میں شب و روز مختلف النوع معاملات پیش آتے رہے گوناگوں مسائل سامنے آتے جنہیں گفتگو اور باہمی مشاورت کے ذریعے طے کیا جاتا رہا لیکن یہ امر آیت مذکورہ کی روشنی میں طے شدہ امر ہے کہ آپ ﷺ کے دہن مبارک سے نکلنے والی ہر بات وحی الٰہی ہوا کرتی تھی اس لئے وہ نہ صرف حق بلکہ معیار حق تھی۔ آپ ﷺ کی ہر بات میں حذا کا ارادہ اور مشیت کار فرما ہوتی تھی بقول مولائے روم

گفتہ ام گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود!!
(مولانا روم)

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں

جس میں نہریں شیر و شکر کی رواں
اس گلے کی نضارت پے لاکھوں سلام
دوش بردوش ہے جن کے شان شرف
ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام
حجرا سود کعبہ جان و دل
یعنی مہر نبوت پہ لاکھوں سلام

دہن شریف کی برکت

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یوم حدیبیہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ پر نزول فرمایا آپ کے ہمراہ چودہ سو صحابہ کرام تھے۔ لشکر اسلام نے کنوئیں کا تمام پانی نکال لیا یہاں تک کہ اس میں ایک قطرہ بھی نہ تھا۔

فبلغ النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فاتاھا فجلس علٰی شفیرھا ثم دعا ثم صبه فیھا لم تال دعوھا ساعته قار ووا انفسھم ور کابھم حتے ارتحلوا

(مشکوۃ : ص ۵۳۴)

ترجمہ :۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی خبر پہنچی پس آپؐ اس کنوئیں پر تشریف لائے اور اس کے کنارے پر بیٹھ کر پانی کا ایک برتن طلب فرمایا پھر وضو کیا اور اس میں سے منہ میں لے کر پانی کی ایک کلی کنوئیں میں ڈال دی اور دعا فرمائی اور فرمایا تھوڑی دیر اس کو چھوڑ دو پس اس کنوئیں میں اس قدر پانی جمع ہو گیا کہ (حدیبیہ میں قریباً بیس روز قیام رہا) فوج اور ان کے اونٹ اسی سے سیراب ہوتے رہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بغیر کسی کی درخواست کے صرف رفاہ عام کے پیش نظر لعاب مبارک کی تاثیر سے اس کنوئیں کا پانی زیادہ فرمایا یہاں مخالفین کو معجزہ دکھا کر قائل کرنا تو مقصود ہی نہ تھا۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مخلوق کی حاجت روای اور خوشحالی کی غرض سے ایسے امور ظاہر فرمائے۔

حضرت عمرآن بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ جب لوگ سخت پیاسے ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ اور ایک اور شخص کو بلا کر فرمایا تم دونوں جاؤ۔ تمہیں فلاں مقام پر ایک عورت پانی کی دو کھجاوے لدے ہوئے اونٹ پر سوار ملے

گی اس کو میرے پاس لے آنا اور وہ دونوں حضرات گئے اور انہوں نے اسے پالیا اور پوچھا کہ پانی کہاں سے لائی ہے۔ اس نے کہا کہ میں کل اس وقت وہاں سے چلی تھی۔ انہوں نے کہا کہ تجھے رسول اللہ ﷺ بلاتے ہیں اس نے کہا کون رسول اللہ وہی جنہوں نے نیا دین نکالا ہے حضرت علی نے فرمایا۔

وہ اللہ کے سچے رسول ہیں اور حق لے کر آئے ہیں اور اس کو ساتھ لے کر آ گئے۔ حضور ﷺ نے ایک برتن منگوایا اور اس کے کھاوے سے پانی لے کر اس میں کلی کی اور اس کو انہیں کھاوؤں میں ڈالویا اور لوگوں میں اعلان کر دیا کہ آؤ خود بھی پیو اور جانوروں کو بھی پلاؤ۔ چنانچہ سب لشکر نے پانی پیا اور پلایا وہ عورت کھڑی سب کچھ دیکھتی رہی۔

حضرت عمران فرماتے ہیں جب ان کھاوے کا منہ باندھ دیا گیا تو خدا کی قسم یوں معلوم ہوتا تھا کہ پہلے سے زیادہ بھری ہوئی ہیں تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ اس عورت کو کچھ دو چنانچہ کھجوریں۔ آٹا ستو بہت کچھ اس کو جمع کر دیا گیا۔

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعلمین واللہ ماذ رانا من مائک شیئا ولکن اللہ عزوجل ھو سقانا قال فانت ھلھا و قد احتبست عنھم فقالو اما بسک یا فلانتہ قالت المجب

(خصائص کبریٰ: ۲۔ ۴۳ زرقانی ۵۔ ۱۶۵)

ترجمہ:۔ تو حضور ﷺ نے اس سے فرمایا کہ تو جانتی ہے کہ اللہ نے تیرے پانی سے کچھ کم بھی نہیں کیا اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمیں پلا بھی دیا راوی فرماتے ہیں کہ وہ عورت اپنے قبیلے میں پہنچی تو اس نے ان سب کو جمع کیا، لوگوں نے کہا تجھے کسنے روک لیا تھا، وہ بولی عجیب واقعہ پیش آیا کہ مجھ کو دو شخص اس کے پاس لے گئے۔ جس نے دین نکالا ہے اور وہ واقعات جو وہاں گزرے تھے بیان

کر کے کہا یا تو زمین و آسمان کے درمیان اس سے بڑا کوئی جادوگر نہیں یا وہ بے شک اللہ کے سچے رسول ہیں اس واقعہ کے بعد مسلمان مجاہدین اس قبیلے کے اطراف و جوانب تاخت و تاراج کرتے تھے۔ ایک روز اس عورت نے اپنے قبیلے سے کہا کہ میں دیکھتی ہوں کہ مسلمان تمہیں قصداً چھوڑ دیتے ہیں کیا تم مسلمان ہونا مناسب سمجھتے ہو، لوگوں نے اس کی اطاعت کی اور وہ کل قبیلہ مسلمان ہو گیا۔

کان مبارک

حضور ﷺ کے ہردو گوش مبارک کامل و تام تھے، قوت بصر کی طرح اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو قوت سمع بھی بطریق خرق عادت و غایت درجہ کی عطا فرمائی تھی کہ آپؐ قریب و بعید کو یکساں سنتے تھے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انی اری مالاترون واسمع مالا تسمعون

(مشکوۃ: ۲۵۷)

ترجمہ:۔ حضور ﷺ نے فرمایا بے شک میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ شام کے وقت نکلے تو آپؐ نے ایک آواز سنی۔

فقال یهود تعذب فی قبورها

(بخاری: ۱۔ ۱۸۴)

ترجمہ:۔ تو فرمایا کہ یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت بلال سے فرمایا۔

یا بلال هل تسمع ما اسمع قال لا واللہ یارسول اللہ ما اسمعه قال الاتسمع اهل القبور یعذبون

(المستدرک للحاکم: ۱۔ ۱۴۰)

ترجمہ:۔ اے بلال تو سنتا ہے جو میں سنتا ہوں؟ انہوں نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ میں نہیں سنتا فرمایا کیا تو نہیں سنتا ان قبروالوں (یہودیوں) کو عذاب ہو رہا ہے (اور وہ واویلا کر رہے ہیں)

وقدیر ادبه تائید النفس بقوة قدسیه و انوار الهیه بحیث تکون میدانا لمواکب المعلومات و سماء لکواکب الملکات و عرشا لا نواع التجلیات و خرشا السوائم الواردات فلایشغله شان عن شان ویستوی لدیه یکون و کائن و کان

(روح المعانی: ۳۰ ۔ ۱۹۱)

ترجمہ :۔ شرح صدر سے یہ مراد ہو گا کہ نفس کو قوت قدسیہ اور انوار الٰہی سے اس طرح مذین کر دیا جائے کہ وہ خزائن معلومات کے لئے میدان، ملکات اور استعدادوں کے لئے آسمان اور تجلیات کے لئے عرش بن جائے جب کسی کے سینے کو یہ حالت نصیب ہو جاتی ہے تو اس کی دلی کیفیات کو بدلا نہیں جا سکتا اس کے نزدیک مستقبل حال اور ماضی سب یکساں ہو جاتے ہیں۔

آیت مذکورہ میں استفہام تقریری ہے کیونکہ یہاں (ا' ہمزہ) انکاری ہے اور لم کلمہ نفی جب حرف انکار کلمہ نفی پروارد ہو تو یہ نفی کی نفی پر دلالت کرتا ہے جس کا نتیجہ اثبات اور تقریر ہے اس لئے اسے استفہام تقریری قرار دیا جائے گا۔ جس میں تسلیم و اعتراف کا معنیٰ پایا جاتا ہے اور اظہار مقصود میں اس اعتبار سے الم نشرح لک صدرک (کیا ہم نے تیرے لئے تیرا سینہ کھول نہیں دیا) کا مفہوم یہ ہو گا کہ بے شک ہم نے تیرے لئے تیرا سینہ کھول دیا ہے۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں

رفع ذکر جلالت پہ ارفع درود
شرح صدر صدارت پہ لاکھوں سلام
دل سمجھ سے وراہے مگر یوں کہوں
غنچہ راز وحدت پہ لاکھوں سلام

حضرت عثمان بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔

لیس من عبد یصلی علی الا بلغنی صوته حیث کان قلتا و بعد و فاتک قال و بعد وفاتی ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء

(جلاء الافہام : ابن قیم ص ۷۳)

ترجمہ :۔ کوئی شخص ایسا نہیں کہ جو مجھ پر درود پڑھے مگر اس کی آواز مجھے پہنچتی ہے (یعنی میں اس کی آواز کو سنتا ہوں) چاہے وہ کہیں ہو صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ وفات کے بعد بھی (سنیں گے) فرمایا وفات کے بعد بھی کیونکہ اللہ نے حرام قرار دیا ہے زمین پر انبیاء کے جسموں کا کھانا۔

قرآن اور سینہ اقدس

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تمام مشقتوں کے بوجھ ختم کرنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شرح صدر کی دولت عنایت فرمائی، ارشاد ہوتا ہے۔

الم نشرح لک صدرک ○ وو ضعنا عنک وزرک ○ الذی انقض ظهرک ○

ترجمہ :۔ کیا ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ (اقدس) کو کشادہ نہیں کر دیا اور ہم نے آپ کا وہ بوجھ اتار دیا جس نے آپ کی پیٹھ کو بوجھل کر دیا تھا۔

لفظ شرح کی تحقیق کرتے ہوئے امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں

شرح الصدر ای بسطه بنور الٰہی و سکینه من جهته اللہ و روح منه

(المفردات : ۲۵۸)

ترجمہ :۔ سینے کا نور باری کے جلووں سے سکون پانا اور دل میں فرحت و راحت کا پیدا ہو جانا شرح صدر کہلاتا ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا

میرے پاس ایک فرشتہ آیا جس کے ہاتھ میں سونے کی پلیٹ تھی اس نے میرے سینے کو چاک کیا اس میں سے کچھ نکالا اور کچھ رکھ کر کہا کہ یہ ایک ایسا دل ہے کہ اس میں جو کچھ فیضان کیا جاتا اسے محفوظ کر لیتا ہے اس میں دیکھنے والی دو آنکھیں اور سننے والے دو کان ہیں۔

(سبل الهدی والرشاد فی سیرة خیر العباد' ج ۲' ص ۸۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ۔ حضور ﷺ نے دعا فرمائی

اللهم اجعل لی نوراً فی قلبی و نوراً فی قبری و نوراً من بین یدی و نوراً من خلفی و نورا عن یمینی و نوراً عن شمالی و نوراً من فوقی و نورا من تحتی و نوراً فی سمعی و نوراً فی بصری و نوراً فی سعری و نوراً فی بشری و نوراً فی لحمی و نوراً فی دمی و نوراً فی عظامی اللهم اعظم لی نوراً واعطینی نوراً واجعل لی نوراً

(ترمذی کتاب الدعوات)

ترجمہ :۔ اے اللہ! میرے لئے میرے دل میں نور میری قبر میں نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور میرے دائیں نور اوپر میرے بائیں نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور میرے کانوں میں نور اور میری آنکھوں میں نور اور میرے بالوں میں نور میری جلد میں نور میرے گوشت میں نور اور میرے خون میں نور اور میری ہڈیوں میں نور اے اللہ تعالیٰ میرے لئے بہت ہی نور کر دے اور مجھ کو نور عطا کر دے اور مجھ کو نور دے۔

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ آپ کے جسم پاک کا ہر ہر عضو نور ہے جب آپ کے جسم مبارک کا ہر ہر عضو نور اور پھر اس کے بھی دائیں' بائیں' آگے' پیچھے' اوپر' نیچے اندر' باہر نور ہی نور ہے تو پھر سایہ کیسے ہو سکتا تھا؟ کیونکہ یہ

ایک حقیقت ہے کہ اگر کسی جسم کے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں، نیچے، اوپر، اندر، باہر روشنی کر دیں تو اس کے باوجود کہ وہ جسم اپنے طول و عرض کے ساتھ موجود ہو گا مگر اس کا سایہ نہیں ہو گا۔

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایا نور کا!!!

قد بے سایہ کے سایہ مرحمت
ظل ممدود و رافت پہ لاکھوں سلام
طائران قدس جس کی ہیں قمریاں
اس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے سر سروراں خم رہیں
اس سرتاج رفعت پہ لاکھوں سلام

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

ما ررایت من ذی لمته فی حلته حمزاء احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم له شعر یغرب مبیله بعید مابین الملبین لم یکن بالقیصر وه بالطویل

(مشکواۃ: ۵۱۶)

ترجمہ:۔ میں نے کوئی شخص مے بالوں والا شرخ حلہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے خوبصورت نہیں دیکھا آپ کے بال کندھوں کے قریب پہنچتے تھے آپؐ کا سینہ مبارک چوڑا تھا آپ نہ پستہ قد اور دراز قد نہ تھے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

ان عینی تنامان ولاینام قلبی (شمائل ترمذی)

ترجمہ:۔ یقیناً میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصف بیان کرتے تو فرماتے۔

لیس بالطویل الصفط وہ بالقیصر المرد وکان ربتہ من القیوم و نم یلن بالجید القلط وربابسط مان جعدا پھلا و نم یکن بالعطھم ولا بالعکلم وکان فی وجھد تدویر بیض مشرب ادعج الفین اغلاب الاشفاز جلیل المشاتیں والیتہ اجرد دو مشربتہ شن الکلفین والقدمین

ترجمہ :۔ آپؐ نہ تو دراز قد تھے اور نہ پستہ قد بلکہ متوسط قامت تھے۔ آپؐ کے بال بہت گھونگھریالے اور نہ بالکل سیدھے کچھ بل کھائے ہوئے تھے آپؐ کا چہرہ گولائی کے ساتھ نہ پتلا تھا نہ موٹا رنگ بالکل سفید نہ تھا بلکہ اس کی سفیدی میں سرخی تھی آپؐ کی آنکھیں سیاہ اور پلکیں دراز تھیں آپؐ کے اعضاء کے جوڑ قوی اور شانے مضبوط تھے۔

وذا مشی تقلع مانما ینصط من سبب واز التعنت معابین کتفتہ خاتم النبوۃ و ھوا خاتم النبین اجود الناس صدراً واصندق الناس تعمجہ و البیت ھم عریلتہ والرھم عشرۃ من راہ برامتہ ھابد من خاتطہ معرفہ احیہ بقول ناعتہ کم ام قلبہ ولا بصرہ مثلہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

(مشکوۃ : ص ۵۱۷)

ترجمہ :۔ آپؐ کے بال لمبے نہ تھے صرف بالوں کی ایک دھاری تھی ناف سے سینہ تک گویا کہ وہ ایک شاخ ہو ہاتھ اور پاؤں مضبوط وقوی وپر گوشت تھے جب چلتے تو قوت و وقار سے چلتے گویا آپؐ ڈھلوان زمین پر نشیب کی طرف جا رہے ہوں ادھر ادھر دیکھتے تو پورے جسم کے ساتھ متوجہ ہوتے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ خاتم النبین تھے لوگوں میں بڑے سخی کشادہ دل تھے قول میں سب سے زیادہ سچے طبیعت میں سب سے زیادہ نرم شرف و بزرگی میں

سب سے زیادہ مکرم تھے۔ جو بھی آپؐ کو دیکھتا اس پر ہیبت طاری ہو جاتی اور جو آپؐ سے کلام کرتا اور اختلاط رکھتا۔ اس کے دل میں محبت پیدا ہو جاتی غرض آپ کی مثل نہ آپ سے پہلے کسی نے اور نہ بعد میں آپ پر اللہ کا درود و سلام ہو۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم افلج الثنتین اذا تکلم رءی کا النور یخرج بین ثنایاہ

(مشکوۃ : ص ۵۱۸)

ترجمہ :۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کے دانت مبارک کشادہ تھے جب آپ کلام فرماتے تو آپ کے دانتوں سے نور نکلتا تھا۔

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

ماکان ضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الا تبسما

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبسم فرمایا کرتے تھے۔

(ترمذی کتاب المناقب)

جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پر لاکھوں سلام

قلب مصطفیٰ ﷺ اور قرآن

قرآن رسول کریم ﷺ کے قلب انور کا ذکر بھی کرتا ہے۔

ماکذب الفواد ماریٰ (النجم: ۵۳-۱۱)

ترجمہ :۔ جو رسول کریم ﷺ نے دیکھا دل نے اس کو جھوٹ نہ جانا۔

دوسری جگہ آپ کے قلب اقدس کو قرآن نے اس طرح بیان فرمایا۔

کذالک لنثبت بہ فوادک ورتلنا ترتیلا (الفرقان: ۲۵، ۳۲)

ترجمہ :۔ تاکہ ہم اس سے آپ کے دل کو قوی رکھیں اور ہم نے اسے بتدریج نازل کیا۔

قرآن اگر ایک ہی نشست میں یکبارگی نازل کر دیا جاتا تو لامحالہ باری تعالیٰ کا اپنے محبوب ﷺ کے ساتھ پیغام رسانی کا باقاعدہ سلسلہ جو ۲۳ سالوں پر محیط ہے چند ہی لمحات میں مکمل ہو کر ختم ہو جاتا قرآن کو تدریجی مراحل میں حسب ضرورت رسول کریم ﷺ پر نازل کئے جانے کی سب سے بڑی حکمت یہی تھی کہ اس طرح خالق کا اپنے محبوب ﷺ کے ساتھ پیغام رسانی کا تعلق تسلسل کے ساتھ جاری رہے اور محبوب سے ہم کلامی کا یہ تعلق، حضور ﷺ کے سکون قلب کا باعث ہو۔

تاکہ ہم آپ ﷺ کے دل کو مضبوطی عطا کریں اسے پیغام حق کے تدریجی نزول کی یہی حکمت متضاد ہے کہ یہ عمل ہمیشہ نبی اکرم ﷺ کے قلب انور کی تقویت کا موجب رہے اس حکمت میں بھی غلبہ نگاہ محبت کا ہی دکھائی دیتا ہے۔

مزید ارشاد فرمایا ہے۔

فانہ نزلہ علیٰ قلبک باذن اللہ

(البقرہ: ۲-۹۷)

ترجمہ :۔ کیونکہ اس نے تو یہ کلام آپ کے دل پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اتارا

ہے۔

یہاں بھی نزول قرآن کے بارے میں حضور ﷺ کے قلب انور کو ہی موضوع سخن بنایا گیا ہے۔

قوت قلب نبوی ﷺ اور قرآن

آپ ﷺ کے قلب اطہر کو اللہ رب العزت نے وہ حوصلہ قوت اور استقامت عطا فرمائی تھی کہ سخت نامساعد اور کٹھن حالات میں بھی آپ ﷺ کے پائے استقلال میں لغزش نہ آتی تھی۔ گویا آپ عزم و ہمت کا وہ کوہ گراں تھے جسے حوادث زمانہ کی کوئی باد صرصر راہ عزیمت سے نہیں ہٹا سکتی تھی۔

قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ق:۔ والقران المجید

(ق : ۵۰ ـ ۱)

ترجمہ:۔ ق۔ قسم ہے قرآن مجید کی

ق:۔ حروف مقطعات میں سے ہے جن کے بارے میں حتمیت و قطعیت کے ساتھ سوائے خدا اور اس کے رسول ﷺ کے کوئی آگاہ نہیں۔ عام مشاہدہ ہے کہ بسا اوقات دو دوست اپنی گفتگو یا سلسلہ مراسلت میں بعض الفاظ اور اشارات ایسے بھی استعمال کر جاتے ہیں جنہیں ان کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں سمجھ سکتا۔ اس طرح قرآن حکیم میں بھی بعض مقامات پر ایسے حروف اور الفاظ آئے ہیں جنہیں حروف مقطعات کہا جاتا ہے۔ بعض علماء و عرفاء نے اپنی اپنی بساط کے مطابق معارف و علوم کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر حروف مقطعات کے معانی جاننے کی کوشش کی ہے تاہم حقیقت و قطعیت کے ساتھ ان کے مفاہیم تک رسائی غیر رسول کے بس کی بات نہیں قاضی عیاض ”آیت مذکورہ سے پہلے حروف ”ق“ کی شرح و تفسیر ”الشفاء“ میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہاں ”ق“ سے مراد رسول کریم ﷺ کا قلب اطہر ہے جس پر قرآن نازل ہوا اور جو اپنی

قوت و استقامت کے اعتبار سے بھی زیادہ مستحکم تھا جب یہ بار امانت پہاڑوں اور سمندروں نے اٹھانے سے انکار کر دیا تو آنحضور ﷺ کا قلب انور ہی تھا جسے بارگاہ صمدیت سے اس قدر قوت اور طاقت عطا ہوئی تھی کہ تیس سالہ مبارک زندگی کے دوران اس پر قرآن اتارا جاتا رہا لیکن کوئی بوجھ محسوس نہ ہوا بلکہ اس قرآن کی بدولت اسے بے پایاں قوت اور طمانیت کا خزینہ بنا دیا گیا۔

علامہ اسماعیل حقی لکھتے ہیں۔

قال ابن عطا اقسم بقوة قلب حبيبه حيث تحمل الخطاب و المشاہد و نم بوتر ذلک فير نملوحاله

(روح البیان : ۹ - ۱۰۰)

ترجمہ :۔ اپنے حبیب ﷺ کے دل کی قوت کی قسم کھائی ہے جو عین حق کا مشاہدہ اور شرف تکلم حاصل کرنے کے باوجود غشی وغیرہ سے محفوظ رہا۔

رب العزت کو اپنے محبوب کی مشقت گوارا نہیں

(خواہ و عبادت ہی کیوں نہ ہو)

حضرت امام ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مقاتل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نزول قرآن کے اولین دور میں آپ ﷺ ساری ساری رات تلاوت و نماز میں کھڑے کھڑے گزار دیتے یہاں تک کہ قدم مبارک سوج جاتے۔ کفار نے طعنہ زنی شروع کر دی کہ قرآن فقط محمد ﷺ کو مشقت میں ڈالنے کے لئے نازل کیا گیا ہے روایت کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

فلما نزول القر آن على النبى ﷺ قام هو واصحابه فعلوا فقال كفار قريش ما انزل الله هذا القر آن على محمد الايشقى

(القرطبی : ۱۱ - ۱۶۷)

ترجمہ :۔ قرآن کے نزول کے بعد آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے غلام قیام لیل کی صورت میں تلاوت کرتے تو کفار نے کہنا شروع کر دیا کہ قرآن کو

مشقت میں ڈالنے کے لئے ہے۔

اس موقعہ پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

طه ما انزلنا علیک القرآن لتشقیٰ

(طٰہ: ۲۰-۱-۲)

ترجمہ:- طٰہ ہم نے آپ پر یہ قرآن اس لئے تو نہیں اتارا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

الطاء افتتاہ اسمه طاهر و طيب و الهاء افتتاح اسمه هادی

(القرطبی: ۱۱-۱۶۶)

ترجمہ:- اللہ پاک نے اس طعن کا جواب دینے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء طاہر و طیب اور ہادی سے افتتاح فرمایا۔

بعض علماء نے طہ کا معنی ان الفاظ میں کہا ہے۔

كانه يقول لنبيه عليه الصلوة والسلام يا طاهرا من الذنوب يا هادی الخلق الى علام الغيوب

(ایضا)

ترجمہ:- گویا اللہ اپنے نبی سے فرماتا ہے اے گناہوں سے پاک اور تمام مخلوق کے رہنما، یہ قرآن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشقت میں ڈالنے کے لئے نازل نہیں کیا گیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت اطہر کا ذکر

قرآن مجید نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک کا بھی ذکر کیا ہے جس پر منصب نبوت اور عظیم پیغمبرانہ ذمہ داریوں کا بوجھ تھا اور رب العزت نے کمال لطف و شفقت سے ہلکا کر دیا ارشاد ہوتا ہے۔

ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک (الانشراح ۲۰)

ترجمہ :- اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ بوجھ اتار دیا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ توڑ ڈالتا تھا۔

یہاں یہ مژدہ سنایا گیا ہے کہ اسلام کے عظیم مشن کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے جو بوجھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پشت اقدس پر اٹھایا ہوا تھا ہم نے بنائے شفقت و محبت سے اسے ہلکا کر دیا ہے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رہ عزیمت اور اشاعت کے لئے آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
جو کہ عزم شفاعت پہ کھنچ کر بندھی
اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

دست اقدس

قرآن حکیم میں حضور اکرم ﷺ کے دست اقدس کے فعل مبارک کو اللہ تعالیٰ نے اپنا فعل مبارک قرار دیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی (الانفال ۸۰)

ترجمہ :۔ آپ نے نہیں پھینکا بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکا حالانکہ آپ نے پھینکا تھا۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

دست احمد عین دست ذوالجلال
آمدہ دربیعت و اندر قتال

علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

پنجہ او پنجہ حق می شود
ماہ از انگشت و شق می شود

صلح حدیبیہ کے موقع پر صحابہ کرام نے رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے دست اقدس پر بیعت کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے دست اقدس کو اپنا دست قدرت قرار دے کر شان حبیب بیان فرمائی۔

"ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ○ یداللہ فوق ایدیھم
(الفتح : ۱۰)

ترجمہ :۔ وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے دست اقدس کی نرمی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے کسی حریر اور دیباج کو آپ ﷺ کے دست مبارک سے نرم نہیں پایا۔

(بخاری، کتاب المناقب)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخاوت کا تذکرہ یوں کرتے ہیں۔
کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے مانگا ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکار فرمایا ہو۔

(مسلم شریف باب سخاالنبی)

ابن عساکر اور مدائنی نے اپنی اپنی سند کے ساتھ حضرت اسید ابن ابی یاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں بیان کیا ہے ان کے چہرے پر جب سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنا دست اقدس پھیرا تھا ان کا چہرہ اتنا روشن اور پر نور ہو گیا تھا کہ اگر وہ کسی تاریک گھر میں داخل ہوتے تو ان کے چہرے کے نور سے وہ گھر روشن ہو جاتا۔

(حجتہ اللہ علی العالمین ص ۴۳)

الغرض حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر ہر عضو جسم کا ذکر قرآن میں جابجا ہے۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

جس کو بار دو عالم کی پرواہ نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام
کعبہ دین و ایمان کے دونوں ستون
ساعدین رسالت پہ لاکھوں سلام
ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام
جس کے ہر خط میں ہے موج نور کرم
اس کف بحر ہمت پہ لاکھوں سلام
نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

عید مشکل کشائی کے چمکے ہلال
ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

بلکہ اعضاء جسم کے افعال کے تذکار سے آیات مزین نظر آتی ہی افضل کا خود کو ادنی کی مثل کہنا ادنیٰ کو بھی افضل کرتا ہے چنانچہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے خود کو مثل بشر فرما کر بشریت کو افضل کر دیا اور اتنا عروج بخشا کہ قدرت نے آپؐ کی بشری نسبت کے طفیل یہ اعلان کر دیا کہ جب تک آپؐ بشری دنیا میں رونق افروز ہیں کسی بشر پر عذاب نازل نہیں کیا جائے گا چنانچہ قرآن پاک میں ہے کہ جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے آیات قرآن پیش کیں تو کفار نے انکار کیا اور ابو جہل نے کہا۔

اللهم ان كان هذا هوالحق من عندك فامطر علينا حجارة من السماء اوائتنا بعذاب اليم

(الانفال : ۳۲)

ترجمہ :۔ اے اللہ اگر یہی (قرآن) تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسایا کوئی دردناک عذاب ہم پر لا۔

سابقہ امم پر ان کے انبیاء کی موجودگی میں ہی عذاب ہوا اور بعض کو ہلاکت سے دوچار ہونا پڑا مگر یہاں رب تعالیٰ نے انا بشر مثلکم کا اعلان کرنے والے اپنے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام کی امت دعوت ہونے کی نسبت کے طفیل فرمایا۔

وما كان الله ليعذبهم و انت فيهم

(الانفال : ۳۳)

ترجمہ :۔ اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔

حضور اکرم ﷺ جتنا عرصہ حلیہ بشری میں اس دنیا میں رونق افروز رہے اللہ تعالیٰ نے اس عرصہ حیات کی قرآن میں قسم یاد فرما کر آپ کی حیات

بشری کو لامثل کر دیا چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"لعمرک انھم لفی سکرتھم یعمھون

(الحجر: ۷۲)

ترجمہ :۔ اے محبوب! تمہاری حیات کی قسم بے شک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے "انا بشر مثلکم" فرما کر نہ صرف بشریت کو عروج بخشا بلکہ حیات بشری میں آپ جس شہر میں تشریف فرما رہے اسے بھی عزت بخشی ایسی عزت کہ خود خالق کائنات نے اس شہر کی قسم اٹھائی چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"لا اقسم بھذا البلد وانت حل بھذا البلد ○

(البلد: ۱۔ ۲)

ترجمہ :۔ مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

حضور ﷺ نے "انا بشر مثلکم" کا اعلان مکہ مکرمہ میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام کی نسبت اور رضا کی خاطر تاقیامت مکہ مکرمہ کو حرمت والا قرار دیا اور مسلمانوں کو اسی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کا حکم جاری کر کے اپنے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام کے اعلان بشریت کو بھی لامثل کر دیا۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وحیث ماکنتم فولوا وجوھکم شطرہ"

(البقرہ: ۱۴۴)

ترجمہ :۔ اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں بھی ہو نماز میں اپنا منہ اسی مسجد حرام مکہ مکرمہ کی طرف کرو۔

قرآن کریم کی تصریحات کے پیش نظر ئمہ اوت اور فقہائے کرام نے ایمانیات کے باب میں بیان فرمایا ہے کہ کسی شخص کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا

جب تک وہ حبیب خدا ﷺ کو باعتبار صورت و سیرت روئے زمین پر ابد آلاباد تک پیدا ہونے والے تمام انسانوں سے افضل و اکمل تسلیم نہ کرے

(جمع الوسائل شرح الشمائل، ج ا، ص ۷۲)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہر مسلمان حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی صورت و سیرت کو کل کائنات میں ازل تا ابد معجزہ جانے آپؐ کو انسانیت کی جان اور تمام انسانوں میں افضل و اکمل مانے خود کو یا کسی انسان کو آپ سانہ جانے یہی ایمان ہے۔

یہی سر ایمان ہے۔

بلکہ یہی جان ایمان ہے

بے شک سچ کہا عاشق صادق امام احمد رضا نے کہ

اللہ کی سرتا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ!!
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ!!

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میں نے آپ کی بچپن ایک ادا مبارک دیکھی تھی۔

رایتک فی المھد تناغی القمر و تشیر الیہ باصبعک فحیث اشرت الیہ مال قال انی کنت احدثہ و یحدثنی وتلیھنی عن البکاء واسمع وجبتہ حین یسجد تحت العرش

(الخصائص الکبریٰ للسیوطی: ص ۵۳)

ترجمہ:۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ گھوارے میں لیٹے ہوئے چاند سے باتیں کر رہے ہیں اور جس طرف آپ انگلی مبارک سے اشارہ فرماتے ہیں چاند اسی طرف ہو جاتا تھا فرمایا میں اس سے باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور

میں اس کے گرنے کی آواز سنتا تھا جبکہ وہ عرش الٰہی کے نیچے سجدے میں گرتا تھا۔
اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں

کھیلتے تھے چاند سے بچپن میں آقا اس لئے
یہ سراپا نور تھے وہ تھا کھلونا نور کا
چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

دست مبارک

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ احد میں حضرت قتادہ بن نعمان آنکھ میں تیر لگا اور آنکھ کا ڈھیلا رخسار پر بہہ آیا۔

فاتی بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فقال ان شئت صبرت لک ولک الجنہ وان شئت رد دتھما و دعوت اللہ لک فلم تفقد منھا شیئا فقال یارسول اللہ ان الجنہ لجناء جمیل وعطاء جلیل و لکن ان لی امداہ احبھا واعشیٰ ان راتنی تقد رنی ای تکرھتی ولکن تردھا و تسال اللہ لی الجنہ قال افعل یا قتادۃ فاخذھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بیدہ وررھا الی موضعھا وقال اللھم اکبسہ جمال فکانت احسن عینیہ احملما و اقواھما حسنا ای احسن عنیہ

(حوالد)

ترجمہ :۔ تو وہ اس کو لے کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا گر صبر کرو تو تمہارے لئے جنت میں ہے اور اگر چاہو تو اس کو لوٹا کر تمہارے لئے دعا کروں پھر تم اس میں کوئی کمی نہیں پاؤ گے۔ حضرت قتادہ نے عرض کیا یارسول اللہ بلاشبہ جنت ایک جزائے جمیل اور عطائے جلیل ہے لیکن میری ایک عورت ہے جس کو میں محبوب رکھتا ہوں مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مجھ کو اس حال میں پسند نہیں کرے گی لہٰذا آپ اس کو لوٹا بھی دیجئے اور میرے لئے اللہ سے جنت بھی مانگیے۔ فرمایا بہت اچھا پس آپ نے اپنے دست کرم سے اس کو پکڑ کر اس کی جگہ چشمخانہ میں رکھ دیا اور فرمایا اے اللہ اس کو بہت اچھا بنا دے تو ان کی وہ آنکھ حسن و جمال اور قوت کے لحاظ سے دوسری آنکھ سے بہت اچھی تھی۔

اس کی وجہ ظاہرا یہی معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا کہ اس کے

حبیب ﷺ کی شان محبوب عالم میں ممتاز اور نمایاں رہے یہی وجہ ہے کہ اس کے ہاتھ کی بنائی ہوئی آنکھ کا حسن بڑھا دیا حضرت نعمان بن قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں گئے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا من انت یافتی اے نوجوان تو کون ہے حضرت نعمان بن قتادہ فرماتے ہیں۔

انا ابن الذی سالت علے الخدعینه
لددت بکف المصطفٰے احسن الرد
فعادت کما کانت لاحسن حالها
فیا عینا عینا و یا حسنها اید

میں اس کا بیٹا ہوں جس کی آنکھ کا ڈھیلا جنگ احد کے دن رخسارے پر بہہ آیا تھا تو پیارے مصطفٰے ﷺ نے اپنے دست کرم سے اس کو پھر اس کی جگہ رکھ دیا تھا تو وہ آنکھ پھر ویسی ہی ہو گئی۔ جیسی کہ پہلے تھی بلکہ اس سے بھی بہت اچھی حالت میں ہو گئی۔ (اے سننے والے) کیا اچھی تھی وہ آنکھ اور کیا اچھا تھا وہ ہاتھ (شرح شفاء ملا علی قاری زرقانی المواہب ص ۵ - ۱۸۶) یہ سن کر حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت عزت کی اور مہربانی فرمائی۔

حضرت امام اعظم امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

وردت عین قتادة بعدا العمٰی
وابن الحصین شفتیه بشفاک

اور آپ نے (یارسول اللہ) حضرت قتادہ کی نکلی ہوئی آنکھ کو لوٹا دیا تھا اور ابن الحصین کو آپ سے تندرستی حاصل ہوئی (قصیدہ النعمان)

حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

انی اعطیت مفاتیح خزائن الارض اومفا تیح الارض

(بخاری: ۲۔ ۵۵۸ و ۲۔ ۹۷۵) (مسلم: ۲۔ ۲۹۰)

ترجمہ:۔ بے شک میں زمین کے تمام خزانوں کی چابیاں دیا گیا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اتیت خزائن الارض فوضع فی یدی

(مسلم: ص ۲۔ ۲۴۴)

ترجمہ:۔ میں زمین کے تمام خزانے دیا گیا ہوں اور وہ میرے ہاتھ میں رکھ دیئے گئے۔

(بخاری: ۲۔ ۱۰۴۲) (مسلم: ۲۔ ۲۴۴)

بدن کی خوشبو مبارک

رسول کریم ﷺ کے اصاف حمیدہ میں سے ایک ذاتی وصف یہ بھی تھا کہ خوشبو لگائے بغیر آپ کے بدن سے خوشبو آتی کہ کوئی خوشبو اس کا مقابلہ نہیں کرتی تھی، آپ کا پسینہ مبارک بھی بہت ہی خوشبودار ہوتا تھا۔ بوجہ لطافت آپ کے بدن مبارک پر کپڑا میلا نہ ہوتا تھا آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آپ پیدا ہوئے تو آپ سے اس قدر تیز خوشبو کستوری کی انند آئی کہ سارا گھر مہک گیا۔

(زرقانی علی المواہب ۴ - ۲۲۳)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

ولا سمعت مسله ولا عنرة اطيب رائجه من رائحه رسول الله ﷺ

ترجمہ :۔ میں نے عنبر، کستوری اور کسی خوشبو کو بوئے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ خوشبودار نہ پایا۔ (بخاری : ۱ - ۳۶۴)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کہ حضور ﷺ نے میرے جسم پر اپنا دست مبارک پھیرا۔

فوجدت ليده بردا وريحا كانما اخرجها من جونه عطار

(مسلم : ۲ - ۲۵۲)

ترجمہ :۔ تو میں نے آپ کے دست مبارک کو برف کی طرح ٹھنڈا اور ایسا خوشبودار پایا کہ گویا آپ نے اپنا ہاتھ عطار کے صندوقچہ سے نکالا ہے۔

(مسلم شریف : ص ۲ - ۲۵۲)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب

كنت اصافح رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اويمس جلدى جلده فاتصرحه بعد في يدى وانه لاطيب (زرقانی علی المواهب : ص ۴ - ۱۸۳)

ترجمہ :۔ میں حضور ﷺ سے مصافحہ کرتا یا میرا بدن آپ کے ساتھ مس

کرتا تو میں اس کا اثر بعد میں اپنے ہاتھوں میں پاتا کہ وہ کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوتے۔

حضرت جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ کر تشریف لائے۔

نجعل الناس یا خذون یدیه فمسحون بها وجوههم قال فاخذت بیده فوضعتها علٰی وجهی فاذا هی ابرد من الثلج واطیب رائحه من المسک

(زرقانی علی المواہب: ص ۲۔ ۱۸۴)

ترجمہ:۔ تو لوگ آپ کے مبارک ہاتھوں کو چھونے لگے تو میں نے بھی آپ کا ہاتھ اپنے چہرہ پر رکھا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیه و آله وسلم اذهد اللون کان عرقه اللولوء

(بخاری و مسلم)

ترجمہ:۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ سفید و روشن تھا۔ پسینہ کی بوند آپ کے چہرہ پر ایسی نظر آتی جیسے موتی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی کبھی دوپہر کے وقت ہمارے گھر تشریف لا کر آرام فرماتے جب آپ سو جاتے تو آپ کو پسینہ آجاتا اور میری والد پسینہ مبارک کی بوندوں کو شیشی میں جمع کر لیتں ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا کرتے دیکھا تو فرمایا اسے ام سلیم یہ کیا کرتی ہو؟

قالت هذا عرقک نجعله فی طیبنا وهو من اطیب

(مشکوۃ: ص ۵۱۷)

ترجمہ:۔ انہوں نے عرض کیا یہ حضور کا پسینہ ہے ہم اسے عطر میں ملائیں گے

اور یہ تو سب عطروں اور خوشبوؤں سے بڑھ کر خوشبودار ہو جائے گا۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ مجھے اپنی بیٹی کا نکاح کرنا ہے اور میرے پاس خوشبو نہیں ہے آپ کچھ عنایت فرما دیں فرمایا کل ایک کھلے منہ والی شیشی لے آنا دوسرے روز وہ شخص شیشی لے آیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں بازوؤں سے اس میں پسینہ ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ بھر گئی پھر فرمایا کہ اسے لے جا اور بیٹی سے کہہ دینا کہ اس میں سے لگا لیا کرے۔

فکانت اذا تطیب بہ یشم اھل المدینہ رائحہ ذالک الطیب فسموا بیت المطیبین

(زرقانی : ۴ ۔ ۲۲۴ خصائص کبریٰ ۱ ۔ ۶۷)

ترجمہ :۔ حضرت جابر و حضرت انس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اذامر فی طریق من طرق المدینہ وجد وامنہ رائحہ الطیب و قالو امر رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم من ھذا الطریق

(دلائل النبوت ص ۳۸۰، خصائص الکبریٰ ۱ ۔ ۶۷، زرقانی ۶ ۔ ۲۲۴)

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

عنبر زمیں عبیر ہوا، مسک تر غبار
ادنیٰ سی یہ شناخت تری رہگزر کی ہے

ترجمہ :۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا تو
سطعت اریح طیبنہ لم نجد مثلھا قط

(شفاء شریف : ۱ ۔ ۴۱)

ترجمہ :۔ آپ سے ایسی پاکیزہ خوشبو پھیلی کہ ہم نے اس کی مثل کبھی نہیں پائی۔

اب بھی مدینہ منورہ کے در و دیوار اور وہاں کی خاک مبارک سے خوشبوئیں آرہی ہیں جنہیں محبان و عاشقان جناب محمد مصطفےٰ ﷺ شامہ محبت سے محسوس کرتے ہیں۔

ابن بطال کا قول ہے کہ جو شخص مدینہ منورہ میں رہتا ہے وہ اس کی خاک مبارک اور درو دیوار سے خوشبو محسوس کرتا ہے وفاء الوفا شیخ الاسلام السہودی اور یاقوت نے کہا ہے کہ من جملہ خصائص مدینہ اس کی ہوا کا خوشبودار ہونا ہے اور وہاں کی بارش میں بوئے خوش ہوتی ہے جو کسی اور جگہ کی بارش میں نہیں ہوتی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سوار کیا تو میں نے آپ کی مہر نبوت کو چوم لیا۔

فکان ینم علی مسگا

(شفاء شریف : ۱۔ ٦٠)

ترجمہ :۔ تو مجھ پر کستوری کی سی خوشبو پھیلی

چونکہ آپ کا بدن شریف قدرتی طور پر انتہائی خوشبودار تھا' اس لئے بدن شریف کا پسینہ مبارک بھی بے حد خوشبودار تھا چنانچہ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

کان عرقه فی وجهه مثل اللولو اطیب من المسک

(خصائص کبریٰ :۱۔ ٦٧)

ترجمہ :۔ کہ آپ کو پسینہ آتا تو پسینہ کے قطرے چہرہ مبارک سے موتیوں کی طرح گرتے جو کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

ولا شممت مسکا قط ولا عطر کان اطیب من عرق النبی صلی اللہ علیه

و آلہ وسلم

(شمائل ترمذی)

ترجمہ :۔ میں نے کبھی کوئی کستوری اور کبھی کوی عطر ایسا نہیں سونگھا جو نبی اکرم ﷺ کے پسینہ مبارک سے خوشبو دار ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ازھر اللون کان عرقہ اللوء لوء

(مشکوۃ : ص ۵۱۶)

ترجمہ :۔ حضور ﷺ کا رنگ سفید روشن تھا پسینے کی بوندیں حضور ﷺ کے چہرہ اقدس پر ایسی نظر آتی جیسے موتی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

قلت یارسول اللہ انک تدخل الخلاء فاذا حرجت دخلت اترک فم اری شیئا الا انی اجد رائح المسک قال انا معاشر الانبیاء تبت احبساد ناعلٰی ارواح اھل الجنہ ضما خرج فیھا من شئی ابتلعتہ الارض

(الخصائص الکبری : ۱ ۔ ۷۰)

ترجمہ :۔ ایک دن میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے ہیں جب آپ واپس آتے ہیں تو میں اندر جاتی ہوں مجھے وہاں اور تو کچھ نظر نہیں آتا مگر یہ کہ وہاں سے کستوری سی خوشبو آتی ہے۔ فرمایا ہم پیغمبروں کے وجود بہشتی روحوں کی صفت پر پیدا کئے جاتے ہیں۔

یعنی خبتیوں کی روحوں میں جو لطافت و پاکیزگی اور خوشبو ہوتی ہے وہ ہمارے جسموں میں ہوتی ہے اس لئے ہمارا بول براز اور پسینہ وغیرہ خوشبو ہوتا ہے اور جس جگہ پڑتا ہے اسے معطر کر دیتا ہے اور ان سے جو کچھ نکلتا ہے اسے زمین اپنے اندر جذب کرلیتی ہے۔

حضور پرنور پیکر جمال و جلال، شاہکار ربوبیت ﷺ کے دس خصائص مبارک

۱۔ ماوقع ظله علی الارض
آپ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا۔

۲۔ لم یجلس الذباب علیه قط
آپ کے جسم اقدس پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی۔

۳۔ ماظهر بوله علی الارض
آپ ﷺ کا بول مبارک کبھی زمین پر ظاہر نہیں ہوا۔

۴۔ لم یحتلم قط
آپ کو کبھی احتلام نہیں ہوا۔

۵۔ لم یثاوب قط
آپ کو کبھی جمائی نہیں آئی۔

۶۔ لم یصدب دابه ربها قط
آپ جس جانور پر سوار ہوئے وہ کبھی نہیں بھاگا۔

۷۔ تنام عینه ولا ینام قلبه قط
آپ کی آنکھیں سوتی ہیں دل کبھی نہیں سوتا۔

۸۔ ولد منختون
آپ ﷺ ختنہ شدہ پیدا۔

۹۔ ینظر من خلفه کما ینظر من امامه
آپ جیسے آگے دیکھتے ویسے پیچھے دیکھتے۔

۱۰۔ کان اذا جلس بین قوم کنفا اعلیٰ منہ

جب آپ ﷺ کسی قوم میں بیٹھتے تو ان سب سے اونچے معلوم ہوتے۔

(المترجی بالقبول خدمتہ قدم الرسول ﷺ ص ۱۴۴)

آپ کے جسم پاک کا سایہ' دیکھو زمیں پہ آئے کیوں
عقل کے اندھوں کو پھر کیسے' راز سمجھ میں آئے کیوں۔
کیا مجال کہ جسم مبارک' پر مکھی بھی بیٹھ سکے
بول و براز بھی آپ کا ایسا' نظر کسی کو آئے کیوں۔
کیسے نور کو آئے جمائی پورا جسم نورانی ہے
جس پہ آپ سوار ہوں آقا' سر وہ بھلا اٹھائے کیوں
آنکھیں سوئیں پر دل جاگے' کیسی شان نرالی ہے
یہ سب عقل سے بالا تر ہے' عقل میں یہ سب آئے کیوں۔
سب سے اونچے سب سے اعلیٰ قامت نور کی سبحان اللہ
آپ کے سامنے پست ہے عالم' درجہ دوسرا پائے کیوں۔
جسم مبارک پاک منزہ' آنکھیں نور کا ھالہ ہیں
آگے پیچھے ایک سا دیکھیں' کوئی تجھے سمجھائے کیوں۔
اختر آئے بشر وہ بن کر سر سے پاتک معجزہ ہیں
تو کیا جانے شان محمد تیری سمجھ میں آئے کیوں۔
شاہ دو عالم نور مجسم اختر میرے حامی ہیں
آپ کا وہ دربار سخی ہے خالی در سے جائے کیوں۔

(محمد اختر امیری چشتی)

امام اعظم ابو حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

والذئک جاء ک والغزاله قداتت
بک تستجه و تحتمی بحماک

اور بھیڑیے نے آپ کے پاس آکر آپ کی تصدیق کی اور ہرنی نے بحالت قید آپ سے پناہ مانگی اور وہ اظہار شادمانی کرتی تھی۔

ولذا الوحوش اتت الیک و سلمت
وشکا البعید الیک حین راک

اور اس طرح وحشی جانوروں نے آکر آپ کو سلام کیا اور اونٹ نے جب آپ کو دیکھا تو آپ کے حضور اپنے حال کی شکایت کی۔

ودعوت اشجاراً اتتک مطیعه
وسعت الیک مجیه لتداک

اور اپنے درختوں کو بلایا تو وہ تعمیل ارشاد کرتے ہوئے آپ کے حضور دوڑ کر حاضر ہوئے اور آپؐ کی صداقت کی گواہی دی۔

وعلیک نظلت انعمامه فی الوری
والجزع عن الے کریم لقاک

اور بادلوں نے آپ پر سایہ کیا اور ستون حنانہ آپ کے فراق میں رو دیا
(قصیدۃ النعمان)

قارئین کرام!

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جن اعضاء مبارکہ کا ذکر قرآن مجید میں آیا، جن اعضاء مبارکہ کی اللہ تعالیٰ نے قسمیں کھائیں اپنے دل سے پوچھے کیا ان پر شیطان کا وار چل سکتا ہے، کیا کوئی دو ٹکے کا یہودی جادوگر ان پر اثر انداز ہو سکتا ہے انشاء اللہ میری طرح آپ کا دل بھی گواہی دے گا نہیں کبھی نہیں۔ دعا ہے اللہ

تعالیٰ اپنے محبوب کریم ﷺ کے جسم اقدس کے طفیل میرے ان چند لفظوں کو قبول فرمائے۔

ربنا اغفر لی والو الدیہ وللمومنین یوم یقوم الحساب وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ وسلم

میرے ہاتھوں اور لبوں سے خوشبوئیں جاتی نہیں
میں نے اسم محمد کو لکھا بہت چوما بہت

احقر الانام
محمود احمد ساقی لاہور

فہرست مضامین

رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر جادو کا اثر نہ ہوا تھا

روئے سخن

روایات اور راوی حضرات کا کیریکٹر

ہے اسی میں شریعت کی حفاظت ہے

۱۴۔ امام اعظم ابو حنیفہ کا پیمانہ روایت

۱۵۔ راوی حضرات نے اپنی طرف سے "اضافہ" کیا

۱۶۔ راوی ہشام کا تعارف۔ (مرکزی اور اصلی راوی)

۱۷۔ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خود فرمایا۔ نہیں

۱۸۔ کیا حضرت علیؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت عمارؓ نے اس واقعہ کے بارے میں کچھ فرمایا۔ نہیں

۱۹۔ یہود کے کارنامے

۲۰۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی نظر میں بخاری و مسلم

۲۱۔ یہود کا جادو کرنے کا مقصد کیا تھا اور وہ بھی اعلان نبوت کے بیس سال بعد

حصہ دوم

جادو کی کہانی کو رد کرنے والے فضلاء کرام اپنے اور غیر

۱۔ امام ابو بکر رازی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ سید قطبؒ

۳۔ قرآن حکیم سے تصادم والی خبر احاد کو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے رد کر دیا

۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دیدار الٰہی کی نفی والی روایت اس لئے علمائے کرام نے رد کر دی کیونکہ وہ قرآن حکیم اور وصف نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خلاف تھی۔

حصہ سوم

جادو شیطانی عمل ہے (عقیدہ)

۱۔ جادو کیا ہے۔ (معجزہ اور جادو میں فرق)

۲۔ شیطان کا اقرار (تیرے مخلص بندوں پر میرا داؤ نہ چلے گا)

۳۔ نزول معوذتین (الفلق ۔ الناس) ۔ کب؟ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں

۴۔ مفسرین کا اپنی ہی تفاسیر میں تضاد یعنی معوذتین کا نزول تو "مکی" لکھتے ہیں لیکن تفسیر کرتے وقت جادو کے واقعہ کا ذکر جو بقول ان کے مدینہ منورہ میں ہوا۔ لکھ دیتے ہیں۔

۵۔ معجزہ اور جادو

۶۔ جادو شیطانی عمل ہے

۷۔ شیطان کے کارنامے

۸۔ احتلام بھی شیطان کا پیدا کردہ فعل ہے (جو ذہن کو متاثر کرتا ہے)

۹۔ شیطان کا داؤ کمزور ہے

۱۰۔ شیطان پر اولیائے کرام نے غلبہ پایا

۱۱۔ جادو زدہ شخص دین سے لاتعلق ہو جاتا ہے

۱۲۔ آقا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جادو سے محفوظ رہنے کے طریقے بتائے

حصہ چہارم

عقیدہ کا معاملہ

۱۔ انبیاء کرام پر جادو اثر انداز نہیں ہو سکتا

۲۔ رسول کریم کو (جادو زدہ) مسحور کہنا کفار کا عقیدہ ہے

۳۔ جادو کا اثر ہونے کے مذکورہ ٹائم ٹیبل کے دوران آقا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مصروفیات ۔ یہ واقعاتی شہادتیں ہیں جو جادو کے اثر ہونے کو رد کرتی ہیں

۴۔ حیثیت رسالت و بشریت علیحدہ علیحدہ نہیں ہیں

۵۔ حضرت موسیٰ علیہ سلام کے واقعہ کو سمجھنے کی کوشش کریں

۶۔ قلب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

۷۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ (واللہ یعصمک من الناس)

۸۔ انبیائے کرام (موسیٰ ۔ صالح ۔ شعیب) کے کافروں نے انہیں مسحور کہا

۹۔ میرا ساتھی مطیع ۔ تابعدار (**استسلم**) ہو گیا ہے۔ فرمان رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

۱۰۔ **امت مسلمہ کا اجماع :۔** رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شیطان کے شر سے محفوظ ہیں جو کسی بھی طریقہ یا قسم یا طرز سے نہ تو جسم اقدس پر اثر انداز ہو سکتا ہے اور نہ ہی خیال (ذہن) میں وسوسہ کے ذریعے قلب اقدس اور طبیعت اقدس پر اثر انداز ہو سکتا ہے (قاضی عیاض ؒ نے چھٹی صدی ہجری میں اپنی کتاب الشفاء' میں لکھا ہے)

۱۱۔ **مسحور تو ساحر بھی ہوتا ہے :۔** اگر کوئی مسحور مانے تو کفار کا یہ الزام کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ساحر ہیں (معاذ اللہ) کی تصدیق ہوتی ہے۔

۱۲۔ جسم اقدس کے تمام اعضاء تو خود ایک معجزہ ہیں اور جادو ان پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔

۱۳۔ حضرت داتا گنج بخش ؒ کی نعلین کے نیچے جادوگر رائے راجو

۱۴۔ حضرت معین الدین چشتی ؒ کی نعلین مبارک کے نیچے جادوگر "جے پال"

۱۵۔ **جادوگراں فرعون :۔** جادوگر جے پال اور رائے راجو ناکامی کے بعد بالآخر ایمان لے آئے۔

۱۶۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صحابی حضرت اسید بن ابی یاس رضی اللہ عنہ کے جسم کے اعضاء یعنی چہرہ کی کرامت جب اندھیرے گھر میں قدم رکھتے تو گھر روشن ہو جاتا۔

فہرست مضامین

حصہ پنجم

جسم اقدس کے معجزہ ہونے کا انکار (توبہ۔ توبہ)

جادو زدہ ماننے سے مندرجہ ذیل قرآنی آیات کی نفی ہوتی ہے (معاذ اللہ)

(۱) علم مبارک کی نفی (معاذ اللہ) (۲) حاضر و ناظر ہونے کی نفی (معاذ اللہ)
(۳) اختیارات میں بے بسی (معاذ اللہ) (۴) نورانیت میں تنقیص (معاذ اللہ)
(۵) جسم اقدس کی توہین (معاذ اللہ) (۶) بال مبارک کی توہین (معاذ اللہ)
(۷) فضیلت کی توہین۔ کہ نبی اسرائیل کے نبی پر جادو اثر نہ کرے عصاء حفاظت کرے سید الانبیاء پر جادو اثر کر جائے (استغفر اللہ) (۸) حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ پہ جادو اثر نہ کرے (۹) خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ پہ جادو اثر نہ کرے

۱۰۔ کفار کا الزام کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ساحر ہیں:۔ (نقل کفر کفر نہ باشد۔ معاذ اللہ) کی تصدیق ہوتی ہے۔

۱۱۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دلوں کی باتیں بتائیں۔ سینکڑوں واقعات بلکہ امتی اولیائے کرام نے علم غیب کی باتیں بتائیں۔

۱۲۔ لبید جادو گر کی بہنوں نے کہا:۔ اگر وہ نبی ہوں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا اور اگر نبی نہ ہوئے تو یہ سحر (ان کے دشمنوں کو) دیوانہ کرے گا اور ان کی عقل جاتی رہے گی۔ (نقل کفر کفر نہ باشد) لیکن یہ روایت کہتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو چھ ماہ یا سال تک پتہ نہ چلا (معاذ اللہ) جس سے نبوت کی (معاذ اللہ) نفی ہوتی ہے یہی بات تو یہود ثابت کرنا چاہتے تھے۔

۱۳۔ خیبر میں یہودیہ زینب نے بھی اقرار علم نبی کریم کیا تھا:۔ کہ اگر نبی ہوئے تو زہر کا پتہ چل جائے گا اور واقعی گوشت کے ٹکڑے نے بتا دیا کہ اس

میں زہر ملا ہوا ہے۔ ہیں ناں علم نبی اور نبوت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی دلیل۔

۱۴۔ جادو کا اثر ماننے والو: ۔ سنو

۱۵۔ **قرآن حکیم کی تکمیل کے متعلق ایک سوال** قادیانیوں کا قرآن حکیم پر حملہ انہوں نے اس روایت کے ایک حصہ یعنی یادداشت کے کھو جانے کی بنا پر کیا ہے

حصہ ششم

خلاصہ کلام

۱۔ حرف آخر
۲۔ سوالات کا جواب دو
۳۔ جادو کا اثر جسم اقدس پر ماننے والو سنو
۴۔ عرض ساقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

روئے سخن

۱۔ اعلان نبوت سے لے کر آج تک گستاخان رسول کریم ﷺ کفار مکہ مکرمہ یہود و نصاریٰ اور آج کل کے بدمذہب لوگوں کا یہ وطیرہ رہا ہے کہ ہمارے آقا ﷺ نور مجسم رحمتہ للعالمین رؤف رحیم کی شان نبوت و منصب رسالت کو گھٹا کر پیش کیا جائے اور دوسرے لوگوں کو اس پر قائل کیا جائے۔ ایسی ایسی جھوٹی داستانیں گھڑ کر پیش کرتے ہیں کہ دوسرا اسے سچ سمجھے جن کو عرف عام میں اسرائیلیات کہتے ہیں۔ Intelligence (جو کہ ذہانت کے حوالے سے ایک حساس شعبہ ہے) والے اپنی تعلیم میں یہ بات پڑھاتے ہیں کہ اتنا جھوٹ بولو اور اس سٹائل سے جھوٹ بولو کہ وہ سچ لگے۔ چنانچہ اس اصول کی بنا پر مخالفین رسول ﷺ نے اعلان نبوت کے فوراً بعد ہی ایسی ایسی من گھڑت داستانیں بنائیں کہ اب وہ مختلف روایات کی صورت میں احادیث اور سیرت طیبہ کی کتابوں میں ملتی ہیں اور پڑھنے والے سادہ لوح شخص کا دماغ الجھ کر رہ جاتا ہے کہ وہ واقعی سچ ہو گا۔

۲۔ روایات کے متعلق بھی آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں میری سنت (مشہورہ) اور قرآن حکیم پیش کرو۔ اگر اس کے موافق نہ ہوں تو اسے پھینک دو۔ کیونکہ ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ ایسی ایسی حدیثیں پیش کریں گے جو تمہارے باپ دادا نے نہ سنی ہوں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ روایات کو پرکھنے کے لئے کئی عقلی و نقلی دلائل پر پورا اترنا بھی ضروری ہے جن کا تفصیلاً ذکر آئے گا پھر راوی حضرات کے کیریکٹر کے متعلق کہ ان کی کیا شہرت ہے یعنی جھوٹے تھے یا سچے۔ یا جب انہوں

نے یہ روایات لکھیں تو دوسرے بیرونی عوامل کس کس صورت میں ان کے پیچھے کار فرما تھے۔ ان سب نکات کی پڑتال ضروری ہے۔ ہر روایات کو آنکھیں بند کر کے مان لینا کہاں کی عقل مندی ہے۔

۳۔ اب اس جادو والی داستان بچگانہ کو ہی لیجئے۔ بچگانہ اس لئے کہ چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کو ایسی کہانی سنا کر محفوظ کیا جا سکتا ہے لیکن اہل علم کے سامنے ایسی نامعقول من گھڑت کہانی پیش کرنا بیکار ہے۔ خصوصاً جب آقا ﷺ کی ذات اقدس کے متعلق ہو اور پھر حیثیت نبوت اور حیثیت بشریت (جو کہ باہم ہیں) کو زیر بحث لایا جائے۔۔۔ اور اسے ایک شیطانی عمل کے ذریعے ایک رحمانی منصب کی بلندیوں کو کم کر کے عام انسانوں کی سطح پر لایا جائے اور یہ یاد نہ رکھا جائے کہ نبوت کا ایک کمال معجزات ہیں (جو عام انسانوں سے ظہور پذیر نہیں ہوتے) اور معجزہ جادو سے افضل ہوتا ہے اور جادو پر غالب آجاتا ہے۔

۴۔ اگر جادو کے ذریعے منصب رسالت کے فرائض کو ساقط کیا جا سکتا تھا تو پھر وقتوں (Periodically) میں جادو کرتے رہتے اور نظام نبوت کو چلنے نہ دیتے (یہ تو بہت آسان طریقہ تھا) لیکن یہی بات خلاف عقل اور قانون قدرت کے منافی ہے اور ویسے بھی قرآن حکیم سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء کرام پر جادو اثر نہیں کر سکتا۔

۵۔ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ اگر کوئی ایسی بات کہے جس میں رسالت و نبوت کا تحفظ ہوتا ہو یعنی کہ شان رسالت کے خلاف نہ ہو تو اسے محض یہ کہہ کر رد کر دیں کہ یہ معتزلہ کا عقیدہ ہے چاہے اس کے رد کے دلائل دیتے وقت اوصاف حمیدہ مثلاً علوم مبارک کی نفی کا ارتکاب ہو جائے تو یہ کہاں کی عقل مندی ہے۔ جیسا کہ اس روایت کے متعلق عموماً لوگ کہہ رہے ہیں۔

۶۔ فرمان محمد مصطفےٰ رحمتہ للعالمین رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے انا حبیب اللہ ولا فخر میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور میں فخریہ نہیں کہتا۔ ہمارے

آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مقام رسالت جو کہ اللہ تعالیٰ کے بعد بلند ترین منصب (POST) ہے اس پر فائز ہیں اس میں نہ کوئی کمی ہے اور نہ کجی کی گنجائش۔ گویا کہ اکمل ہے۔ دیکھ لیں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس' صفات' کمالات و معجزات میں نکتہ چینی کی جا رہی ہے یہ سب باتیں مذمت کے زمرہ میں آتی ہیں گویا کہ کفار و مشرکین کے وطیرہ کی طرح مذمم کہا جا رہا ہے (معاذ اللہ) لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو محمدؐ ہیں (مذمم نہیں) یہ تمام باتیں تقریروں اور تحریروں کی صورت میں ہو رہی ہیں (نقل کفر کفر نہ باشد) اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔

۷۔ قرب قیامت کی نشانیاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلا دیں کہ فتنوں کی بارش ہو گی۔

قال الا ان شر شر العلماء و خیر الخیر خیار العلماء (مشکوۃ ج ۱ ص ۲۲۵ باب العلم) فرمایا آگاہ رہو کہ بدترین شریر برے علماء ہیں اور اچھوں سے اچھے بہترین علماء ہیں۔

ایک اور حدیث پاک ہے (مشکوۃ ج ۱ ص ۲۲۹ کتاب العلم)

روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عنقریب لوگوں پر وہ وقت آئے گا جب اسلام کا صرف نام اور قرآن کا صرف رواج ہی رہ جائے گا ان کی مسجدیں آباد ہوں گی مگر ہدایت سے خالی ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین خلق ہوں گے ان سے فتنہ نکلے گا اور ان ہی میں لوٹ جائے گا۔

۸۔ اب یہی کچھ ہو رہا ہے :۔ ہمارے محبوب رسول کریم نور مجسم رحمۃ للعالمین رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس' صفات' کمالات و معجزات میں لوگ منبر پر بیٹھ کر گلا پھاڑ پھاڑ کر مندرجہ ذیل گمراہ کن نکتہ چینی

کرتے ہیں خود تو گمراہ ہیں دوسروں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔ ذرا ملاحظہ فرمائیں کوئی کہتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم (معاذ اللہ۔ استغفراللہ) نقل کفر کفر نہ باشد

الف۔ مذنب (گنہ گار) ہیں ب۔ معتوب (عتاب زدہ) ہیں

ت۔ مجبور (یعنی جبریل علیہ سلام کے آئے بغیر کچھ نہ جانتے تھے) تھے علم کے معاملہ میں ث۔ معدوم (وجود ختم ہو چکا ہے)

ج۔ میت (مر گئے ہیں) ح۔ غبورا (مٹی ہو گئے ہیں)

خ۔ ضالاً (بہت گمراہ ہیں) د۔ مثلکم (اپنے جیسے ہے)

ذ۔ مسحورا (جادو زدہ ہے) ر۔ بے اختیار ہے

۹۔ بندہ نے اس کتاب میں اس جادو والی کہانی کا پوسٹ مارٹم قرآن حکیم و احادیث پاک اور عقلی دلائل کی روشنی میں کیا ہے تاکہ وہ پڑھے لکھے حضرات جو اپنے آپ کو عالم کہلواتے ہیں اور منبر رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر بیٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی شان رسالت میں نقص نکالنے کے لئے گلا پھاڑ پھاڑ کر کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر جادو اثر کر گیا گیا تھا یادداشت بہک گئی۔ بال (مبارک) جھڑ گئے گویا کہ جسم اقدس کے معجزہ ہونے کا انکار کر رہے ہیں حالانکہ جسم اقدس کے ایک ایک اعضاء مبارک معجزہ ہے۔

۱۰۔ **امتی اولیائے کرام پر جادو اثر نہ کرے :۔** رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے امتی اولیائے کرام حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ پر جادو گر وار کرتے کرتے تھک جائیں لیکن جادو اثر نہ کرے جادو گر جے پال، حضرت معین الدین چشتیؒ کی جوتی کی نوک کے نیچے زمین پر آجائے۔ دیکھنے کی بات ہو تو حضرت غوث اعظم فرمائیں۔ عینی فی اللوح المحفوظ میری آنکھ لوح محفوظ میں دیکھتی ہے اور بالاخر اپنی ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے۔

مسلمان ہو جائیں بیعت کر کے مرید بن جائیں۔ لیکن جو سید الانبیاء ہیں ان کے جسم اقدس پر جادو اثر کر جائے (معاذ اللہ) یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔

۱۱۔ مفسرین حضرات سورۃ الفلق اور الناس کو نزول کے لحاظ سے مکی، سورتیں لکھتے ہیں لیکن تفسیر کرتے وقت جادو والی روایت منسلک کر دیتے ہیں جو بقول راویان مدینہ منورہ میں سے حدیبیہ کے بعد ہوا۔ ہے ناں تضادات

۱۲۔ **محبوب کو محبوب ہی کہو :۔** ایمان کا تو تقاضا یہ ہے کہ محبوب کو محبوب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی کہو (کیونکہ محبوب اس ذات پاک کا مظہر ہے جس کا حبیب ہے) اور ایسی ایمان برباد کرنے والی باتیں نہ کہو جو کہہ رہے ہو (جو اوپر بیان کی گئی ہیں) یاد رکھو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مذمم نہیں ہو سکتا آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا جسم اقدس معجزہ ہے اس کا انکار نہ کرو یہ قانون فطرت کے خلاف ہے اور قانون فطرت کی خلاف ورزی جہنم میں لے جاتی ہے۔

۱۳۔ **اب بھی وقت ہے :۔** توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ اللہ تعالی کے حضور گڑ گڑا کر توبہ کرو اس کے محبوب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا واسطہ دو۔ وہ غفور رحیم ہے معاف کر دے گا۔

بندہ رسول کریم المکی المدنی (صلی اللہ علیہ وسلم)
کرنل (ر) محمد انور مدنی

پہلا حصہ

۱۔ روایت سحر کی تفصیل

۲۔ حضرت موسیٰ اور جادوگراں فرعون

۳۔ فرمان رسول کریم ۔ ایک زمانہ آئے گا تم ایسی حدیثیں سنو گے جو تمہارے باب دادا نے نہ سنی ہوں

۴۔ بخاری شریف کی احادیث کا تجزیہ

۵۔ روایات کے معیار کے اصول

۶۔ شریعت کی حفاظت

۷۔ امام اعظم امام ابو حنیفہ کی اخذ روایت میں احتیاط

۸۔ مذکورہ روایات کے راویان کے کیریکٹر کی تفصیل (خطائیں یعنی روایت میں اپنی طرف سے اضافے)

۹۔ ہشام بن عروہ کا تعارف

۱۰۔ کیا یہ الفاظ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود کہے

۱۱۔ روایات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت علیؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت عمارؓ کی طرف سے ایسے الفاظ کا ذکر نہیں

۱۲۔ اعلیٰ حضرتؒ نے اپنی کسی تحریر میں اس واقعہ کا ذکر نہیں کیا

۱۳۔ بخاری و مسلم اعلیٰ حضرتؒ کی نظر میں

جسم رسول کریم ﷺ اور جادو کا اثر

روایات سحر بہت سے مفسرین نے مختلف حوالوں سے نقل کی ہیں کہ ہمارے آقا ﷺ پر جادو کر دیا گیا تھا اور آپ ﷺ جادو کے زیر اثر رہے تھے جس سے زندگی مبارکہ کی Routine یعنی روزمرہ کے معمولات متاثر ہو گئے تھے (نعوذ باللہ) گویا کہ جادو نے ذہن مبارک پر اثر کیا تھا۔ ان کا تجزیہ پیش کرنے سے پہلے داستان جادو پڑھ لیجئے۔

"رسول اللہ ﷺ جب حدیبیہ سے ماہ ذی الحجہ میں واپس تشریف لائے اور محرم ۷ھ کا مہینہ ہو گیا تو جو یہودی منافقانہ طور پر اسلام قبول کر کے مدینہ میں رہ گئے تھے، ان کے اکابرین لبید اعصم منافق کے پاس آئے۔ لبید قبیلہ بنی زریق کا حلیف تھا اور جادو کا بہت بڑا ماہر تھا۔ بظاہر مسلمان بنا ہوا تھا مگر اندر سے پکا یہودی تھا۔ یہودی اکابرین نے اس سے کہا کہ ہم نے محمد ﷺ پر بار بار جادو کیا اور مردوں عورتوں نے بڑھ چڑھ کر اس کام میں حصہ لیا مگر افسوس کہ تمام کوششیں رائیگاں گئیں اور محمد ﷺ پر کچھ اثر نہ ہوا۔ اب ہم تمہارے پاس آئے ہیں کیونکہ تم ہم سب سے بڑے جادوگر ہو اور اس بات سے بھی بخوبی واقف ہو کہ محمد ﷺ نے ہمارے ساتھ کیا کچھ کیا ہے۔ وہ نہ صرف ہمارے دین کی مخالفت کرتا ہے، بلکہ اس نے ہمارے متعدد افراد قتل کر دیئے ہیں اور بہت سوں کو جلاوطن کر کے طرح طرح کی آزمائشوں سے دو چار کر دیا ہے۔ اب تم محمد ﷺ پر کوئی ایسا زور دار جادو کرو کہ وہ اس کو کمزور و ناتواں کر دے۔ اس کے عوض ہم تم کو معقول رقم دیں گے۔ آخر تین دینار پر معاملہ طے ہو گیا اور لبید نے جادو کرنے کی حامی بھر لی۔"

لبید کو جادو کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کے کچھ بال اور آپ ﷺ کے زیر استعمال کنگھی کے چند دندانے چاہئے تھے۔ ان کو حاصل کرنے کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا گیا کہ

"ایک یہودی لڑکا رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ یہودیوں نے اس کے ساتھ خفیہ رابطہ کیا اور مسلسل کوششوں سے اس کو اس بات پر آمادہ کرنے پر کامیاب ہو گئے کہ وہ مطلوبہ چیزیں مہیا کر دے گا۔ چنانچہ اس نے آپ ﷺ کے سر کے بال اور کنگھی کے داندنے لا کر ان کے حوالے کر دیئے۔"

جادو میں ضرورت پڑنے والی تمام اشیاء مہیا ہو گئیں تو اکثر روایات کے مطابق خود لبید نے اور بعض روایتوں کے مطابق لبید کی بہنوں نے جو لبید سے بھی دو ہاتھ آگے تھیں، ان چیزوں پر پھونکیں مار کر اور گانٹھیں لگا کر جادو کیا اور پھر ان کو ایک کنویں میں پتھر کے نیچے دبا دیا۔

جادو کے اثرات

الف۔ جو کام نہیں کیا ہوتا تھا خیال کرنے لگتے تھے کہ میں کر چکا ہوں۔
ب۔ عورتوں، یعنی بیویوں کے پاس آنا چاہتے تھے مگر نہیں آپاتے تھے۔
ت۔ کسی چیز کو دیکھتے تھے تو وہ پہلی نظر میں آپ کو کچھ اور طرح دکھائی دیتی تھی، پھر جب بغور دیکھتے تھے تب اس کو پہچان پاتے تھے۔
ث۔ کھانا پینا چھوٹ گیا تھا۔ ج۔ سر کے بال جھڑ گئے تھے۔
ح۔ بدن روز بروز گھٹتا چلا جا رہا تھا مگر آپ ﷺ کو پتہ نہیں پہ مجھے ہو کیا گیا ہے۔ (استغفر اللہ)
خ۔ صحابہ کرام آپ ﷺ کی عیادت کے لئے آنے لگے۔

جادو کا پتہ کب چلا

بقول روایات ۶ ماہ یا ایک سال بعد۔
پورے ایک سال تک اس کرب و اذیت سے دو چار ہونے کے بعد۔

ایک رات حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھے تو آپ نے بار بار دعا کی۔ پھر جب آپ محو استراحت تھے۔ یا نیند اور بیداری کی درمیانی کیفیت میں تھے۔ تو انسانی شکل میں دو فرشتوں کو دیکھا۔ یہ دونوں جبریلؑ اور میکائیل تھے۔ ان میں سے ایک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے بیٹھ گیا اور دوسرا پائینتی۔ پھر ایک نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سوالات کرنے شروع کئے اور دوسرا جواب دیتا گیا۔

"انہیں کیا ہوا ہے؟"

"ان پر جادو کیا گیا ہے"

"کس نے کیا ہے؟"

"لبید ابن اعصم یہودی نے"

"کس چیز میں؟"

"تر کھجور کے خوشے کے غلاف میں"

"پھر اس کو کہاں رکھا ہے؟"

"ذردان نامی کنویں میں ایک پتھر کے نیچے"

"اب اس کا توڑ کیا ہو؟"

"کنویں کا پانی نکالا جائے اور پتھر ہٹا کا جادو والا خوشہ باہر نکال دیا جائے۔ مکالمہ ختم ہوا اور فرشتے پرواز کر گئے۔

جادو والے کنویں پر

اس مشاہدے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا۔

بعض روایات میں جبیر ابن ایاس زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور قیس ابن محصن زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی ذکر ہے۔

اور ان کو بنی زریق کے باغ میں واقع ذروان نامی کنویں سے جادو والی اشیاء نکالنے کے لئے بھیجا بعد میں رسول اللہ ﷺ خود بھی اس جگہ کا معائنہ کرنے تشریف لے گئے اور واپس آکر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بتایا کہ اس کنویں کا پانی ایسا ہے جیسے اس میں مہندی گھولی گئی ہو (یعنی گہرا سرخ) اور اس کے درخت ایسے کریہہ المنظر ہیں جیسے شیطانوں کے سر ہوں۔

جو صحابہ کرام جادو والی چیزیں نکالنے کے لئے بھیجے گئے تھے انہوں نے حسب ارشاد کنویں کا پانی نکال کر اس میں رکھے ہوئے بھاری پتھر کو اٹھایا تو نیچے سے کھجور کے خوشے کا غلاف برآمد ہوا جس میں رسول اللہ ﷺ کا ایک مجسمہ تھا جس میں سوئیاں دبی ہوئی تھیں اور ایک تانت تھی جس میں گیارہ گرہیں لگی ہوئیں تھیں۔ موی مجسّمے سے سوئیاں نکالی جانے لگیں تو جونہی کوئی سوئی نکلتی' ابتداء میں آپ کو درد ہوتا مگر بعد میں راحت محسوس ہوتی۔ تانت کی گرہیں کھولنے لگے تو جبریل امین سورہ فلق اور سورہ ناس لے کر نازل ہوئے اور انہیں پڑھ کر گرہیں کھولنے کا کہا۔ ان سورتوں میں گیارہ آیتیں ہیں اور گیارہ ہی گرہیں تھیں۔ چنانچہ جونہی ایک آیت پڑھی جاتی' ایک گرہ کھل جاتی۔ جب تمام گرہیں کھل گئیں اور مجسّمے سے سوئیاں بھی ایک ایک کر کے نکال دی گئیں تو رسول اللہ ﷺ سحر کے اثر سے نکل گئے اور یوں ہلکے پھلکے ہو گئے جیسے رسی کی بندشوں سے آزاد ہو گئے ہوں۔

لبید اندر سے اگرچہ یہودی تھا مگر بظاہر مسلمان بنا ہوا تھا اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اس کو بلایا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تیرے جادو کے کرتوت سے مطلع کر دیا ہے' بتا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا دیناروں کی محبت نے مجھے اس کام پر اکسایا۔ آپ ﷺ نے اس کو کوئی سزا دیئے بغیر چھوڑ دیا کیونکہ آپ ﷺ اپنی ذات کے لئے کسی سے انتقام نہیں لیا کرتے تھے۔ بعد میں وہ کنواں پاٹ دیا گیا جس میں جادو والی چیزیں رکھی گئی تھیں اور اس کا متبادل دوسرا کنواں کھود دیا گیا۔

بنیادی نکات جن کی تہہ میں جانا بہت ضروری ہے تاکہ مسئلہ کا حل مل جائے۔

۱۔ کیا جادو رحمانی فعل ہے۔
۲۔ کیا شیطانی فعل کے اثرات انبیاء کرام پر وارد ہو سکتے ہیں؟
۳۔ یہود و کفار کا جادو کرنے کا مقصد کیا تھا؟
۴۔ روایت کے مطابق یہود نے کئی بار رسول کریم ﷺ پر جادو کیا تھا مگر اثر نہ ہوا تھا۔ کیا یہ ٹھیک ہے؟
۵۔ بقول روایت رسول کریم ﷺ کے دل، دماغ اور عقل پر جادو نے اثر نہ کیا تھا۔ کیوں نہ کیا تھا؟ یہ بہت بڑی دلیل ہے کہ انبیاء پر جادو اثر نہیں کرتا۔
۶۔ جسم اقدس (اعضائے مبارک) رسول کریم ﷺ پر کیا جادو اثر کر سکتا تھا؟
۷۔ جسم اقدس پر جادو کے اثر ماننے سے کن کن قرآنی آیات و احادیث کی نفی ہوتی ہے؟
۸۔ جس طرح نارمل عوارض مثلاً بخار، زخمی ہونا، بچھو کا ڈنک وغیرہ کا فوراً پتہ چل جاتا ہے۔ اسی طرح جسم اقدس پر جادو کے اثرات کا فوری طور پر پتہ کیوں نہ چلا؟ (کیونکہ روایت کے مطابق ایک سال بعد پتہ لگا)
۹۔ نارمل جسمانی عوارض مثلاً بخار و زخمی ہونا وغیرہ تو حکم الٰہی سے تھے۔ کیا جادو کے اثرات بھی حکم الٰہی سے تھے (معاذ اللہ) (کیونکہ جادو کے اثرات کو نارمل عوارض سے مطابقت دیتے ہیں)
۱۰۔ کیا نبی کے خیال پر جادو اثر کر سکتا تھا؟ اور خیال کسے کہتے ہیں؟
۱۱۔ کیا نبی خوفزدہ ہو سکتا ہے (قرآن کہتا ہے۔ لا خوف علیہ ولا ھم یحزنون)
۱۲۔ حضرت موسیٰ علیہ سلام کے واقعہ میں جادوگروں نے جسم پر بلاواسطہ جادو کیا لیکن اثر نہ ہوا تھا۔ کیوں نہ ہوا؟ بلکہ عصا پہرہ دے رہا تھا۔

۱۳۔ سورۃ طٰہ کی آیہ جو اس واقعہ سے متعلق ہے اس میں "یخیل" اور "خیفتہ" کے معانی کیا ہیں؟ (یہاں واقعہ کی رو سے اور نبی کے رتبہ کی رو سے "یخیل" کا مطلب "حیرت" ہے اور "خیفتہ" کا مطلب اندیشہ ہے)

۱۴۔ کیا سورۃ الفلق اور الناس مکی سورتیں نہیں اور (اکثر مفسرین نے تو مکی لکھا ہے) کیا رات کو نازل نہیں ہوئی تھیں؟

۱۵۔ کیا جادو والا واقعہ بقول روایت مدنی نہیں؟ (واقعہ مدنی ہے مگر معوذ تین کو مکی ہونے کے باوجود اس سے منسلک کر دیا ہے)

۱۶۔ کیا احادیث میں تضاد نہیں؟

۱۷۔ کیا احادیث کی پڑتال قرآن حکیم پر ضروری نہیں؟

۱۸۔ کیا راوی حضرات کے کیریکٹر کی پڑتال جاننا ضروری نہیں؟

۱۹۔ ایک امتی حضرت داتا گنج بخش سے جادوگر "رائے راجو" ناکام ہو کر مطیع ہوا اور اسلام لے آیا۔ کیا رسول کریم ﷺ کے امتی اولیاء جادو کے اثرات سے محفوظ ہوتے ہیں؟

۲۰۔ رسول کریم ﷺ کے امتی اولیاء پر تو جادو اثر نہ کرے جیسے حضرت معین الدین چشتیؒ سے جادوگر جے پال نے مقابلہ کیا۔ ہوا میں اڑ کر چیلنج کیا۔ تو حضرت معین الدین چشتی کی نعلین مبارک نے مار مار کا قدموں میں لا کر پھینک دیا۔ کیا یہ غلط واقعہ ہے؟

۲۱۔ نبوت اور بشیرت کا آپس میں کیا تعلق ہے۔

۲۲۔ نور اور نار میں فرق کیا ہے۔ (رسول کریم ﷺ نور مجسم ہیں اور جادو معنوی آگ ہے اور شیطان خالص آگ ہے)

تیسرا باب

نام نہاد محقق مسٹر مودودی کی ان خرافات کی ترجمانی

مسٹر مودودی جو کہ آزاد فکر نام نہاد تحقیقی صلاحیت اوسط درجے کے مقیاس ذہانت کا حامل تھا اور اسی بنا پر قرآن و احادیث میں اپنی ذاتی رائے دے دے کر گستاخی رسول ﷺ کا عام مرتکب ہوا جو کہ تحریروں کی صورت میں موجود ہے' اس کی رائے میں جانے سے پہلے ان بددیانت دو نمبر علماء بلکہ علمائے سُو منبر رسول پر بیٹھ کر سپیکر منہ کے سامنے رکھ کر گلے پھاڑ پھاڑ کر آقا ﷺ کی شان اقدس میں گستاخیوں کے ارتکاب کی حدیں پار کر جاتے ہیں اور کر رہے ہیں بات یہ ہے کہ یہ ان کا کاروبار ہے اور جب دین میں کاروباری ذہنیت آجائے تو پھر یہ اپنا دین و دنیا و آخرت برباد کر لیتے ہیں۔

بے شک رسول اللہ ﷺ کا حافظہ متاثر ہو جائے' ان مکاروں کے کاروبار کو متاثر نہیں ہونا چاہئے۔

بے شک رسول اللہ ﷺ کی ازدواجی قوتیں سلب ہو جائیں' ان کی تسکین ہوس کے اسباب فراہم ہوتے رہنے چاہئیں۔

بے شک رسول اللہ ﷺ کی نظر کمزور ہو جائے' ان کی آنکھوں کی شیطانی چمک سلامت رہنی چاہئے۔

بے شک رسول اللہ ﷺ کا کھانا پینا بند ہو جائے' ان کے معدے مرغن غذاؤں سے بھرے رہنے چاہئیں۔

بے شک رسول اللہ ﷺ کا بدن گھلتا رہے' ان کے جسموں پر چربی کی تہیں چڑھتیں رہنی چاہیں۔

بے شک رسول اللہ ﷺ کی زلفیں جھڑ جائیں' ان کی جھولتی لٹوں کی اب و تاب ماند نہیں پڑنی چاہئے۔

کاش! کہ یہ لوگ اپنے مکروہ دھندے کو چلانے کے لئے جادو کے سامنے رسول اللہ ﷺ کی بے بسی اور لاچاری کے قصے نہ بیان کریں۔ مگر ان کا بھی کیا قصور۔۔۔؟ یہ روایات کے انبار جو ان کو سہارا دینے کے لئے موجود ہیں۔۔۔!

مسٹر مودودی کہتا ہے

تحقیقی صلاحیت اور اظہار مافی الضمیر پر غیر معمولی دسترس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے، مگر جب آدمی کمزور موقف کی ترجمانی کر رہا ہو تو تمام ترعلمیت اور قابلیت کے باوجود الجھاؤ، تضاد اور غلط بحث کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہی کچھ مسٹر مودودی صاحب کے ساتھ ہوا۔ انہوں نے سورۃ الفلق کی تفسیر کرتے ہوئے پہلے تو متعدد کتابوں کے نام لکھ کر ان کے حوالے سے جادو کی کہانی ترتیب دی اور ان کے دوران یہ عجیب انکشاف کیا کہ

"یہ تمام اثرات آپ کی ذات تک محدود رہے، حتی کہ دوسرے لوگوں کو یہ معلوم تک نہ ہو سکا کہ آپ پر کیا گزر رہی ہیں" لیکن کھانے پینے کی بندش، زلفوں کا جھڑ جانا اور صحابہ کرام کا آپ ﷺ کی عیادت کے لئے آنا ایسی چیزیں ہیں جن کے ہوتے ہوئے یہ دعوی نہیں کیا جا سکتا کہ "تمام اثرات آپ کی ذات تک محدود رہے، حتی کہ دوسرے لوگوں کو یہ معلوم تک نہ ہو سکا"

چنانچہ مسٹر مودودی صاحب نے مذکورہ بالا تینوں اثرات کو جادو کی کہانی سے حذف ہی کر دیا، حالانکہ یہ اثرات بھی پوری وضاحت کے ساتھ انہی کتابوں میں موجود ہیں انہی روایتوں میں مذکور ہیں جن کے حوالے سے مسٹر مودودی صاحب نے سحر کی داستان بیان کی ہے۔

مثلاً مسٹر مودودی صاحب نے نازل ہونے والے دو فرشتوں کے مکالمات میں سے ایک مکالمہ یہ بھی لکھا ہے "پوچھا۔ اب اس کے لئے کیا کیا جائے؟" جواب دیا کہ کنویں کا پانی سونت دیا جائے اور پھر پتھر کے نیچے سے اس کو نکالا جائے۔"

حالانکہ ابن سعد کی جس روایت میں یہ مکالمہ موجود ہے اسی میں یہ بھی

ہے--- "واخذ عن النسا وعن الطعام و الشراب" یعنی رسول اللہ ﷺ عورتوں کے پاس جانے اور کھانے پینے سے بند کر دیئے گئے۔ مودودی صاحب نے اس روایت سے مندرجہ بالا مکالمہ تو لے لیا مگر کھانے پینے کی بندش کو حذف کر دیا۔

مسٹر مودودی کی رائے

"اپنی ازواج کے متعلق خیال فرماتے تھے کہ آپ ان کے پاس گئے ہیں مگر نہیں گئے ہوتے تھے۔"

حضور جان دو عالم ﷺ کی نو ازواج مطہرات تھیں جن کے پاس آپ ﷺ باری باری جایا کرتے تھے۔ اگر پورے ایک سال تک آپ ﷺ جادو کے اثر سے اس کیفیت میں مبتلا رہے تھے تو لازما اس سے تمام ازواج آگاہ ہوں گی۔ کیونکہ بیویوں سے خاوند کی ایسی حالت پوشیدہ نہیں رہ سکتی' پھر یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ یہ تمام اثرات آپ کی ذات تک محدود رہے حتیٰ کہ دوسروں کو علم تک نہ ہو سکا کہ آپ ﷺ پر کیا گزر رہی ہے---!!

ہو سکتا ہے کہ "دوسروں" سے مراد باہر کے لوگ ہوں' لیکن اس صورت میں "ذات" کے بجائے گھر کا ذکر ہونا چاہئے تھا۔ یعنی عبارت یوں ہونی چاہئے تھی--- "یہ تمام اثرات آپ کے گھر تک محدود رہے' حتیٰ کہ دوسروں کو علم تک نہ ہو سکا....."

اگر کہا جائے کہ "ذات" سے مراد آپ کی ذاتی زندگی ہے جس میں عائلی زندگی بھی شامل ہے' تو اس صورت میں یہ حصہ تو معنوی طور پر مربوط ہو جائے گا مگر اگلی عبارت سے اس کا ربط ٹوٹ جائے گا جو اس طرح ہے۔

"رہی آپ کے نبی ہونے کی حیثیت' تو اس میں آپ کے فرائض کے اندر کوئی خلل واقع نہ ہونے پایا"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تقابل آپ کی شخصی زندگی اور نبوی زندگی میں ہے۔ لیکن شخصی زندگی میں آپ ﷺ کو جو عوارض پیش آتے تھے، مثلاً زخمی ہونا یا بیمار ہونا، وہ سب کو معلوم ہوتے تھے، پھر جادو کے اثرات مخفی رہے اور دوسروں کو معلوم نہ ہونے کی کیا اہمیت رہ جاتی ہے!؟

دراصل مسٹر مودودی صاحب ایک طرف تو جادو کی کہانی کو درست سمجھتے ہیں، دوسری طرف روایتوں میں مذکور ناگفتہ بہ اثرات کو جان دو عالم ﷺ کی جانب منسوب کرتے ہوئے بھی ان کا قلم ہچکچاتا ہے، اس لئے وہ ان کی سنگینی کو کم کرنے کے لئے کبھی کہتے ہیں کہ وہ آپ کی ذات تک محدود رہے، دوسروں کو پتہ تک نہ چل سکا، کبھی کہتے ہیں۔

"اس جادو کا اثر نبی ﷺ پر ہوتے ہوتے پورا ایک سال لگا۔ دوسری ششماہی میں کچھ تغیر مزاج محسوس ہونا شروع ہوا"

گویا پہلی ششماہی میں جادو کا سرے سے کوئی اثر ہی نہیں ہوا، حالانکہ روایت میں صاف مذکور رہے۔ "فلما عقدوا تلک العقد انکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک الساعہ بصرہ"(۱) یعنی جونہی جادو کرنے والوں نے گانٹھیں لگائیں، اسی وقت رسول اللہ ﷺ کی نظر میں التباس پیدا ہو گیا۔

اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ کنویں میں دفن کرنے سے بھی پہلے جادو کا اثر شروع ہو گیا تھا، جب کہ مودودی کہہ رہا ہے کہ "دوسری ششماہی میں کچھ تغیر مزاج محسوس ہونا شروع ہوا۔" حالانکہ یہ بات کسی روایت میں مذکور نہیں ہے، بلکہ کچھ محدثین کی ذاتی رائے ہے جو انہوں نے متعارض روایات میں تطبیق پیدا کرنے کے لئے اختیار کی ہے۔

مسٹر مودودی کی رائے۔ انبیاء جادو سے متاثر ہو سکتے ہیں

چونکہ موسیٰ علیہ السلام نے جادو گروں کی لاٹھیوں اور رسیوں کو متحرک سمجھ لیا تھا اور ان سے خوفزدہ ہو گئے تھے، معلوم ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام پر بھی جادو کا اثر ہو گیا تھا' ورنہ وہ کیوں ان کو حرکت کرتا دیکھ کر خوف میں مبتلا ہوتے۔۔۔!

جس آیت میں واضح طور پر رسول اللہ ﷺ کے سحر زدہ ہونے کی نفی کی گئی ہے، یعنی وقال الظلمون ان تتبعون الا رجلا" مسحورا" اس کا جواب دیتے ہوئے مودودی رقم طراز ہیں۔

"رہا یہ اعتراض کہ یہ تو کفار مکہ کے اس الزام کی تصدیق ہو گئی کہ نبی ﷺ کو وہ سحر زدہ آدمی کہتے تھے' تو اس کا جواب یہ ہے کہ کفار آپ ﷺ کو سحر زدہ آدمی اس معنی میں نہیں کہتے تھے کہ آپ کسی جادو کے اثر سے بیمار ہو گئے ہیں بلکہ اس معنی میں کہتے تھے کہ کسی جادو گر نے معاذ اللہ آپ ﷺ کو پاگل کر دیا ہے اور اس پاگل پن میں آپ ﷺ نبوت کا دعویٰ کر بیٹھے ہیں اور جنت دوزخ کے افسانے سنا رہے ہیں...."

اگر اس جواب کو صحیح مان لیا جائے تو رسول اللہ ﷺ کو ساحر (جادو گر) کہنا بھی جائز ہو گا کیونکہ انتہائی فصیح کلام پر بھی سحر کا اطلاق ہوتا ہے۔ جان دو عالم ﷺ نے فرمایا "ان من البیان لسحرا" (بعض بیان سحر ہوتے ہیں) اور افصح العرب ﷺ کے فصاحت و بلاغت شک و شبے سے بالاتر ہے۔ اب اگر کوئی آپ ﷺ کو ساحر کہنے لگے اور اسے کہا جائے کہ اللہ کے بندے! خدا سے ڈر اور ایسی جسارت نہ کر کیونکہ ساحر تو رسول اللہ ﷺ کو کفار کہا کرتے تھے وقال الکفرون ھذا ساحر کذاب تو وہ جواب دے کر "کفار آپ ﷺ کو ساحر اس معنی میں نہیں کہتے تھے کہ آپ ﷺ بہت فصیح و بلیغ ہیں بلکہ اس معنی میں کہتے تھے کہ معاذ اللہ آپ ﷺ جادو گروں جیسے جنتر منتر کر کے لوگوں کو بہکا رہے ہیں اور خاندانوں میں

پھوٹ ڈال رہے ہیں، جب کہ میں آپ ﷺ کو ساحر "جادو بیان" کے معنی میں کہتا ہوں کیونکہ نہایت فصیح اور موثر بیاں کو خود آپ ﷺ نے سحر کہا ہے اور تاریخ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ عرب میں سب سے زیادہ فصیح اور پر تاثیر گفتگو کرنے والے تھے، پھر آپ ﷺ کے جادوگر، بلکہ سب سے بڑے جادوگر ہونے میں کیا شک رہ جاتا ہے! اگر آپ ﷺ مسحور کسی اور معنی میں ہو سکتے ہیں تو کسی اور معنی میں ساحر کیوں نہیں ہو سکتے۔۔۔؟"

آپ ہی بتایئے قارئین کرام! کہ کیا اس استدلال کو درست تسلیم کیا جا سکتا ہے۔۔۔؟ اس طرح تو آپ ﷺ کو معاذ اللہ مجنون کہنا بھی صحیح ہو گا اور اگر کوئی اعتراض کرے تو کہا جا سکتا کہ کفار آپ ﷺ کو مجنون بمعنی پاگل کہتے تھے جب کہ میں آپ ﷺ کو عشق الٰہی میں دیوانہ ہونے کی وجہ سے مجنون کہتا ہوں، بلکہ اس صورت میں آپ ﷺ کو "راعنا" کہتے وقت وہ معنی مراد نہیں لیتے تھے جو منافقین کے ذہن میں ہوتا تھا۔

سیدھی سی بات ہے کہ جب "راعنا" کہہ کر مخاطب کرنا جائز نہیں رہا۔ اسی طرح جب آپ ﷺ کو رجل مسحور کہنا اللہ تعالیٰ نے ظالموں اور گمراہوں کا قول قرار دے دیا تو پھر کسی معنی میں بھی آپ ﷺ کو مسحور کہنا ہمیشہ کے لئے ناجائز ہو گیا۔

توجہ رہے

یہ خیالات ہیں ایک نام نہاد دانشور محقق اور عالم کے جسے عصمت رسول ﷺ کا کوئی پاس نہیں۔ بد قسمتی ہے اس ملک کے باشندوں کی جن کے محکموں میں اس شخص کی تفسیر تفہیم القرآن سرکاری طور پر ٹھونس دی گئی ہے۔

بہت اہم گزارش

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

الف۔ عربی لغت :۔ ایک الفاظ بہت کے معانی ہوتے ہیں اور ان کا استعمال کہ کون سے لفظ موزوں ہے۔

ب۔ نور نبوت :۔ اللہ تعالیٰ کے انبیاء کرام کی نگاہ متغیر اور غیر متغیر دونوں کو بیک وقت دیکھتی ہے یہ نبی اور غیر نبی میں فرق ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور جادو گران فرعون کے واقعہ سے کئی مدعیان علم ٹھوکر کھا گئے ہیں۔ (صحیح واقعہ ایسے ہے سمجھنے کی کوشش کریں)

تفسیر نعیمی پ ۱۶، طہ ۶۶

قال بل القوا واذا حبالهم وعصيهم يخيل اليه من سحرهم انها تسعى فاؤجس فی نفسہ خیفہ موسٰی ○ قلنا لا تخف انک انت الا علٰی

ترجمہ :۔ فرمایا نہیں بلکہ تم ڈالو تو اچانک ایک دم ان کی تمام رسیاں اور ان کی لاٹھیاں گمان کیا جاتا تھا موسیٰ کی حیرت ذہن میں ان کے جادو کے اثر سے غالباً" وہ سب دوڑتی پھر رہی ہیں۔ تب محسوس کیا اپنے دل میں اندیشہ موسیٰ سے فرمایا ہم نے گھبراؤ مت یقیناً" تم ہی غالب آؤ گے۔

یخیل اور خیفہ کے معانی

خیال، گمان کرنا، خیال کرنا، سوچنا، فکر کرنا، حیران ہونا، کوشش کرنا، (دل۔ دماغ) تصور کرنا

Imagine Probable Fancy in the mind Opinion Idea Suppose

خیفہ، قلب کی گھبراہٹ، اندیشہ، فکر مندی، پریشانی، ڈر

نوٹ :۔ یاد رہے نبی اپنے نور نبوت سے متغیر اور غیر متغیر دونوں دیکھتا ہے۔

مفتی احمد یار خاں نعیمی کی زبانی سنیں :۔ (تفسیر نعیمی پ ۱۶ ط)

۱۔ نبی کی نگاہ بڑی فہم و فراست والی دور رس ہوتی ہے۔

۲۔ عوام کی نگاہوں پر اثر ہوا تو وہ رسیاں اور لاٹھیاں انہیں ہر طرح سے سانپ لگتی تھیں۔

۳۔ موسیٰ و ہارون علیہما السلام کو فقط حیرت ہوئی۔ کس بات کی؟

۴۔ چونکہ نبی نور نبوت سے متغیر اور غیر متغیر دونوں کو دیکھتا ہے اس لئے موسیٰ علیہ السلام نے ان رسیوں اور لاٹھیوں کو دونوں صورتوں میں دیکھا۔

الف۔ حقیقتاً" وہ رسیاں اور لاٹھیاں ہی تھیں نہ شکل و صورت بدلی نہ رنگ ڈھنگ نہ جسم موٹا چھوٹا یا دراز

ب۔ عوام کو وہ سانپ نظر آتے تھے مگر اسی قد کاٹھ لمبائی میں جتنی لمبی رسیاں لاٹھیاں تھیں۔

حیرانی (یخیل) کس بات کی

۱۔ یہ لاٹھیاں اور رسیاں کس طرح دوڑتی پھر رہی ہیں نہ ان میں روح نہ شکل نہ آنکھ نہ کان وغیرہ

۲۔ اس کا اثر تمام عوام کے دل و دماغ اور آنکھوں پر ہوا اور لوگ ان تخیلاتی بے حقیقت سانپوں کے ڈر سے بھاگ گئے۔

فرعونی جادوگروں نے کیا کیا تھا

اشیاء کو متغیر کیا تھا یعنی رسیاں اور لاٹھیاں چلتی پھرتی نظر آ رہی تھیں عام لوگ اسے سانپ سمجھ کر ڈر گئے اور چند منٹ کے لئے ان کے دل و دماغ و نظر مقبوض ہو گئے تھے

موسیٰ علیہ السلام کا اندیشہ کیا تھا

مفتی احمد یار خاں نعیمی صاحب لکھتے ہیں کہ مولا علی کرم اللہ وجہ الکریم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام خوف زدہ نہ ہوئے تھے (جو کہ عام لوگ خیفہ کے معنی کرتے ہیں) بلکہ گمراہی کے فتنے میں لوگوں کے پڑ جانے کی فکر سے پریشان ہو گئے یعنی کہ لوگ پھسل نہ جائیں جادو اور معجزے میں مشابہت کی بنا پر حق و باطل کا فرق نہ سمجھ سکیں گے۔ بس یہی بات تھی کہ موسیٰ علیہ السلام کو اندیشہ ہوا پھر اس کے جواب میں وحی آئی کہ تم مت گھبراؤ فکر مند نہ ہو یقیناً" تم ہی غالب آؤ گے یعنی جب لوگ عصا کا معجزہ دیکھیں گے تو پھر وہ گمراہی سے بچ جائیں گے۔ معجزہ اور جادو کا فرق سمجھ کر حق و باطل پہچان سکیں گے۔

قلب مزکی

نعیمی صاحب لکھتے ہیں کہ مولا علی کرم اللہ وجہ الکریم فرماتے ہیں قلب مزکی مومن کسی کی کسی بھی شرارت سے خوفزدہ نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ کے انبیاء کرام

اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کرام کو تو پریشان ہونے تک نہیں دیکھ سکتا چاہے چند منٹوں کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔ اگر دیکھے کہ اس کا نبی پریشان ہو جائے گا تو فوراً بذریعہ وحی بتا دے گا کہ پریشان مت ہو تم ہی غالب آؤ گے۔

نبی کی نگاہیں

موسیٰ علیہ السلام کو دونوں اطراف نظر آ رہی تھیں۔ (متغیر اور غیر متغیر)

الف۔ حقیقتاً وہی رسیاں اور لاٹھیاں تھیں

ب۔ موسیٰ علیہ السلام کا پتہ تھا کہ لوگ انہیں سانپ سمجھ رہے تھے

جادو کا اثر ماننے والوں کی سمجھ میں نہ آنے والی باتیں

وہ کہتے ہیں

۱۔ دل، عقل اور حافظہ پر اثر نہ ہوا تھا بلکہ خیال پر اثر ہوا اور اسے ثابت کرنے کے لئے حضرت موسیٰ والا واقعہ پیش کرتے ہیں۔

۲۔ "کوئی کام نہ کیا ہوا کو سمجھتے تھے کہ کیا ہے حالانکہ کیا نہیں ہوتا تھا" کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ بینائی کی کمزوری یعنی آنکھ سے پیدا ہونے والا تخیل تھا نہ کہ عقل و ہواس پر اثر ہونے سے

۳۔ دنیاوی عوارض مثلاً بخار، تلوار کا زخم، بچھو کا ڈنک وغیرہ وارد ہوتے ہیں اسی طرح جسم کے ظاہری اعضاء پر اثر ہوا تھا۔

سوال :۔ کیا یہ تمام باتیں صحیح ہیں؟

جواب :۔ نہیں ان کی تفصیل اگلے صفحات میں دی گئی ہے یہ بہت آسان فہم باتیں ہیں جو یہ لوگ سمجھ نہیں رہے بس اپنی اپنی عقل کی بات ہے۔

الفاظ دل اور خیال کو عربی زبان میں خاطر کہتے ہیں۔

الخاطر کا معنی کیا ہے

جواب :۔ دل، نفس، خیال، طبیعت، فکر، سوچ (المنجد ص ۲۸۳)

چنانچہ معلوم ہوا کہ دل اور خیال ایک ہی چیز ہیں۔

کہتا ہے :۔ حافظہ، دل، عقل پر اثر نہ ہوا۔ خیال پر ہوا (مشکواۃ ج ۸، ص ۱۹۵)

سوال :۔ لغت کی رو سے خیال اور قلب ایک ہی چیز ہے جیسے لوگ کہتے ہیں میرے دل میں خیال پیدا ہوا وغیرہ۔ تو پھر یہ کہنا کہ دل عقل پر اثر نہ ہوا۔ صرف خیال پر ہوا۔ یہ کیا بات ہوئی؟

جواب :۔ یہ لغو بات ہے۔ اگر خیال پر اثر ہوا تو یقیناً" دل، عقل بھی متاثر ہوتے ہیں بلکہ دل عقل پہلے متاثر ہوتے ہیں اور خیال تو بعد میں آتا ہے۔

سوال :۔ اچھا دل اور عقل پر اثر کیوں نہ ہوا؟

جواب :۔ اس لئے کہ آپ ﷺ نبی ہیں اور نبی کا دل، خیال عقل، سب جادو کے اثر سے محفوظ ہوتے ہیں۔ امت کا اجماع ہے کہ شیطانی اثرات سے رسول کریم ﷺ کے دل، نفس، خیال، طبیعت، فکر، سوچ کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ کیا ہے اور یہی عصمت رسول ہے اور جادو تو شیطانی افعال میں سے ہے۔ (الشفاء قاضی عیاض مالکی)

سوال :۔ دل اور عقل کا تعلق حافظہ سے ہے۔ لیکن وہ کہتا ہے کہ حافظہ متاثر ہوا تھا یعنی "نہ کئے ہوئے کام کو خیال کرتے تھے کہ کر لیا ہے حالانکہ کیا نہ ہوتا تھا" تو جب دل اور عقل تو محفوظ ہیں پھر حافظہ کیسے متاثر ہو گیا؟

جواب :۔ حافظہ بھی متاثر نہیں ہو سکتا کیونکہ رسول و نبی کے افعال نبوت میں حافظہ، کا بہت بڑا عمل دخل ہے۔ مثلاً کہ اب تک کونسے احکامات پہنچائے گئے ہیں اور باقی کون کون سے احکامات کب اور کہاں کیوں اور کیسے پہنچانے ہیں۔

سوال :۔ پھر حافظہ کھو دینے والی بات کی کیا حقیقت رہ جاتی ہے؟

جواب :۔ یہی دلیل ہے کہ یہ روایت بے معنی اور گھڑی ہوئی ہے۔

سوال :۔ عقل کے معنی کیا ہیں؟

جواب :۔ سمجھ بوجھ، دانائی، تدبیر (المنجد ص ٦٧٠)

سوال :۔ مذکورہ معانی کا تعلق "خیال" سے بنتا ہے کہ نہیں؟

جواب :۔ خیال کی بنیاد ہی سمجھ بوجھ دانائی اور تدبیر ہے۔ جب بنیادی باتیں درست ہوں گی تو خیال بھی درست ہو گا۔ اگر درست نہیں ہوں گی تو خیال بھی درست نہ ہو گا۔

"کوئی کام نہیں کیا اور سمجھتے تھے کیا ہے حالانکہ نہ کیا ہوتا تھا"

بینائی کی کمزوری یعنی آنکھ سے پیدا ہونے والا تخیل

کی وجہ سے مندرجہ ذیل ہوتا تھا

نہ کہ

عقل و ہوش و حواس پر اثر ہونے سے

سوال :۔ مندرجہ بالا بات کہاں تک ٹھیک ہے؟

جواب :۔ ؟ غلط خیال کا تعلق بینائی سے نہیں بلکہ دل سے ہے

سوال :۔ تخیل کیا ہے (معنی)

جواب :۔ تصور ہونا، ایک چیز کو وہم سے دوسری چیز خیال کرنا گمان کرنا، شک کرنا (المنجد ص ۳۰۶)

سوال :۔ خیال کا تعلق کس چیز (اعضاء) سے ہے؟

جواب :۔ دل سے نہ کہ بینائی سے

سوال :۔ بینائی کی کمزوری کا تعلق کس سے ہے؟

جواب :۔ نظر سے نہ کہ خیال سے

سوال :۔ نظر اور خیال میں کیا فرق ہے؟

جواب :۔ بہت فرق ہے۔

۱۔ کمزور نظر والوں کے خیالات درست ہو سکتے ہیں اور ہوتے ہیں۔

۲۔ تیز نظر والوں کے خیالات غلط ہو سکتے ہیں اگر ان کے ذہن، عقل اور دل میں کوئی عوارض اثر انداز ہوں۔

عام حالات میں بھول جانا اور بات ہے

۱۔ رسول کریم ﷺ کا عام حالات میں بھول جانا مثلاً" تین رکعتیں یا پانچ رکعتیں پڑھنا کسی وجہ سے تھا تاکہ امت کی تعلیم ہو جائے۔ سجدہ سہو کی سہولت مل جائے۔

۲۔ اس طرح بھول جانا جادو کی وجہ سے نہ تھا اس لئے ایسے بھول جانے کے ساتھ جادو کے اثر سے کسی نہ کئے ہوئے کام کو خیال کرنا کہ کر لیا ہے۔ مطابقت کرنا غلط ہے اور کم علمی اور کم عقلی کا ثبوت ہے۔

دنیاوی عوارض جو بحکم الٰہی ہوتے ہیں انہیں جادو والے اثرات سے مطابقت کرنا غلط ہے

سوال :۔ ایسی مثالیں دینا کہ "بخار' پنڈلیوں سے خون بہا' دانت مبارک شہید ہونا' یہ عوارض بشری ذات اقدس پر وارد ہوتے رہتے تھے اس لئے حیثیت بشری اور چیز ہے اور جادو کا اثر حضور ﷺ کی جسمانی صحت تک محدود تھا۔"

جواب :۔ (۱) لوگ یہی بات سمجھ نہ سکے۔ عوارض بشری بخار' چوٹ' خون بہنا وغیرہ اور چیز ہیں' جادو تو ذہن کو متاثر کرنے' اسے قابو کر کے اپنی منشا کے مطابق کام حاصل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے اور پھر ذہن کا ردعمل جسم پر ہوتا ہے۔ (ذہن پریشان ہو تو انسان کو غیر ضروری حاجت وغیرہ مسلسل پیش آتی رہتی ہے)

(۲) عوارض بشری جادو کے بغیر تھے اور حکم الٰہی کے مطابق تھے۔

باتیں :۔ ۳۔ عوارض بشری کا علم تو فوراً ہو جاتا ہے لیکن جادو کے اثر کا علم ایک سال بعد ہوا۔ وہ کیوں؟ (تم اسے مطابقت کہتے ہو)

جسم موسیٰ علیہ السلام پر جادوگر جادو کا اثر نہ کر سکے
اللہ تعالیٰ نے عصا سے موسیٰ کے جسم اقدس کی حفاظت کی

جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ جادوگران فرعون نے فرعون کو کہا کہ وہ موسیٰ پر سوتے میں جادو کرنا چاہتے تھے تاکہ پتہ لگے کہ موسیٰ نبی ہیں یا جادوگر۔ کیونکہ جادوگر جب سوتا ہے تو اس کا اپنا جادو ختم ہو جاتا ہے اور اگر سوتے میں اس پر جادو کیا جائے تو اس پر اثر انداز ہوتا ہے۔ چنانچہ سینکڑوں جادوگر موسیٰ کے دوران نیند ان پر جادو کرتے رہے۔ لیکن جب کمرے میں دیکھا تو عصا مبارک پہرہ دے رہا تھا اور موسیٰ علیہ السلام کے جسم پر جادو نے اثر نہ کیا تھا۔

جسم اقدس رسول پر جادو کا اثر

۱۔ اس لئے ظاہری جسم اقدس پر جادو اثر کرنے والی بات بھی بے معنی سی ہو جاتی ہے۔

۲۔ رسول کریم ﷺ کا جسم اقدس معجزہ ہے اور جادو کا اثر نہیں ہو سکتا۔ جسم اقدس پر جادو کا اثر ماننے والے دوسری طرف عقل کی بات بھی کر دیتے ہیں۔ کہ جب معجزہ اور جادو کا مقابلہ ہو تو پھر جادو نہیں چل سکتا۔

۳۔ جسم اقدس کی حقیقت نور ہے۔ جادو آگ ہے تو بھلا آگ کی نور کے سامنے کیا حیثیت ہے۔

پانچواں باب

دماغ پر اثر

روایت سحر کا ایک اور حصہ

سحر کا مادہ سر مبارک تک پہنچ گیا تھا اور قوائے دماغیہ میں بھی اثر انداز ہو گیا تھا۔ (معاذ اللہ نقل کفر، کفر نا باشد)

ملاحظہ فرمائیں

چونکہ سحر کا مادہ سر مبارک میں بھی پہنچ گیا تھا یعنی یہ قوائے دماغیہ میں بھی اثر انداز ہو گیا تھا۔ چنانچہ کسی ایسی چیز کے جسے کیا نہ ہو خیال فرماتے کہ کر لیا ہے اور یہ تصرف ساحر کی جانب سے آپ کی طبیعت اور مادہ و موی میں ہے یہاں تک کہ اس مادہ نے بطن دماغ کے حصہ مقدم میں غلبہ پا لیا اور اس کا مزاج، طبیعت اصلیہ سے بدل گیا اس لئے کہ سحر، ارداح خبیثہ از قسم جن و شیاطین اور خبیث نفوس بشریہ اور انفعال قوائے طبعیہ بدنیہ کی تاثیر سے مرکب ہے تو ان تاثیرات کی وجہ سے یعنی چونکہ تاثیر سحر بدن و روح حیوانی میں ہے جو اس کا مقام ہے وہ بعد انضمام تاثیرات، تجویف قلب سے ایک لطیف بخار بطون دماغ کی جانب متصاعد ہو کر قوائے دماغیہ میں حائل ہو جاتا ہے۔

کتنی غلط اور خلاف عقل روایت ہے

ایک شیطانی فعل نے معاذ اللہ سید الانبیاء کے دماغ کے حصہ مقدم میں غلبہ پایا (نقل کفر کفر نہ باشد) اس سے زیادہ سنگین اور کیا توہین رسول کریم ہو گی۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا جسم اقدس کے اعضاء مبارک شیطان کے شر سے محفوظ ہیں اور اس پر تمام امت کا اجماع ہے۔

چھٹا باب

انبیاء کرام کی شادیاں۔ قوت ایک معجزہ

بعض انبیاء کرام، جن میں ہمارے آقا مولیٰ ﷺ بھی شامل ہیں، اپنی دینی و تبلیغی ضروریات کے لئے متعدد شادیاں کرتے رہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی کم از کم ساٹھ بیویاں صحیح حدیث سے ثابت ہیں (۲) جان دو عالم ﷺ کی بھی نو ازواج مطہرات تھیں۔ اتنی خواتین کے ازدواجی تقاضے پورے کرنے کے لئے غیر معمولی قوت کی ضرورت ہے اور جان دو عالم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے یہ قوت بھی معجزانہ طور پر عطا کر رکھی تھی۔ چنانچہ آپ ﷺ کے خادم خاص حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات بیان کی کہ (بعض دفعہ) رات یا دن کے کسی حصے میں رسول اللہ ﷺ اپنی تمام بیویوں کے پاس ہو آتے تھے تو حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے حیرت سے پوچھا۔۔۔ او کان یطیق ذلک۔۔۔؟" (کیا آپ ﷺ اتنی طاقت رکھتے تھے؟) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔۔۔ "کنانتحدث انه اعطی قوة ثلثین رجلا" (ہم آپس میں بات کرتے تھے کہ آپ ﷺ کو تیس مردوں جتنی قوت عطا کی گئی ہے۔)

ترمذی میں ہے کہ ایک جنتی کی طاقت سو آدمیوں کے برابر ہے۔ تیس کو سو سے ضرب دیں تو حاصل تین ہزار آئے گا۔ چنانچہ اتنی طاقت کا مجتمع ہونا بھی کوئی کم معجزہ نہیں اور معجزہ جادو سے متاثر نہیں ہوتا اس لئے ایسی معجزانہ مردانہ طاقتوں کی حامل ذات اقدس کے بارے میں یہ کہنا کہ آپ ﷺ عورتوں کے پاس آنا چاہتے تھے مگر آ نہیں پاتے تھے'۔۔۔ قطعاً" باطل ہے۔

روایت سحر کا ایک اور حصہ (بدن مبارک کا گھٹنا اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پتہ نہ چلنا)

۱۔ بدن روز بروز گھٹتا چلا جا رہا تھا مگر آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پتہ نہیں چلتا تھا کہ کہ مجھے ہو کیا گیا ہے (معاذ اللہ ۔ نقل کفر کفر نہ باشد) کیسی خرافات ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جسم اقدس کی توہین ہو رہی ہے اور کسی کو کوئی پرواہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جسم اقدس کا ہر عضو معجزہ ہے۔ خوشبو کا منبع ہے۔

۲۔ انسان کے جسم کے گھٹنے سے مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کے اعضاء سکڑ گئے ہیں۔ جب ایسا ہو تو ظاہر ہے کہ وزن بھی کم ہو جاتا ہے۔ آپ لوگوں کا مشاہدہ ہو گا کہ کوئی موٹا آدمی جب جسم کے معاملے میں پتلا ہوتا ہے تو اس کا جسم سکڑ جاتا ہے اور وزن کم ہو جاتا ہے۔

۳۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا جسم اقدس گھٹتا نہیں تھا جیسا کہ اس روایت سحر میں بتایا گیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جسم اقدس کا وزن کتنا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

ملاحظہ ہو:۔

وعن ابی ذر الغفاری‌ؓ قال قلت یارسول اللّٰہ کیف علمت انک نبی حتی استیقنت فقال یا اباذر اتانی ملکان و انا ببعض بطحاء مکتہ فوقع احدھما الی الارض وکان الاخربین السماء والارض فقال احدھما لصاحبہ اھو ھو قال نعم قال فزنہ برجل فوزنت بہ فوزنتہ ثہ قال زنہ بعشرۃ فوزنت بھم فرحجتھم ثہ قال زنہ بمائتہ فوزنت بھم فرحجتھم ثم قال زنہ بالف فوزنت بھم فرحجتھم کانی انظر الیھم ینتثرون علی من خفتہ المیزان فقال احد ھما لصاحبہ لو وزنتہ بامتہ لرحجھار واھما

الدریم (مشکوۃ ج ۸ ص ۳۸)

ترجمہ:۔ روایت ہے حضرت ابوذر غفاری سے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے کیسے جانا کہ آپ اللہ کے نبی ہیں حتی کہ آپ نے یقین کرلیا تو فرمایا اے ابوذر میرے پاس دو فرشتے آئے جبکہ میں مکہ مکرمہ کے بعض پتھریلے علاقہ میں تھا تو ان میں سے ایک تو زمین کی طرف آگیا اور دوسرا آسمان و زمین کے درمیان رہا تو ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کیا یہ وہ ہی ہیں اس نے کہا ہاں اس نے کہا کہ انہیں ایک شخص سے تولو میں اس سے تولا گیا تو میں وزنی ہوا پھر اس نے کہا کہ انہیں دس سے تولو تو میں ان سے تولا گیا میں ان پر وزنی ہوا پھر اس نے کہا کہ انہیں سو سے تولو میں ان سے تولا گیا میں ان پر بھاری ہوا پھر وہ بولا انہیں ہزار سے تولو میں ان سے تولا گیا تو میں ان پر بھاری ہو گیا گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ پلہ ہلکا ہونے کی وجہ سے مجھ پر گرے پڑتے ہیں تو ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اگر تم انہیں ان کی پوری امت سے تولو تو بھی یہ سب پر بھاری ہوں گے (دارمی)

رسول کریم کا جسم اطہر معجزہ ہے

امام خفاجی رحمۃ اللہ علیہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خصوصیت قرار دیتے ہوئے اپنی کتاب نسیم الریاض (۱:۳۴۸) میں لکھتے ہیں:۔

ریحها الطیبه طبعیا خلقیا خصه الله به مکرمه و معجزه له

ترجمہ:۔ اللہ تعالی نے بطور کرامت و معجزہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جسم اطہر میں خلقتہ اور طبعاً" مہک رکھ دی تھی

(شاہکار ربوبیت ص ۴۲۸۔ مفتی محمد خاں قادری)

آٹھواں باب

کھانے پینے کی بندش، گیارہ گرہ، تانت، سوئیاں، مجسّمے وغیرہ کہانی کا فائنل ٹچ

بندش نظر والی روایت کے علاوہ باقی روایات جن میں کھانے پینے کی بندش اور دیگر اثرات کا ذکر ہے، اسی طرح دو روایتیں جن میں جادو کی کہانی کو فائنل ٹچ دیا گیا ہے، یعنی گیارہ گرہوں والی تانت اور سوئیوں والے مجسّمے کا برآمد ہونا اور جبریل علیہ سلام کا سورۃ الفلق اور سورۃ الناس لے کر اترنا اور ان کی آیتیں پڑھ کے گانٹھیں کھولنے کا کہنا، تو ان روایات کے نہ صرف یہ کہ راوی انتہا درجے کے ضعیف ہیں بلکہ اکثر میں ارسال، انقطاع اور اعضال کی علتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ یعنی ان کی سندوں میں ایک یا دو راوی چھوٹے ہوئے ہیں۔ گویا ان میں ضعف در ضعف پایا جاتا ہے اس لئے ان پر گفتگو کرنا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے، البتہ ان میں سے ایک روایت جسے علامہ بیہقی نے ذکر کیا ہے، نسبتاً" بہتر ہے کیونکہ اس کی سند متصل ہے اور بیچ میں کوئی راوی چھوڑا ہوا نہیں ہے، تاہم ہے وہ بھی ضعیف کیونکہ اس کے دو راوی انتہائی کمزور ہیں۔ علامہ قسطلانی اور علامہ زرقانی لکھتے ہیں۔ (وفی حدیث ابن عباس عندالبیہقی فی الدلائل) النبویه (بسند ضعیف) لان فیه الکلبی عن ابی صالح، وهما ضعیفان (فی آخر قصه السحر الذی سحر به رسول الله صلی الله علیه وسلم انهم وجدوا و ترافیه احدی عشرة عقدة و انزلت سورة الفلق و الناس فجعل کلما قرا ایه انحلت عقدة) (۱)

(اور بیہقی نے الدلائل النبویہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے، جس کی سند ضعیف ہے کیونکہ اس میں کلبی اور ابو صالح پائے جاتے ہیں اور یہ دونوں ہی ضعیف ہیں۔ اس روایت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کئے جانے والے قصے کے آخر میں

ہے کہ کنویں سے ایک تانت ملی جس میں گیارہ گانٹھیں تھیں اور آپ ﷺ پر سورہ الفلق اور الناس اتریں تو آپ ﷺ جونہی کوئی آیت پڑھتے گانٹھ کھل جاتی)

جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں اس روایت کو علامہ قسطلانی نے ضعیف قرار دیا ہے اور علامہ زرقانی نے اس کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ اس میں کلبی اور ابوصالح دو ایسے راوی پائے جاتے ہیں جو ضعیف ہیں، لیکن علامہ زرقانی نے یہ نہیں بتایا کہ یہ کس درجے کے ضعیف ہیں تو ہم اس کی وضاحت آپ کے سامنے پیش کر دیتے ہیں، مگر دونوں کے حالات بیان کرنے سے بات بہت لمبی ہو جائے گی اس لئے بڑے میاں، یعنی استاد ابو صالح کا ذکر ترک کر کے صرف چھوٹے میاں، یعنی ابو صالح کے شاگرد کلبی کے بارے میں ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال نقل کر دیتے ہیں جنہیں پڑھ کر دل عش عش کرنے لگتا ہے۔ واہ بھئی واہ

کلبی کا نام محمد ابن سائب ہے۔ ابو النصر کنیت ہے اور کلبی عرفیت۔ کوفہ کا رہنے والا ہے۔ انساب اور تاریخ سے متعلق روایتیں بہت کثرت سے بیان کی ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب تفسیر کا راوی بھی یہی ہے اس لئے بعض محدثین نے اس کو تفسیر میں پسندیدہ قرار دیا ہے مگر یزید ابن ذریع کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل سے پوچھا کہ کیا کلبی کی تفسیر کا مطالعہ جائز ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔

معلوم نہیں کچھ محدثین نے اس کو تفسیر میں کیسے پسندیدہ کہہ دیا حالانکہ یہ تفسیر کو اپنے استاد ابوصالح کے واسطے سے ابن عباس رضی اللہ عنہ تک پہنچاتا ہے اور سفیان کہتے ہیں کہ کلبی نے مجھے خود بتایا کہ میں ابوصالح کے توسط سے جو روایت بھی بیان کروں وہ جھوٹ ہوتی ہے۔ ابن عدی نے کہا ہے کہ کلبی ثقہ نہیں ہے۔ دار قطنی اور محدثین کی ایک جماعت نے اس کو متروک قرار دیا ہے۔ جو زجانی وغیرہ نے کہا ہے کذاب ہے۔

جھوٹا ہونے کے علاوہ یہ شخص انتہا درجے کا بدعقیدہ رافضی ہے۔ امام کہتے ہیں کہ میں نے خود کلبی کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں سبائی ہوں۔ ابن حبان کہتے ہیں کہ کلبی ان سبائیوں میں سے تھا جو عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت علی فوت نہیں ہوئے اور دوبارہ دنیا میں لوٹ کر آئیں گے اور عدل و انصاف قائم کریں گے۔ یہ لوگ جب بادل کا کوئی ٹکڑا دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ حضرت علی اس میں ہیں۔ (واہ! کیا عقل مندانہ عقیدہ ہے) ابو عوانہ کہتے ہیں کہ میں نے کلبی کو یہ کہتے سنا ہے کہ جبریلؑ نبی ﷺ کو وحی املاء کرا رہے ہوتے تھے، جب نبی ﷺ بیت الخلاء کو چلے جاتے تھے تو جبریلؑ علی کو وحی املاء کرانا شروع کر دیتے تھے (حد ہو گئی جبریلؑ کی سادہ لوحی کی بھی) ابن حبان کہتے ہیں کہ کلبی کا کہا جھوٹ ہے اور اس کا جھوٹ جتنا واضح ہے اس کے بعد اس کے بارے میں مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ (میزان الاعتدال ج ۳ ص ۶۲)

یاد رہے امام اعظم امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا احادیث لینے کا طریقہ یہ تھا

آپ احادیث لینے میں بہت زیادہ شدت (احتیاط) سے کام لیتے تھے آپ صرف ایسی روایت بیان کرنا مناسب سمجھتے تھے جو بالکل اسی طرح یاد ہو جس طرح پہلی مرتبہ سنی ہو۔ سوائے شعبہ کے۔ امام شافعیؒ اور قاضی ابو یوسفؒ نے حضرت امام ابو حنیفہؒ کی تائید کی ہے۔

(حیاۃ ابو حنیفہ ص ۱۶۳ بحوالہ الکفایہ فی علم الروایہ بحوالہ خطیب بغدادی)

نواں باب

فرمان رسول کریم ﷺ

۱۔ ایک زمانہ آئے گا تم ایسی حدیثیں سنو گے جو تمہارے باپ دادا نے نہ سنی ہوں گی۔ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "میرے بعد تمہارے لئے حدیثیں بہت ہو جائیں گی اس لئے جب تمہارے روبرو میری طرف منسوب کر کے کوئی حدیث بیان کی جائے تو اس کو کتاب اللہ پر پیش کرو، جو کتاب اللہ کے موافق ہو اس کو قبول کر لو اور جو مخالف ہو اس کو رد کر دو۔"

رحمتہ للعالمین ﷺ کے اس واضح ارشاد پر عمل کرتے ہوئے جب ہم روایات سحر کو کتاب اللہ کے سامنے پیش کرتے ہیں تو واضح طور پر قرآن مجید کے خلاف پڑتی ہیں۔

اولا اس لئے کہ اللہ تعالٰی کفار و مشرکین کا قول نقل کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے۔

وقال الظلمون ان تبتعون الا رجلا مسحورا انظر کیف ضربوالک الامثال فضلو افلا یستطیعون سبیلا (سورہ ۲۵ آیات ۸، ۹)

یعنی رسول اللہ ﷺ کے پیروکاروں سے مخاطب ہو کر "ظالم لوگوں نے کہا کہ تم ایک ایسے آدمی کی پیروی کر رہے ہو جس پر جادو کیا گیا ہے۔ دیکھو تو سہی (یا نبی) کہ یہ تمہارے لئے کس قسم کی مثالیں بیان کرتے ہیں۔ یہ گمراہ ہو چکے ہیں اور صحیح راستے پر نہیں چل سکتے۔"

کفار و مشرکین چونکہ نبوت کے منکر تھے کہتے تھے لَسْتَ مُرْسَلًا۔ اسی بنا پر انہوں نے حضور ﷺ کو اپنے جیسا انسان سمجھ کر رجلا" مسحورا" کہا۔ کیونکہ انہیں یہ بھی پتہ تھا کہ مسحور، (جادو زدہ) نبی نہیں ہو سکتا۔

ان آیات مبارکہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو "رجل مسحور" یعنی ایسا آدمی کہنا جس پر جادو کیا گیا ہو، ان ظالموں کا قول ہے جو گمراہ ہو

چکے ہیں اور صراط مستقیم پر چلنے کی استطاعت نہیں رکھتے جب کہ روایات سحر میں رسول اللہ ﷺ کو کھلے لفظوں میں جادو زدہ کہا گیا ہے۔ سحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اب صورت حال یہ ہے کہ ان روایات کو تیار کرنے والے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا تھا۔

اور قرآن کریم کہتا ہے کہ جن لوگوں نے یہ کہا کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا تھا' وہ ظالم اور گمراہ ہیں۔

ثانیاً" اس لئے کہ قرآن مجید کی رو سے معجزہ جادو سے بہت ہی بلند و بالا اور طاقتور شے ہے کیونکہ معجزہ جادو کو فنا کر دیتا ہے جب کہ معجزے پر کسی طرح بھی اثر نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ جب فرعون کے جادو گروں نے لاٹھیوں اور رسیوں کو متحرک کرنے کا کرتب دکھایا تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا۔

والق مافی یمینک تلقف ماصنعوا انما صنعوا کید ساحر فلن یفلح الساحر حیث اتی (سورہ ۲۰ آیت ۶۹)

(تمہارے دائیں ہاتھ میں جو (عصا) ہے اس کو زمین پر ڈال دو' یہ جادو گروں کی تیار کی ہوئی سب چیزوں کو نگل جائے گا کیونکہ انہوں نے جو کچھ بنایا ہے' جادوگر کا مکر ہے اور جادوگر کامیاب نہیں ہو سکتا' خواہ کہیں سے بھی چلا آئے۔)

جب موسیٰ علیہ السلام کے سامنے اتنے بڑے بڑے شاہی جادو گروں کی اجتماعی کاوش باطل ہو گئی تھی' تو سید الانبیاء والرسل ﷺ کے آگے تین دینار میں بک جانے والے ایک منافق اور اس کی بے نشان بہنوں کا جادو کیسے چل سکتا ہے۔

دسواں باب

بخاری شریف کی ۶ عدد احادیث کا تجزیہ

راوی حضرات

۱۔ حدیث نمبر ۵۰۰ (ج ۲) ابراہیم بن موسیٰ نے کہا ہم کو عیسٰی بن یوسف نے۔ انہوں نے ہشام سے۔ انہوں نے باپ عروہ اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا

۲۔ حدیث نمبر ۷۱۴ (ج ۳) ابراہیم بن موسیٰ نے کہا ہم کو عیسی بن یوسف نے۔ انہوں نے ہشام سے۔ انہوں نے باپ عروہ اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا

۳۔ حدیث نمبر ۷۱۶ (ج ۳) عبداللہ بن مسندی ۔ سفیان بن عنیہ ۔ ابن جریج۔ انہوں نے ہشام سے۔ انہوں نے باپ عروہ اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا

۴۔ حدیث نمبر ۷۱۷ (ج ۳) عبید بن اسماعیل ۔ ابواسامہ۔ انہوں نے ہشام سے۔ انہوں نے باپ عروہ اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا

۵۔ حدیث نمبر ۳۱۳ (ج ۳) ابراہیم بن مندر۔ انس بن عباس۔ انہوں نے ہشام سے۔ انہوں نے باپ عروہ اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا

۶۔ حدیث نمبر ۴۱۲ (ج ۲۔ ۲۳۲) ابراہیم بن مندر۔ یحیی بن انصاری۔ انہوں نے ہشام سے۔ انہوں نے باپ عروہ اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے

نتیجہ :۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے اور پھر ہشام بن عروہ سے آگے چلتی ہے (یعنی اخبار احاد ہے۔)

یاد رہے :۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے تو دیدار الٰہی کی نفی (شب معراج) والی روایت بھی منسوب کی گئی ہے۔ جو کہ علماء کرام نے رد کر دی ہے۔

اختلافات کی تفصیل

۱۔ زمانہ کی نسبت کبھی زمانہ حال

ا۔ آپ کو خیال ہوتا تھا جیسے ایک کام کر رہے ہیں حالانکہ وہ کام آپ نے نہیں کیا ہوتا (۷۱۴)

انه یفعل الشیی وما یفعله (۵۰۰ - ۷۱۴ - ۷۱۷)

ب۔ ایسا معلوم ہوتا جیسے عورتوں سے صحبت کر رہے ہیں حالانکہ نہ صحبت کرتے ہوتے۔

انه یاتی النساء ولا یاتیھن (۷۱۶)

۲۔ کبھی زمانہ ماضی

ا۔ خیال آتا میں کام کر چکا حالانکہ وہ کام نہ کیا ہوتا (۴۱۲)

انه صنع شیئا ولم یصنعه

ب۔ انه لیخیل الیه قد صنع الشیی وما صنعه (۱۳۱۳)

آپ کو ایسا خیال پیدا ہوتا جیسے ایک کام کر چکے ہیں حالانکہ وہ کام آپ نے نہ کیا ہوتا۔

نتیجہ

۱۔ زمانہ میں تضاد واضح ہے کہیں حال اور کہیں ماضی

۲۔ بتانے والے آپ ﷺ نہیں (بلکہ کوئی اور (راوی) بتا رہا ہے) یعنی آپ ﷺ بذات خود نہیں بتا رہے کہ میں یہ خیال کرتا ہوں۔

۳۔ آپ ﷺ کی نہایت پرائیویٹ اور نجی زندگی کے متعلق یعنی صحبت والی بات بیان کرنا۔ جو کہ صرف اور صرف حضرت نجود ﷺ بیان کرتے تو پھر بات بھی تھی۔

۴۔ جادو کے ٹائم ٹیبل یعنی کب اور کتنے دن یہ کیفیت رہی واضح نہیں۔

جادو کا سامان

دوسرا تضاد

۱۔ ایک حدیث پاک میں ہے (۷/۱۶) کہ سامان نکال لیا۔ (یہ حدیث عورتوں سے صحبت کرنے کے متعلق ہے)

۲۔ باقی احادیث پاک میں ہے کہ جادو کا سامان نہیں نکالا کیونکہ اللہ نے تو مجھے اچھا کر دیا ہے اس لئے اور جھگڑا کھڑا کرنا مناسب نہیں۔

تیسرا تضاد

عورتوں کے پاس نہ آسکنے کی مجبوری (استغفراللہ)
ایک حدیث میں ہے۔ باقی پانچ احادیث میں نہیں۔

چوتھا تضاد

کنویں کی تفصیل کسی حدیث میں ہے کسی میں نہیں۔

پانچواں تضاد

کنویں پر پہنچنا کئی احادیث میں ہے کہ خود تشریف لے گئے اور بعض میں لکھا ہے کہ کئی اصحاب کے ساتھ تشریف لے گئے۔

یاد رہے :۔ کہ مفسرین حضرات نے جو روایات لکھی ہیں وہ بھی مختلف ہیں۔

تضاد ہی تضاد

۱۔ جادو کا زمانہ محرم ۷ھ بتایا ہے۔ پتہ نہیں یہ کہاں سے متعین کیا گیا ہے کیونکہ کسی حدیث میں زمانے کا ذکر نہیں۔

۲۔ چھ ماہ بعد معمولی اثر آخری چالیس دن زیادہ تکلیف کے اور آخری تین دن انتہائی تکلیف کے کسی نے سال بعد اثر ہوا لکھا ہے۔

۳۔ آپ ﷺ نے فوراً حضرت سیدنا علی عمار بن یاسر اور حضرت زبیر رضی اللہ

عنہم کو اس مقصد کے لئے کنویں کی طرف بھیجا انہوں نے پانی نکال کر اس کنویں کو خشک کر دیا۔

۴۔ اس اثناء میں جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور دو سورتیں پڑھ کر سنائیں اور عرض کیا آپ ان سورتوں کی ایک ایک آیت پڑھیئے اور ایک ایک گرہ کھولتے جایئے اور ایک ایک سوئی نکالتے جایئے چنانچہ دونوں سورتوں کی گیارہ آیات پڑھی گئیں۔ گیارہ گرہیں کھلیں اور ساری سوئیاں نکل گئیں۔

۵۔ حضور ﷺ ہشاش بشاش ہو گئے اور جادو کا اثر زائل ہو گیا (کسی بھی حدیث میں یہ ذکر نہیں۔)

ا۔ مفسر نے یہ تفصیل کہاں سے لی۔ احادیث پاک میں ایسا نہیں لکھا ہے اور سیرت کی کتابوں میں تو بالکل ہی کوئی ایسے واقع کا ذکر نہیں۔ جہاں تک سورۃ الفلق اور الناس کے نزول کا تعلق ہے وہ بقول مفسرین مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں یا مدینہ منورہ میں (مسٹر مودودی صاحب نزول مکہ مکرمہ میں بتاتے ہیں اور جادو کا واقعہ مدینہ منورہ میں۔ بھئی کمال کے مفسرین ہیں)

احادیث پاک میں ان سورتوں کے نزول کی وجہ کوئی جادو کا قصہ نہیں ہے۔ (جیسا کہ اوپر موصوف نے لکھا ہے بلکہ منظر کشی کی ہے۔)

ب۔ کفار و یہود آپ ﷺ کو صرف جسمانی تکلیف جو کہ ایک مختصر عرصے کے بعد ختم ہو جاتی تھی (جیسا کہ جادو کے متعلق عقیدہ ہے کہ اس میں وقت اہم ہوتا ہے) دے کر کیا مقاصد حاصل کرنا چاہتے تھے؟ جب ۲۰ سال اعلان نبوت کو گزر چکے تھے ۴۴ فوجی مہمات جن میں ۲۲ غزوات بھی شامل تھے۔ اسلامی سلطنت کافی مستحکم ہو چکی تھی۔ ہاں آخر دم تک آپ ﷺ کی رسالت کے منکر رہے اور ان کی تگ و دو اسی بات پر مرکوز تھی۔

مجموعی طور پر جادو کے چار اثرات ظاہر ہوتے ہیں

(۱) حافظے پر اثر (۲) مخصوص قوت کا روبکار نہ ہونا (۳) عام کارکردگی میں کمی۔ اب (۴) جسم اقدس کا گھٹنا

سوال یہ ہے کہ کیا یہ ساری باتیں ہوئی تھیں یا ان میں سے کوئی ایک واقع ہوئی تھی؟ ساری باتیں ہونا تو اس لئے ناقابل فہم ہے کہ واقعہ ایک ہی ہے اور روایت بھی بنیادی طور پر ایک ہی ہے کیونکہ ان تمام روایتوں کے پہلے تین راوی مشترک ہیں۔ یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان کے بھانجے عروہ روایت کرتے ہیں اور عروہ سے ان کے بیٹے ہشام۔ آگے ہشام کے بہت سے شاگرد ہیں اس لئے یہ روایتیں متعدد نظر آتی ہیں۔ اب یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک ہی واقعہ میں ایک ہی راوی یعنی ہشام کسی شاگرد کو ایک بات بتائیں، کسی کو دوسری اور کسی کو تیسری ۔۔!!

اگر عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ تینوں اثرات بیان کئے تھے تو ہشام کو بھی ہر روایت میں تینوں کا ذکر کرنا چاہئے تھا اور اگر عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان میں سے کسی ایک کا ذکر کیا تھا تو ہشام کو بھی اسی پر انحصار کرنا چاہئے تھا۔ یا کم از کم کسی ایک روایت میں تینوں کا ذکر کر دینا چاہئے تھا۔ اس کے بعد اگر باقی روایتوں میں کوئی ایک ہی اثر بیان کرتے تو کہا جا سکتا تھا کہ یہاں ہشام نے اختصار ملحوظ رکھا ہے۔ مگر تینوں کو یکجا ذکر کرنا تو کجا انہوں نے دو اثرات بھی کسی روایت میں ایک جگہ بیان نہیں کئے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان میں سے کوئی ایک اثر ہی بیان کیا تھا، آگے ہشام کبھی اس کو ماضی سے تعبیر کر دیتے ہیں، کبھی مضارع سے۔ کہیں اس کو عام کر دیتے ہیں اور کہیں عورتوں والے معاملے کے ساتھ مخصوص۔ ہشام کو بڑھاپے میں نسیان ہو گیا تھا۔ اگرچہ علامہ ذہبی کے بقول اتنا زیادہ نہیں ہوا تھا کہ ان کو تغیر اور اختلاط کا مریض سمجھا جائے، تاہم کچھ نہ کچھ فرق ضرور پڑ گیا تھا۔

(اگر نسیان اتنا بڑھ جائے کہ روایات میں غلطیاں اور درستگیاں مساوی ہو جائیں یا درستگیوں سے غلطیاں زیادہ ہو جائیں تو محدثین کی اصطلاح میں اس کو اختلاط و تغیر میں مبتلا قرار دیتے ہیں مگر علامہ ذہبی ان کا بھرپور دفاع کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔)

احد الا علام، حجه امام، لکن فی الکبر تناقص حفظه، ولم یختلط ابدا"

ولا عبره بما قاله ابوالحسن ابن القطان من انه هو و سهيل ابن ابی صالح اختلطا و تغيرا نعم' الرجل تغير قليلا ولم يبق حفظه كهو فی حال الشبيبه' فنسی بعض محفوظه او وهم' فكان ماذا---! اهو معصوم عن النسيان؟ ()

(بڑے علامۂ میں سے ایک ہیں' حجت اور امام ہیں لیکن بڑھاپے میں ان کا حافظہ کم ہو گیا تھا' تاہم اختلاط میں کبھی مبتلا نہیں ہوئے اور ابوالحسن ابن القطان کی اس بات کا کوئی اعتبار نہیں ہے کہ ہشام اور سہیل ابن ابی صلح دونوں کو اختلاط اور تغیر ہو گیا تھا۔ ہاں' یہ ضرور ہے کہ ہشام میں تھوڑی سی تبدیلی آگئی تھی اور ان کا حافظہ ویسا نہیں رہا تھا جیسا کہ جوانی میں ہوا کرتا تھا' اس لئے اپنی یادداشت میں محفوظ بعض چیزوں کو بھول جاتے تھے یا ان کو وہم ہو جاتا تھا' مگر اس سے کیا ہوتا ہے' کیا وہ نسیان سے معصوم تھے!؟)

ہمارا مقصد بھی ان کو اختلاط کا مریض ثابت کرنا نہیں' ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ آخر عمر میں ان کو تھوڑا بہت نسیان اور وہم ہو گیا تھا۔ ہو سکتا ہے انہوں نے اپنے والد سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے جو الفاظ سنے ہوں وہ بھول گئے ہوں' اس لئے کبھی ماضی' کبھی مضارع' کبھی خاص اور کبھی عام لفظوں سے تعبیر کر دیتے ہوں۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ خود کوئی ایک اثر بیان کرتے ہوں' آگے شاگردوں نے تعبیرات مختلف کر دی ہوں۔ بہرحال یہ کام خود ہشام نے کیا ہو یا ان کے تلامذہ نے' اب یہ جاننے کی کوئی صورت نہیں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اصل الفاظ کیا تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کا درحقیقت کیا اثر مرتب ہوا تھا---! حافظہ متاثر ہوا تھا' مخصوص قوت میں فرق واقع ہوا تھا' عمومی کارکردگی پر اثر پڑا تھا' یا یہ ساری باتیں ہو گئی تھیں؟ لیکن

اس صورت میں نہ تو آپ ﷺ کی تبلیغ کا مکمل ہونا یقینی رہتا ہے' نہ آپ ﷺ کے ہر قول و فعل کو شریعت اور اسوہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حافظے کی خرابی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ آدمی کوئی کام کر چکا ہو اور سمجھتا رہے کہ میں نے یہ کام نہیں کیا' مثلاً نماز پڑھ چکا ہو اور یہ سمجھے کہ نہیں پڑھی ہے۔ اس طرح کی خرابی دینی اعتبار سے کوئی بڑا نقصان نہیں پہنچاتی' زیادہ سے زیادہ یہ ہو گا کہ نماز دوبارہ پڑھ لے گا۔ دوسری قسم یہ ہے کہ کوئی کام نہ کیا ہو اور سمجھے کہ کر چکا ہوں' مثلاً' نماز نہ پڑھی ہو اور خیال کرے کہ پڑھ چکا ہوں۔ اس صورت میں اس کو گناہ تو کوئی نہیں ہو گا کیوں کہ نسیان معاف ہے مگر نماز بہرحال رہ جائے گی۔

روایات سحر میں رسول اللہ ﷺ کے لئے جو نسیان ثابت کیا جا رہا ہے وہ دوسرے قسم کا ہے۔ یعنی آپ ﷺ نے ایک کام نہیں کیا ہوتا تھا اور یہ خیال کرتے تھے کہ کر چکا ہوں۔ اب آپ خود ہی سوچنے کی یہ بات کتنے ہولناک امکانات کو جنم دیتی ہے۔۔۔! مثلاً ہو سکتا ہے کہ آپ ﷺ پر کوئی وحی نازل ہو اور آپ ﷺ یہ سمجھتے رہیں کہ میں لوگوں تک اس کو پہنچا چکا ہوں حالانکہ نہ پہنچائی ہو۔۔۔! نہ جانے مسحوریت کے طویل دور میں کتنی دفعہ وحی اتری ہو اور آپ ﷺ نے لوگوں تک نہ پہنچائی ہو اور سحر کی وجہ سے یہی سمجھتے رہے ہوں کہ میں پہنچا چکا ہوں۔۔! معاذ اللہ ثم معاذ اللہ!!

اس کے جواب میں یہ کہنا کہ جادو کا اثر صرف آپ ﷺ کی ذات اقدس پر ہوا تھا نبوت سے متعلقہ معاملات اس سے محفوظ رہے صرف خوش عقیدگی کی حد تک تو درست ہے لیکن پتہ ہونا چاہئے کہ ذات اور نبوت علیحدہ علیحدہ نہیں ہیں۔ یہ باہم ایک ہیں (یہ صرف اپنی اپنی سمجھ کی بات ہے)

روایات اور راوی حضرات

صحت اور پڑتال کے معیار کے چند اہم اصول

فرمان رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

"ایک زمانہ آئے گا تم ایسی حدیثیں سنو گے جو تمہارے باپ دادا نے نہ سنی ہوں گی۔ میرے بعد تمہارے لئے حدیثیں بہت ہو جائیں گی اس لئے جب تمہارے روبرو میری طرف منسوب کر کے کوئی حدیث بیان کی جائے تو اس کو کتاب اللہ پر پیش کرو۔ جو کتاب اللہ کے موافق ہو اس کو قبول کر لو اور جو مخالف ہو اس کو رد کر دو۔"

حضرت امام اعظم امام ابو حنیفہ کا پیمانہ روایت حدیث

"فرماتے ہیں انسان کو چاہئے کہ صرف اس حدیث کی روایت کرے جو سننے کے دن سے روایت کرنے کے دن تک سے حفظ ہو۔"

پس آپ کے نزدیک بجز یاد رکھنے والے کے روایت جائز نہیں (اقوال صحیحہ ص ۱۰۷ بحوالہ الخیرات)

کچھ روایات کے بارے میں
روایت کی صحت اور راوی لوگوں کا کیریکٹر

حدیث کے صحیح وثقہ یا وضعی و ضعیف ہونے کی تصدیق کرنے کے لئے مندرجہ ذیل معیار و اصول ہوتے ہیں۔

حدیث کی صداقت کا معیار

۱۔ سب سے پہلے واقعہ کی تلاش قرآن مجید میں، پھر احادیث صحیحہ میں، پھر عام احادیث میں کرنی چاہئے اگر نہ ملے تو روایات سیرت کی طرف توجہ کی جائے۔

۲۔ کتب سیرت محتاج تنقیح ہیں اور ان کی روایات و اسناد کی تنقید لازم ہے۔

۳۔ سیرت کی روایتیں باعتبار پایہ صحت، احادیث کی روایتوں سے فروتر ہیں اس لئے بصورت اختلاف احادیث کی روایات کو ہمیشہ ترجیح دی جائیگی۔

۴۔ بصورت اختلاف روایات احادیث، روایات ارباب فقہ کی روایات کو دوسروں پر ترجیح ہوگی۔

۵۔ سیرت کے واقعات میں سلسلہ علت و معلول کی تلاش نہایت ضروری ہے۔

۶۔ نوعیت واقعہ کے لحاظ سے شہادت کا معیار قائم کرنا چاہئے۔

۷۔ روایات میں اصل واقعہ کس قدر ہے؟ اور راوی کی ذاتی رائے و فہم کا کس قدر جزو شامل ہے۔

۸۔ اسباب خارجی کا کس قدر اثر ہے۔

۹۔ جو روایت عام وجوہ عقلی و مشاہدہ عام و اصول مسلمہ اور قرائن حال کے خلاف ہوگی لائق حجت نہ ہوگی۔

۱۰۔ اہم موضوع پر مختلف روایات کی تطبیق و جمع سے اس کی تسلی کرلینی چاہئے کہ راوی سے ادائے مفہوم میں تو غلطی نہیں ہوئی ہے۔

حدیثوں کے راویوں کی اقسام۔ فرمان مولائے کائنات شیر خدا رضی اللہ عنہ

بعض احادیث رسول اللہ ﷺ کی طرف غلط طور پر کیسے منسوب ہو جاتی ہیں تو اس کی بڑی وجہ وہ کذاب اور وضاع راوی ہیں جو اپنی دکان چمکانے کے لئے طرح طرح کی حدیثیں گھڑ کے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرتے رہے لیکن ایسی روایتوں کا اسماء الرجال کے ذریعے بآسانی پتہ چلایا جا سکتا ہے' البتہ کچھ راویتیں ایسی ہوتی ہیں جن میں کوئی بھی راوی کذاب نہیں ہوتا اس کے باوجود ان کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف درست نہیں ہوتی اور اس کا سبب باب مدینہ العلم علی کرم اللہ وجہہ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ حدیثوں کے راوی تین قسم کے ہوا کرتے تھے۔

ا۔ وہ مخلص مومن جو رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا اور آپ ﷺ کی گفتگو کے مفہوم کو اچھی طرح سمجھا۔

ب۔ وہ اعرابی جو کسی باہر کے قبیلے سے آیا اور رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا مگر اس کا صحیح مطلب نہ سمجھ سکا اور اپنے قبیلے میں واپس جا کر جو کچھ سمجھا تھا اس کو اپنے الفاظ میں بیان کر دیا' جس کی وجہ سے مفہوم میں تبدیلی واقع ہو گئی۔

ج۔ وہ منافق جس کا نفاق ظاہر نہیں تھا۔ اس نے جھوٹ اور افتراء کے طور پر بات گھڑی اور اس کو رسول اللہ ﷺ کی طرف (بالواسطہ یا بلاواسطہ) منسوب کر دیا۔ سننے والے نے اس کو سچا مومن سمجھتے ہوئے اس کی بات پر یقین کر لیا اور اس کی روایت کو دوسروں کے سامنے ذکر کر دیا۔ اس طرح وہ جھوٹی روایت پھیل گئی۔

قسم دوم اور قسم سوم میں یہ فرق تو ضرور ہے کہ ایک کو غلط فہمی ہوئی اور دوسرے نے جان بوجھ کر شرارت کی لیکن بہر صورت ان کی روایات کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنا بالیقین غلط ہے' خواہ بعد کے راوی کتنے ہی ثقہ اور مستند کیوں نہ ہوں' اس لئے روایات کو کتاب اللہ پر پیش کرنا ضروری ہے۔ اگر کوئی روایت قرآن کے مطابق ہوئی تو وہ یقیناً رسول اللہ ﷺ کا کلام ہے جس کا ماننا اور

اس پر عمل کرنا ہر مومن کے لئے ضروری ہے اور اگر قرآن کے خلاف ہوئی تو وہ کسی غلط فہمی یا نفاق کا شاخسانہ ہے اور اس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف باطل ہے اس لئے اس کو مسترد کرنا لازمی ہے۔

حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث بھی قرآن کے خلاف نہیں ہوتی، نہ ہو سکتی ہے، البتہ بعض مفتریات نے احادیث کا روپ دھار رکھا ہوتا ہے، اور اب انہیں قرآن کی کسوٹی پر پرکھا جاتا ہے ملمع اتر جاتا ہے اور صحیح صورت حال واضح ہوتی ہے۔

آج کل اہل علم کا ایک گروہ جس میں اہل حدیث حضرات پیش پیش ہیں یہ نظریہ لے کر اٹھا ہے کہ بخاری و مسلم کی روایات کا صحیح ہونا شک و شبے سے بالاتر ہے اس لئے ان کو بہرحال تسلیم کرنا پڑے گا۔ البتہ روایات سحر ضعیف ہیں اس لئے کہ نہ تو رسول اللہ ﷺ کی نظروں میں التباس کا ذکر ہے نہ کھانا پینا بند ہونے کا نہ زلفیں جھڑنے کا

نہ صحابہ کرام کی عیادت کرنے کا نہ آخری سورتیں نازل ہونے کا

اس لئے یہ سب باتیں غلط ہیں۔ اصل واقعہ اتنا ہی ہے جتنا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین مذکور ہے اور ہم اسی کو درست مانتے ہیں۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ جن روایتوں میں جادو کے مندرجہ بالا اثرات مذکور ہیں، وہ سب ضعیف اور کمزور ہیں، تو اس میں کوئی شبہ نہیں۔ اسی طرح جادو کی گرہیں کھولنے کے موقع پر آخری سورتوں کا نازل ہونا بھی کلبی کا خود ساختہ قصہ ہے۔ البتہ یہ خیال درست نہیں کہ صحیح بخاری کی روایات سحر ہر قسم کے شک و شبے سے بالاتر ہیں، کیونکہ گذشتہ صفحات میں ہم واضح کر چکے ہیں کہ ان میں بیان کئے گئے دو اثرات، یعنی حافظے میں کمی اور مردانہ طاقت کا روبعمل نہ ہونا اگر درست تسلیم کر لئے جائیں تو آپ ﷺ کی معجزانہ قوتوں کا تعطل لازم آتا ہے حالانکہ معجزے کے مقابلے میں جادو کامیاب ہو ہی نہیں سکتا نیز دیگر روایات

کی طرح یہ روایتیں بھی ان تتبعون الا رجلا مسحورا کے منافی ہیں اس لئے قابل تسلیم نہیں ہے۔ تاہم ان آیات کی اگر کوئی اور توجیہہ و تاویل کر لی جائے اور روایات کو صحیح ماننے پر اصرار کیا جائے تو عرض یہ ہے کہ ایسا نہیں ہے' بلکہ ان کی صحت خاصی مشتبہ ہے۔ ان کے متن میں تضادات کی بھرمار ہے اور ان میں سے جس روایت کو بلحاظ سند سب سے زیادہ قوی تسلیم کیا گیا ہے' اس کی سند درحقیقت سخت مجروح اور ناقابل اعتبار ہے۔

کیونکہ

خبراحاد

یہ خبراحاد ہیں اور خبراحاد خواہ کتنی ہی قوی اور صحیح کیوں نہ ہوں' ان کو قطعی اور یقینی اعتقادیات کے لئے دلیل نہیں بنایا جا سکتا۔ جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نبی کا جادو سے متاثر ہو سکنا یا نہ ہو سکنا عقیدے کا مسئلہ ہے اور عقائد ثابت کرنے کے لئے یا تو قرآن کریم سے دلیل پیش کی جا سکتی ہے یا حدیث متواتر ہے۔

نتیجہ :۔ علامہ تفتازانیؒ لکھتے ہیں۔ خبر واحد میں اگر صحت کی وہ تمام شرائط پائی جائیں جو اصول فقہ میں مذکور ہیں تب بھی وہ صرف ظن و گمان کا فائدہ دیتی ہیں (نہ کہ یقین کا) اور گمان کا اعتقادی مسائل میں کوئی اعتبار نہیں۔

شریعت کی حفاظت

غلط تشریح کی گئی روایات اور ان کے مصنفین علمائے کرام پر تنقید کرنا واجب ہے کیونکہ اسی میں شریعت کی حفاظت ہے

ایک شاگرد بڑے Professor سے دلائل کی روشنی میں اختلاف کرنے کا شرعی حق رکھتا ہے اور اس کی کتاب کی غلطی یا بالمشافہ خود اس کی غلطی ظاہر کرنے کا مجاز ہے دنیائے اسلام میں دور حاضر کے فرقہ وارانہ ذہنیت کے مالک ایسے لوگ موجود اس نظریے میں مبتلا ہیں کہ اپنے پسندیدہ علمائے کرام اور ان کی تقاریر و تصانیف کو کلیتہ اغلاط سے پاک سمجھتے ہیں اور ان کے کسی قول میں بھی مسترد ہونے کا امکان نہیں مانتے اگر کوئی شخص ان لوگوں کے نظریے کے خلاف عقیدہ حق کا اظہار کرے تو یہ لوگ حقیقت ہونے کے باوجود ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے حالانکہ امام شافعی اور علامہ آلوسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ راویوں، گواہوں اور مصنفین پر جرح و تنقید کرنا نا صرف جائز بلکہ واجب ہے کیونکہ اس میں شریعت کی حفاظت ہے اور حضرت عباس دوری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے بھی یحیی بن معین رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا ہے جو شخص یہ دعوی کرے اس سے حدیث میں خطا نہیں ہوئی وہ کذاب ہے اور حضرت عبدالرحمن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص خود کو خطا سے مبرا سمجھے وہ پاگل ہے اور امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایسا کون شخص ہے جو خطا نہیں کرتا (بحالہ الاداب الشرعیتہ ج ۲ ص)

۴۶) مطبوعہ مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز مکہ المکرمتہ طبعہ اولی ۱۴۱۷ء امام حنفی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے میری زندگی کی قسم تصنیف و تالیف میں خطرہ لغزش سے انسان کا محفوظ رہنا بہت مشکل ہے اور یہ کوئی حیرت انگیز بات نہیں ہے بے شک بھول چوک انسانیت کے خصائص سے ہے اور خطا و لغزش آدمیت کی علامت ہے (حوالہ در مختار ج ۱، ص ۹۶ - ۹۷ مطبوعہ دار لکتب العلمیہ 'بیروت' طبع اولی ۱۴۱۵ء)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں انبیاء کرام علیہم السلام کے سوا کوئی بشر معصوم نہیں اور غیر معصوم سے کوئی نہ کوئی کلمہ غلط یا بیجا صادر ہونا کچھ کالمعدوم نہیں (حوالہ فتوی رضویہ ج ۶، ص ۲۸۳ مکتبہ رضویہ)

امام الاحرامین عبدالبالک بن عبداللہ الجوینی الشافعی رحمتہ اللہ علیہ متوفی ۴۷۸ فرماتے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے کوئی ایک نغزشوں سے معصوم نہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے درگزر فرمانے والا ہے پھر کیسے کسی عام شخص کے لئے عصمت تسلیم کی جائے (حوالہ کتاب الارشاد ص ۱۷۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت' طبعہ اول ۱۴۱۶ء)

حدیث میں ہے کہ حضور سید الکونین ﷺ نے فرمایا عالم کی لغزش سے بچو اور اس کے رجوع کا انتظار رکھو۔ اسے استاد امام مسلم حسن بن علی حلوانی ابن عدی' بہقی اور امثال میں عسکری نے حضرت عمر بن عوف مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایات کیا۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں عالم سے لغزش ہوتی ہے تو وہ اس سے رجوع کرلیتا ہے اور اس کی خبر شہروں شہروں پہنچ کر لغزش اس سے منقول رہ جاتی ہے

رب کائنات کی پاکیزہ مقدس کتاب قرآن حکیم کے سوا کوئی کتاب اغلاط و اختلاف سے پاک نہیں (امام شافعی حنفی رحمتہ اللہ علیہ' حوالہ درالمختار ج' ص ۱۰۵' مطبوعہ دارلکتاب العلیم بیروت طبعہ ۴۱۵) خطیب بغدادی علیہ رحمتہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کتاب کی ۷۰ مرتبہ بھی تصیح کی جائے تب بھی اس کتاب میں ضرور خطا پائی

جائے گی اللہ تعالیٰ اس بات کو ناپسند فرماتا ہے کہ اس کی کتاب آسمانی صحیفہ کے سوا کوئی کتاب صحیح ہو (حوالہ موضح اوہام) بوالتغریق ج ا' ص ٦)

صحابہ اکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور آئمہ کرام و خطبا ملت کے علمائے اکرام و مصنفین کے غلط روایات اور غلط احادیث پر تنقید کرنے کے بارے میں چند اقوال پڑھے رب کائنات سے دعا ہے جمیع امت مسلمہ کو ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور امت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اسلاف کے طریقے پر ہمیشہ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

امام اہلسنّت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے علمائے سلف کے ساتھ اختلافات کو آپ نے "**تطفل**" قرار دیا تھا

علمائے کرام جنہوں نے زمانہ ماضی میں مختلف دینی معاملات پر جو اپنے نظریات بتائے ضروری ہیں کہ وہ کلی طور پر قابل قبول (PERFECT) ہیں اور ان پر تنقید کرنا واجب ہے اور اسی میں ہی شریعت کی حفاظت ہے امام شامیؒ کے متعلق اعلیٰ حضرت کے اختلافات اگر جمع کئے جائیں تو لاتعداد صفحات درکار ہیں جنہیں اعلیٰ حضرت نے تطفل قرار دیا ہے۔

حضرت امام اعظمؒ کی اخذ روایت میں احتیاط

۱۔ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا روایت حدیث کے بارے میں طریقہ یہ تھا کہ آپ احادیث لینے میں (احتیاطاً) بہت زیادہ شدت سے کام لیتے تھے۔ آپ صرف ایسی روایت بیان کرنا مناسب سمجھتے تھے جو بالکل اسی طرح یاد ہو جس طرح پہلی مرتبہ سنی ہو۔ (امام طحاوی، مقام ابو حنیفہ ص ۱۳۴، بحوالہ الجواہر جلد ۱)

۲۔ وہ کسی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی روایت کو بھی جبکہ اسے زبانی یاد نہ ہو، روایت کرنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ (الکفایہ)

۳۔ ابو عصمہ نے حضرت امام سے دریافت کیا کہ آپ مجھے کن لوگوں سے روایت لینے کا حکم کرتے ہیں تو فرمایا "ہر اس معتبر ثقہ شخص سے اگرچہ وہ جماعت سے ہٹا ہوا ہو سوائے شیعہ کے کہ ان کا اصل عقیدہ یہ ہے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو گمراہ ثابت کریں۔"

(حیاۃ ابو حنیفہ ص ۲۶۳، بحوالہ الکفایہ فی علم الروایہ بحوالہ عبداللہ بن مبارک)

۴۔ اخذ روایت میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور قاضی ابو یوسف رضی اللہ عنہ کی تائید کی ہے کہ شیعہ سے روایت قبول نہ کی جاوے (خطیب بغدادی بحوالہ مذکور)

۵۔ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت تو اس لئے کم ہیں کہ انہوں نے شروط روایت و تحمل میں تشدد کیا ہے۔

(اقوال صحیحہ ص ۱۰۰، بحوالہ مقدمہ ابن خلدون)

۶۔ امام وکیع بن الجراح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "بلاشبہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے حدیث میں وہ احتیاط کی ہے جو اور کسی نے نہیں کی۔"

(مقام ابی حنیفہ ص ۱۳۴، بحوالہ مناقب امام صدر الائمہ جلد ۱)

۷۔ امام عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے سنا، وہ فرماتے تھے۔

"امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ علم کے حاصل کرنے میں بڑے سخت محتاط اور حدود الہیہ کی بے حرمتی پر بے حد مدافعت کرنے والے تھے اور وہ صرف وہی حدیث لیتے تھے جو ثقہ راویوں سے مروی ہوتی تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری فعل کو لیا کرتے تھے۔ (مقام ابوحنیفہ ص ۱۳۳' بحوالہ الانتقاء لابن عبدالبر)

۸۔ امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔

جو حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہو اس میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ یہ شرط لگاتے تھے کہ عمل سے پہلے دیکھ لیا جاوے کہ راوی حدیث سے صحابی تک پرہیز گاروں کی ایک خاصی جماعت اسے نقل کرتی ہے' پھر وہ قابل عمل ہو گی۔"

(میزان الکبری جلد ا' مقام ابوحنیفہ ص ۱۳۴)

۹۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا مذہب اور رائے نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ سخت مذہب ہے اور عمل اس کے خلاف پایا ہے کیونکہ بہت ممکن ہے کہ بخاری و مسلم کے ان رواۃ کی تعداد جو شرط مذکور پر پورے اترتے ہوں نصف تک بھی پہنچے" (مقام ابوحنیفہ ص ۱۳۵ بحوالہ تدریب الراوی)

۱۰۔ امام ابن المبارک نے فرمایا :۔

"امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی قلت روایت کے عذروں میں سے ایک وہ بھی ہے جو آپ کے قول سے ظاہر ہے کہ انسان کو چاہئے کہ صرف اسی حدیث کی روایت کرے جو سننے کے دن سے روایت کرنے کے دن تک اسے حفظ ہو پس اپ کے نزدیک بجزیاد رکھنے والے کے روایت جائز نہیں۔"

(اقوال صحیحہ ص ۱۰۷' بحوالہ الخیرات الحسان)

بارہواں باب

راوی حضرات کی خطائیں

احادیث میں اپنی طرف سے اضافہ

سحر کی تمام روایتوں میں سب سے زیادہ صحیح روایات وہ سمجھی جاتی ہیں جو صحیح بخاری میں ہیں اور صحیح بخاری کی جملہ روایات سحر کے راوی صرف اور صرف ہشام ہیں اور ہشام کے شاگردوں میں سب سے معتبر، معتمد اور مستند سفیان ابن عینیہ ہیں۔ اب اگر ثابت کر دیا جائے کہ سفیان اتنے بھی مستند نہیں ہیں جتنے کہ سمجھے جاتے ہیں تو سحر کی سب سے قوی روایت ناقابل اعتبار ہو جاتی ہے اور اگر سحر کی جملہ روایات کے مدارالمہام راوی ہشام کے بارے میں بھی ایسے ہی حقائق بیان کر دیئے جائیں تو جادو کی یہ ساری نگری ہی منہدم ہو جاتی ہے لیکن یہ واضح کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہر غلطی اور لغزش سے منزہ اور پاک صرف اللہ تعالی کی ذات ہے۔ انسان خواہ کتنا ہی سچا اور مستند کیوں نہ ہو، اس سے کہیں نہ کہیں غلطی اور بھول چوک ہو ہی جاتی ہے۔ ثقہ اور معتبر راوی بھی انسان ہی ہوتے ہیں اس لئے ان کو غلطی لگ جانا نہ صرف ممکن ہے بلکہ اکثر ایسا ہوتا رہتا ہے۔ لیکن جہاں صورت حال ایسی ہو کہ ثقہ راوی کی روایت کو تسلیم کرنے سے شان رسالت پر حرف آتا ہو تو پھر تحفظ شان رسالت کی مقدم سمجھنا چاہئے اور اس روایت کو سربسر من گھڑت قرار دینے میں تامل نہیں کرنا چاہئے۔ اسی بنا پر تو کیا اس سے یہ بہتر نہیں ہے کہ ہم پیغمبروں کو سچا قرار دیں اور اس روایت کے راویں کو جھوٹا کہہ دیں۔

اس اصولی بات کے بعد ہم اصل موضوع کی طرف لوٹتے ہیں۔

حضرت سفیان ابن عینیہ :۔ بہت ہی جلیل القدر ہستی ہیں۔ ثقہ ہیں، ثبت ہیں، حجت ہیں، حافظ ہیں، امام ہیں۔ غرضیکہ ایک مستند اور معتمد راوی کے لئے جتنے بھی الفاظ کتب اسماء الرجال میں مستعمل ہیں وہ سب ان کے لئے استعمال

ہوئے ہیں۔ بڑی بڑی مقتدار و راہنما ہستیاں ان کے شاگردوں میں شامل ہیں اور ان کے فضائل و مناقب کے بارے میں اسماء الرجال والے کہتے ہیں کہ "کثیرۃ جدا" یعنی بہت ہی زیادہ ہیں۔ علم حدیث کا ایک بحر ذخار تھے جس سے ایک دنیا سیراب و فیض یاب ہوئی' تاہم روایت حدیث میں ان سے خطائیں بھی سرزد ہوتی رہتی تھیں۔ اس سلسلے میں علامہ ذہبی نے جو کچھ لکھا ہے اس کا ترجمہ ہم اعلی حضرت بریلوی کے حوالے سے پیش کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں

یہ ہیں محدثین کے امام الائمہ سفیان ابن عیینہ' جنہوں نے زہری سے' روایت میں بیس سے زیادہ حدیثوں میں خطا کی۔۔۔ امام احمد فرماتے ہیں۔ "مجھ میں اور علی ابن مدینی میں مذاکرہ ہوا کہ زہری سے روایت میں ثابت تر کون ہے اعلی نے کہا۔ "سفیان ابن عیینہ" میں نے کہا۔۔۔ "امام مالک' کہ ان کی خطا سفیان کی خطاؤں سے کم ہے۔ قریب بیس حدیثوں کے ہیں جن میں سفیان نے خطا کی۔" پھر میں نے اٹھارہ گنا دیں اور ان سے کہا۔۔۔ "آپ مالک کی خطائیں بتائیں؟" وہ دو تین حدیثیں لائے۔ پھر جو میں نے خیال کیا تو سفیان نے بیس سے زیادہ حدیثوں میں خطا کی ہے۔" ذکرہ فی المیزان بااین ہمہ امام سفیان کے ثقہ' ثبت' حجت ہونے پر علمائے امت کا اجماع ہے۔"

قارئین کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ ان کی خطاؤں کا تناسب کچھ زیادہ ہی ہے کیونکہ زہری سے انہوں نے کل تین سو کے لگ بھگ روایتیں لی ہیں اور ان میں انہوں نے بیس سے زیادہ خطائیں کی ہیں' اس طرح ان کی خطاؤں کا تناسب سات فیصد کے قریب بنتا ہے حالانکہ یہ زہری کی روایتوں کے سب سے پختہ حافظ مانے جاتے ہیں۔ جبکہ ہشام کی روایتوں میں ان کا اثبت اور احفظ ہونا اسماء الرجال والوں نے کہیں بیان نہیں کیا۔ تو اپنے جس استاد کی روایتوں کے یہ انتہائی پختہ حافظ ہیں' اگر اس کی روایات میں ان کی خطاؤں کا تناسب سات فیصد ہے تو جن اساتذہ کی روایات میں ان کا پختہ حافظ ہونا کہیں مذکور نہیں۔۔۔

مثلاً ہشام۔۔۔ ان کی روایات میں ان کی خطاؤں کا تناسب نہ جانے کیا ہو گا۔۔۔!

چلئے، مجموعی تناسب سات فی صد ہی فرض کر لیتے ہیں، بلکہ اٹھارہ غلطیوں کے حساب سے چھ فی صد مان لیتے ہیں اور مختلف اساتذہ سے انہوں نے جو روایتیں لی ہیں ان کی کل تعداد سات ہزار کے لگ بھگ ہے۔ اگر ان میں چھ فی صد غلطیوں کا امکان ہی تسلیم کر لیا جائے تو ان کی مجموعی خطاؤں کی تعداد چار سو سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ پھر ایسی کثیر الخطا ہستی کی روایت عقائد میں کیسے قبول کی جا سکتی ہے اور اس کی بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بارے میں یہ عقیدہ کیسے رکھا جا سکتا ہے کہ جادو کے اثر سے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جسم اقدس جو کہ معجزہ ہے پر جادو اثر کر گیا تھا۔

چلیں، چار سو کی تعداد کو چھوڑیں، بلکہ اٹھارہ والی بات کو بھی ترک کر دیں اور فرض کر لیں کہ سات ہزار حدیثوں میں ان سے صرف سات روایتوں میں خطا سرزد ہوئی، تو کیا یہ ممکن نہیں کہ یہ روایت بھی انہیں سات میں سے ایک ہو؟ یہ عجیب بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف ایسی نامناسب باتیں منسوب کرنا تو گوارا کر لیا جائے جن کی توجیہات و تاویلات میں شارحین کو صفحوں کے صفحے سیاہ کرنے پڑیں مگر یہ نہ کہا جائے کہ سفیان سے غلطی ہو گئی، الٹا ان کی روایت کو سب سے درست مانا جائے اور باقی چار روایتیں، جن میں بیویوں والے معاملے اور نشرہ کا سرے سے کوئی ذکر ہی نہیں اور جادو کے بارے میں بزبان رسالت یہ اعتراف موجود ہے کہ نہیں نکالا گیا، ان کو راویوں کی غلطی فہمی قرار دے دیا جائے۔!!

بہرحال مقصد اس بحث و تمحیص سے یہ ہے کہ سفیان سے روایت میں خطائیں سرزد ہوتی رہتی تھیں اور وہ اتنے احفظ و اثبت نہیں تھے جتنے کہ سمجھے جاتے ہیں اس لئے اس روایت کو بھی ان کی غلطیوں کو مجموعہ سمجھ کر ترک کر دینا ہی مناسب ہے۔

احادیث میں ردوبدل (اضافہ) کی مثال

سفیان ابن عیینہ کا کارنامہ

امام بخاری کتاب الدعوات میں ایک حدیث اس سند کے ساتھ لائے ہیں۔

حدثنا علی ابن عبداللہ، قال: حدثنا سفین، قال: حدثنا سمی، عن ابی صالح، عن ابی هریرة قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ من جهد البلاء، و درک الشقاء وسوء القضاء، و شماته الاعداء

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم (چار چیزوں سے) پناہ مانگا کرتے تھے۔۔۔ سخت مصیبت سے، بدبختی لاحق ہونے سے، بری تقدیر سے اور دشمنوں کی شماتت سے۔)

اس حدیث کے راوی یہی سفیان ابن عیینہ ہیں اور وہ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد نہایت معصومیت سے اعتراف کرتے ہیں۔

قال سفین: الحدیث ثلث، زدت انا واحدة، لا ادری ایتهن هی

(سفیان نے کہا۔۔۔ "حدیث میں صرف تین چیزوں کا ذکر ہے۔ ایک میں نے بڑھا دی ہے، میں نہیں جانتا کہ وہ کون سے ہے۔")

یعنی سفیان کہتے ہیں کہ مندرجہ بالا روایت میں جن چار چیزوں سے پناہ مانگنے کا ذکر کیا گیا ہے، ان میں سے حدیث کے اندر صرف تین مذکور ہیں، ایک کا میں نے اضافہ کیا ہے لیکن مجھے معلوم نہیں کہ وہ کون سی ہے۔

سبحان اللہ! کوئی پوچھے کہ چلیں مان لیا، زمانہ گزر جانے کے بعد آپ کو یاد نہیں رہا کہ آپ نے کون سا اضافہ کیا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ پہلے اضافہ کیا ہی کیوں تھا؟

اس سوال کا جواب علامہ کرمانی دیتے ہیں۔ سوال و جواب انہی کی زبانی سنئے!

"ان قلت: کیف جازله ان یخلط کلامه بکلام رسول اللہ صلعم بحیث لا یفرق بینهما؟

قلت: ماخلط، اشنبه علیه تلک الثلاثه بعینها و عرف انها کانت ثلثه من هذه الاربعه، فذکر الاربعه تحقیقا لروایه تلک الثلاثه قطعا، اذلا مخرج منها"

(اگر تم اعتراض کرو کہ سفیان کے لئے یہ بات کیسے جائز ہو گئی کہ وہ اپنے کلام کو رسول اللہ کے کالم میں اس طرح خلط ملط کر دیں کہ دونوں میں فرق ہی نہ کیا جا سکے؟

تو میں جواب دوں گا کہ انہوں نے خلط ملط نہیں کیا، بلکہ ان پر ان تینوں کی تعیین مشتبہ ہو گئی تھی لیکن وہ جانتے تھے کہ وہ تین انہی چار میں سے تھیں، اس لئے انہوں نے چار کو ذکر کر دیا تاکہ تین چیزیں یقینی طور پر ان میں آجائیں، کیونکہ اس سے نکلنے کی اور کوئی صورت ہی نہیں تھی۔

یعنی سفیان کے ذہن میں چار چیزیں آرہی تھیں، جبکہ ان کو یہ بھی پتہ تھا کہ حدیث میں صرف تین مذکور ہیں لیکن ان پر واضح نہیں ہو رہا تھا کہ ان چار میں سے کون کون سی حدیث میں بیان ہوئی ہیں اور کونسی میری طرف سے زیادہ ہو گئی ہے۔ اس لئے وہ چاروں کو بیان کر دیتے تھے کیونکہ اس مخمصے سے نکلنے کی اور کوئی صورت ہی نہیں تھی۔

اگر سفیان کو یہ پتہ نہ ہوتا کہ میں نے کونسی چیز کا اضافہ کیا ہے تو یہ جواب چل جاتا مگر مصیبت یہ ہے کہ صحیح اسماعیلی میں سفیان کی جو روایت مذکور ہے اس وضاحت موجود ہے کہ اضافی چیز "شماتہ الاعداء" ہے۔۔۔!

"وقذ اخرج الاسماعیلی الحدیث من طریق عمر و عن سفین، فین فیہ ان الخصلہ المزیدۃ ھی شماتہ الاعداء"

(اور اسماعیلی نے اس حدیث کو عمر کے واسطے سے سفیان سے روایت کیا ہے اور اس میں وضاحت کی ہے کہ جس صفت کا اضافہ کیا گیا ہے، وہ شماتت الاعداء ہے)

اب اس الجھن کا کیا حل ہو کہ ایک روایت میں اضافہ شدہ چیز کی تعیین موجود ہے، جبکہ صحیح بخاری کی روایت کے مطابق سفیان کہتے ہیں "میں نہیں جانتا کہ وہ کونسی ہے"

اس کا جواب علامہ قسطلانی نے یہ دیا ہے۔

"ولعل سفين كان اذا حدث ميزها، ثم طال عليه الامر، قطرء عليه النسيان، فحفظ بعض من سمع تعيينها منه قبل ان يطرء عليه النسيان، ثم كان بعدان خفى عليه تعينينها، يذكر كونها مزيدة مع ابهامها"

(ہو سکتا ہے کہ سفیان پہلے جب یہ حدیث بیان کرتے ہوں تو اپنے اضافے کو واضح کر دیتے ہوں، پھر لمبے عرصے بعد ان پر نسیان طاری ہو گیا، تو جن لوگوں نے نسیان طاری ہونے سے پہلے ان کی زبان سے اضافے کی تعیین سنی تھی انہوں نے اس کو یاد رکھا، مگر بعد میں سفیان پر وہ تعیین مخفی ہو گئی اس لئے وہ کسی غیر معین چیز کا اضافہ بیان کرنے لگے) حاصل یہ کہ پہلے ان کو اپنے اضافے کا پتہ تھا اس لئے اسماعیلی کی روایت میں اس کی تعیین موجود ہے، بعد میں نسیان کی وجہ سے ان کے ذہن میں اضافہ معین نہ رہا اس لئے بخاری کی روایت میں کسی ایک مبہم اضافے کا ذکر ہے۔

اس طرح تعیین اور ابہام کا تعارض تو رفع ہو گیا مگر ہمارا سوال مزید مستحکم ہو گیا کہ جس زمانے میں ان کو یہ معلوم تھا کہ یہ میرا اضافہ ہے اسی وقت اس کو انہوں نے نکال کیوں نہ دیا۔۔۔؟

اگر بات یہیں تک رہتی تو پھر بھی خیر تھی مگر انہوں نے مزید ظلم یہ کیا کہ کچھ عرصے بعد اضافے کے بارے میں بتائے بغیر ان چاروں چیزوں کو یقینی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کرنا شروع کر دیا۔ اس بات کا اعتراف علامہ کرمانی کو بھی ہے مگر ان کے پاس اس کا جواب کوئی نہیں ہے۔

"روی البخاری عنه فی کتاب القدر الحدیث، و ذکر فیہ الاربعہ مسندا الی رسول اللہ صلعم جزما بلاتردد ولا شک ولا قول بزیادۃ"

(بخاری نے کتاب القدر میں سفیان ہی سے اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ مگر اس میں چاروں چیزوں کو یقینی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف منسوب کیا ہے۔ وہاں سفیان نے نہ تو کسی تردد اور شک کا اظہار کیا ہے، نہ یہ بتایا ہے کہ ایک میں نے زیادہ کی ہے۔)

علامہ کرمانی نے جس روایت کی طرف اشارہ کیا ہے وہ یہی حدیث ہے اور اسی سند کے ساتھ اس کو سفیان نے بیان کیا ہے، البتہ اس کے ابتدائی الفاظ میں تھوڑا سا تغیر کر دیا ہے، یعنی "رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے" کو "رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگا کرو!" سے بدل دیا ہے۔ باقی تمام الفاظ وہی ہیں۔ حدیث مع السند ملاحظہ فرمایئے!

حدثنا مسدد، قال: حدثنا سفیان، عن سمی، عن ابی صالح، عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: نعوذو باللہ من جھد البلاء، ودرک الشقاء، وسوء القضاء، وشمائتہ الاعداء

اس حدیث میں سفیان نے پورے دھڑلے سے چاروں باتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف منسوب کر دی ہیں، جن میں سے ایک بالیقین ان کی اپنی تیار کردہ ہے۔ اسی لئے ہم نے کہا کہ سفیان حدیث میں من پسند اضافے کرنے سے گریز نہیں کرتے تھے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بیان کردہ الفاظ میں وہ جان بوجھ کر یا بھول کر اضافہ کر سکتے ہیں تو سحر کا واقعہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی مروی ہے اس میں انہوں نے نہ جانے کیا کیا ٹکڑے لگائے ہوں۔۔۔! اس لئے ایسی روایتوں پر اعتماد کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سحر کی قوت سے عجیب و غریب کیفیات میں مبتلا دکھانا ہرگز مناسب نہیں ہے۔

راوی۔ ہشام بن عروہ کا تعارف

اب آخر میں بخاری و مسلم کے اندر پائی جانے والی تمام روایات سحر کے مرکزی اور اصلی راوی ہشام پر ایک نظر ڈالتے چلئے!

سفیان ابن عیینہ کے بارے میں تو زیادہ سے زیادہ یہی کہہ سکتا ہے کہ انہوں نے باقی چار راویتوں سے اختلاف کرتے ہوئے روایت سحر میں کچھ من پسند اضافے کر دیئے ہیں۔۔۔ مثلاً جان دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا بیویوں کے پاس نہ جا سکنا، جادو کا کنویں سے نکالا جانا اور ام المومنین کا نشرہ کے بارے میں سوال کرنا۔۔۔ لیکن اس روایت کو پھیلانے اور حدیث کی صحیح ترین کتابوں تک پہنچانے کا سہرا بلاشبہ حضرت ہشام کے سر ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ انہوں نے بھی خود اس کو وضع نہیں کیا، بلکہ اس کی بنیادی ڈھانچہ کسی ماہر فن وضاع و کذاب نے تیار کیا ہے۔ ہشام سے صرف یہ کوتاہی ہوئی کہ اس کو درست سمجھ کر آگے بیان کرنا شروع کر دیا اور یوں یہ روایت احادیث کے معتبر مجموعوں میں داخل ہو کر اکثریت کے عقائد کا حصہ بن گئی۔

اس حقیقت تک رسائی کے لئے ہمیں بہت محنت کرنی پڑی ہے اس لئے اہل علم سے مودبانہ گزارش ہے کہ درج ذیل بحث کا نہایت باریک بینی اور دقت نظر سے مطالعہ فرمائیں۔ شکریہ!

ہشام کے والد کا نام عروہ ہے جو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے بھانجے ہیں اور بہت نامور فقیہ و محدث ہیں۔ ۶۱ھ کے دوران مدینہ منورہ میں ہشام کی ولادت ہوئی اور ۱۴۶ھ کو بغداد میں وفات پائی۔ زندگی کا ابتدائی حصہ مدینہ منورہ میں گزارا۔ اپنے والد کے علاوہ دیگر اساتذہ سے بھی فیض حاصل کیا اور علم حدیث میں مرتبہ کمال کو پہنچے۔ ان کی روایتیں حدیث کی تقریباً ہر کتاب میں پائی جاتی ہیں اور محدثین کی اصطلاح میں ثقہ ہیں، ثبت ہیں، حجت ہیں اور امام ہیں۔ یعنی نہایت اعلی درجے کے راویوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ جب تک مدینہ

منورہ میں مستقل طور پر سکونت پذیر رہے' ان کی روایتیں ہر قسم کی آمیزش سے پاک رہیں مگر منصور عباسی کے عہد میں جب انہوں نے عراق آنا جانا شروع کیا تو ان کی روایتوں میں گڑبڑ ہونے لگی کیونکہ اس سے پہلے وہ اپنے والد کے حوالے سے صرف انہی روایتوں کو بیان کیا کرتے تھے جو انہوں نے اپنے والد سے سنی ہوتی تھیں مگر عراق میں آمد و رفت کے بعد انہوں نے یہ کام شروع کر دیا کہ اگر کوئی شخص ان کے والد کی طرف منسوب کر کے کوئی روایت سناتا تھا تو ہشام اس سے وہ روایت اخذ کر لیتے تھے' پھر اس شخص کا ذکر بیچ سے حذف کر کے اس روایت کو اپنی طرف سے اپنے والدہ کی جانب منسوب کر دیتے تھے اور۔۔۔ "ابی عن عائشہ۔" (میرے والد نے عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے۔۔) کہہ کر اس روایت کو بیان کرنے لگتے تھے۔

اس طرح وہ راوی جس سے درحقیقت ہشام نے وہ روایت سنی ہوتی تھی' سرے سے غائب ہو جاتا تھا اور سامعین اس روایت کو نہایت مستند سمجھ کو نقل اور یاد کرنے لگتے تھے حالانکہ محذوف راوی کا کچھ پتہ نہیں ہوتا تھا کہ وہ کون تھا؟ کیسا تھا؟ ثقہ اور قابل اعتبار تھا یا محدث کے روپ میں کوئی فنکار تھا جو خود حدیث گھڑ کر ہشام کے والد عروہ کی طرف منسوب کر دیتا تھا۔۔۔؟

ہشام کی اس بے احتیاطی کی وجہ سے نہ جانے کتنی بے اعتبار روایتیں معتبر ٹھہری ہوں گی اور مستند ترین کتابوں میں گھس آئی ہوں گی۔۔۔!!!

رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جادو کئے جانے والی روایت بھی انہی روایات میں سے ایک ہے جو عراق میں کسی وضاع و کذاب جعلساز نے تیار کی اور ہشام کو یہ کہہ کر سنا دی کہ یہ میں نے آپ کے والد سے سنی ہے۔ ہشام نے اپنی عادت کے مطابق اس کو اپنے والد کی جانب منسوب کر کے بیان کرنا شروع کر دیا اور یوں یہ روایت بخاری و مسلم جیسی بلند پایہ کتابوں میں بار پا کر نہایت مستند ہو گئی۔ اسی لئے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور کچھ دوسرے محدثین نے ہشام پر اعتراض کیا

ہے۔

یہ بالکل ظاہر ہے

یہ روایت ہشام نے اپنے والد عروہ سے ہرگز نہیں سنی' نہ عروہ نے کبھی بیان کی' بلکہ یہ روایت خالصتاً سرزمین عراق کی پیداوار ہے اور وہیں سے اس کی نشرو اشاعت کا آغاز ہوا۔

اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ عروہ کے بیسیوں شاگرد ہیں مگر ہشام کے بغیر کسی نے بھی یہ روایت بیان نہیں کی۔ باقی شاگردوں کو تو چھوڑیئے کہ وہ باہر کے لوگ تھے' خود خاندان عروہ میں عروہ کے کم از کم چھ شاگرد ایسے ہیں جو اعلیٰ پائے کے محدثین میں شمار ہوتے ہیں اور ان کی روایات صحاح ستہ میں پائی جاتی ہیں مگر ان میں سے کسی ایک نے بھی عروہ کے حوالے سے یہ روایت قطعاً" بیان نہیں کی۔۔۔ درج ذیل نقشے کا ذرا بغور مطالعہ فرمایئے!

یہ نقشہ متعدد کتب اسماء الرجال کی ورق گردانی کے بعد مرتب کیا گیا ہے۔

خاندان عروہ میں، عروہ کے شاگرد راویان حدیث

نمبر شمار	نام راوی	عروہ سے رشتہ	صحاح ستہ سے کس کس کتاب کا راوی	روایت سحر کا راوی ہے یا نہیں
۱	ہشام	بیٹا	بخاری مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ	ہے
۲	عبداللہ	بیٹا	بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ	نہیں
۳	عثمان	بیٹا	بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ	نہیں
۴	محمد	بیٹا	مراسیل ابی داؤد، ترمذی	نہیں
۵	یحییٰ	بیٹا	بخاری، مسلم، ابوداؤد	نہیں
۶	محمد	بھتیجا	بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ	نہیں
۷	عمر	پوتا	بخاری، مسلم، نسائی	نہیں

اللہ اکبر کیا خوش نصیب خاندان تھا حضرت عروہ کا۔۔۔ جس کے سات افراد نے اپنی زندگیاں خدمت حدیث کے لئے وقف کر رکھی تھیں۔۔۔!!

ان میں سے پانچ تو ان کے اپنے صاحبزادے ہیں۔ چھٹے محمد، عروہ کے بھائی جعفر ابن زبیر کے بیٹے ہیں اور ساتویں عمر، عروہ کے بیٹے عبداللہ ابن عروہ کے فرزند ہیں۔ یہ سب علم ہدیث میں عروہ کے شاگرد ہیں اور اتنے اعلیٰ درجے کے محدث ہیں کہ ان کی روایات صحاح ستہ میں پائی جاتی ہیں مگر ان میں سے ہشام کے سوا کوئی بھی روایت سحر کا راوی نہیں ہے۔ خاندان والوں کے علاوہ عروہ کے باقی شاگردوں میں سے بھی کسی نے یہ روایت بیان نہیں کی۔

اب آپ ہی بتایئے قارئین کرام! کہ یہ کیسی پر اسرار روایت ہے، جو منسوب تو عروہ کی طرف سے مگر عروہ کے تمام شاگردوں میں سے سوائے ہشام کے کسی کو کانوں کان اس کی خبر نہ ہو سکی، حتی کہ ہشام کے چاروں بھائی بھی اس سے ناواقف

رہے---! اگر ان میں سے کسی نے یہ روایت عروہ سے سنی ہوتی تو ضرور بیان کرتا اور اس کی روایت صحاح میں پائی جاتی کیونکہ یہ چاروں صحاح کے راوی ہیں، مگر صحاح میں تو کجا، حدیث کے پورے ذخیرے میں--- بلکہ تاریخ اسلام کی ساری کتابوں میں--- بلکہ دنیا بھر میں چھپنے والے تمام مذہبی لٹریچر میں، کوئی ایسی صحیح یا ضعیف حدیث سحر موجود نہیں جس کو عروہ سے ہشام کے علاوہ کسی اور نے روایات کیا ہو--! کیا عروہ نے صرف ہشام سے سرگوشی کی تھی---؟ یا تنہائی میں بیٹھ کر یہ خفیہ حدیث املاء کرائی تھی---؟ اور اگر یہ کوئی ایسا ہی سربستہ راز تھا تو پھر ہشام نے آگے سب کو کیوں بتا دیا---؟

یہ اس بات کا قطعی اور یقینی ثبوت ہے کہ عروہ نے ہرگز ہرگز یہ روایت بیان نہیں کی بلکہ یہ ہشام کے اسی شوق انبساط فی الروایہ کا شاخسانہ ہے جو انہیں عراق جانے کے بعد لاحق ہو گیا تھا اور امام مالک و دیگر اہل مدینہ نے اس پر سخت ناپسندیدگی کا اظہار کیا تھا۔

اس روایت کے عراقی الاصل ہونے کی مزید تائید اس حقیقت سے بھی ہوتی ہے کہ صحیحین میں ہشام کے جتنے شاگرد بھی اس قصے کو بیان کرتے ہیں وہ یا تو خالصتاً" عراقی ہیں یا ایسے مصری اور مدنی ہیں جن کا عراق میں آنا جانا لگا رہتا تھا۔

بخاری و مسلم میں ہشام سے واقعہ سحر نقل کرنے والوں کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

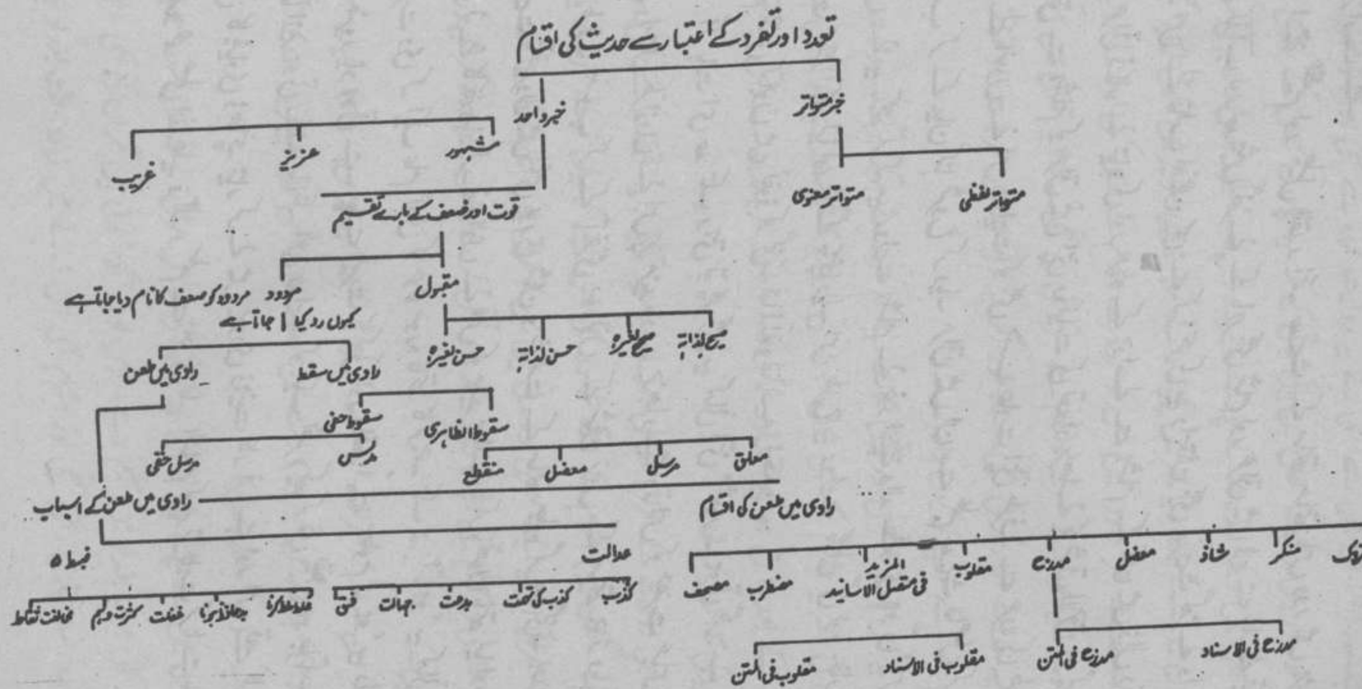
(۱) حماد ابن اسامہ، المعراف ابو اسامہ (۲) عیسی ابن یونس (۳) سفیان ابن عیینہ (۴) عبداللہ ابن نمیر (۵) لیث ابن سعد (۶) انس ابن عیاض (۷) یحیی ابن سعید۔ (رحمہم اللہ تعالی)

ان میں سے پہلے چار تو ہیں ہی کوفی یعنی خالص عراقی، لیث ابن سعد مصری ہیں مگر کافی عرصہ بغداد میں مقیم رہے۔ انس اور یحیی، مدنی ہیں مگر ان کی بھی عراق میں آمدورفت جاری رہتی تھی اور ہشام بھی اس زمانے میں زیادہ وقت بغداد ہی

میں گزارتے تھے۔

اتنے عظیم اور جلیل القدر ائمہ حدیث کے ساتھ ساتھ اس دور میں بڑے بڑے کذاب اور حدیثیں گھڑنے کے ماہر بھی شام اور عراق میں ڈیرے ڈالے بیٹھے تھے۔ اس لئے غالب امکان یہی ہے کہ سحر کی یہ داستان بھی حدیث گھڑنے والے کسی عراقی فنکار نے تیار کی اور عروہ کے حوالے سے ہشام کے کان میں ڈال دی۔ بدقسمتی سے ہشام کو عراق میں اپنی روایات کی تعداد بڑھانے کا شوق لاحق ہو گیا تھا اس لئے انہوں نے اس روایت کو بھی حسب عادت اپنی طرف سے عروہ کی طرف منسوب کر کے بیان کرنا شروع کر دیا۔ عراق میں ان سے علم حدیث حاصل کرنے والوں نے یہ سمجھ کر کہ یہ روایت ہشام نے خود اپنے والد سے سنی ہو گی' اس کو نہایت مستند سمجھ لیا اور آگے پہنچا دیا۔ اس طرح یہ روایت پھیل گئی اور بخاری و مسلم جیسی کتابوں میں نفوذ کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اگر بات اسی حد تک رہتی تو پھر بھی یہ کہانی اتنی مشہور نہ ہوتی مگر جب کلبی جیسے داستان طرازوں نے اس پر مزید ردے چڑھا دیئے اور اس کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کر کے آخری سورتوں کے شان نزول کے ساتھ جوڑ دیا تو یہ روایت تفسیروں میں بھی پوری شان و شوکت کے ساتھ جلوہ گر ہو گئی۔ بعد میں جادو ٹونے کا کاروبار کرنے والوں نے اس کو مفید مطلب پا کر ہاتھوں ہاتھ لیا اور اتنی شہرت دی کہ ایک عام آدمی کو خواہ سورہ فاتحہ کا ترجمہ تک نہ آتا ہو' یہ کہانی اس کو ضرور یاد ہوتی ہے۔ چاہے سیرت کا کوئی اور واقعہ اسے معلوم نہ ہو' یہ داستان لازماً ازبر ہوتی ہے۔ حالانکہ اس روایت کو ایک نظر دیکھ کر ہی یقین ہو جاتا ہے کہ اس کا بنیادی ڈھانچہ تیار کرنے میں یہودی ذہنیت کار فرما ہے اور اس قصے کا اصل مقصد محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے موسیٰ علیہ السلام کو برتر ثابت کرنا ہے۔


تعدد اور تفرد کے اعتبار سے حدیث کی اقسام
خبر متواتر
خبر واحد
متواتر لفظی
متواتر معنوی
مشہور
عزیز
غریب
قوت اور ضعف کے بارے تقسیم
مقبول
مردود
مردود کو ضعف کا نام دیا جاتا ہے
کیوں رد کیا جاتا ہے
صحیح لذاتہ
صحیح لغیرہ
حسن لذاتہ
حسن لغیرہ
راوی میں سقط
راوی میں طعن
سقوط ظاہری
سقوط خفی
معلق
مرسل
معضل
منقطع
مدلس
مرسل خفی
راوی میں طعن کے اسباب
راوی میں طعن کی اقسام
عدالت
ضبط
کذب
کذب کی تہمت
بدعت
جہالت
فسق
غفلت
کثرت وہم
مخالفت ثقات
متروک
منکر
شاذ
معلل
مدرج
مقلوب
المزید فی متصل الاسانید
مضطرب
مصحف
مدرج فی الاسناد
مدرج فی المتن
مقلوب فی الاسناد
مقلوب فی المتن

راویوں کی روایت کا بیان

سات اقسام

- مجہول راوی کی روایت
- مبہم راوی کی روایت
- روافض
- فسق
- بدعتی
- بدحافظ روای کی روایت

تقسیم الخبر الی من اسند الیہ

انتہائے اسناد کے اعتبار سے حدیث کی اقسام

- حدیث قدسی
- حدیث مرفوع
- موقوف
- مقطوع

مقبول ومردود کے درمیان مشترک اقسام

- المسند
- المتصل
- زیادۃ الثقات
- الاعتبار والمتابع والشاہد

چودھواں باب

یہود کے کارنامے

قارئین کرام! اب آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کئے جانے والی داستان کی تفصیلات ذہن میں تازہ کیجئے اور ملاحظہ فرمایئے کہ کسی ہنر مند نے کس چابکدستی سے موسیٰ علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برتر ثابت کر دیا ہے۔ (معاذ اللہ)

کیونکہ

الف۔ موسیٰ علیہ السلام سے مقابلے کے لئے پورے ملک سے متعدد نامی گرامی جادوگر ڈھونڈھ کر لائے گئے، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کرنے کے لئے اکیلے لبید کو کافی سمجھا گیا۔

ب۔ مصری جادوگروں کو کامیابی کی صورت میں قرب شاہی کی نوید سنائی گئی، جبکہ خستہ حال لبید کے ساتھ صرف تین دینار پر سودا طے ہو گیا۔

ج۔ اطراف و اکناف سے اکٹھے کئے گئے متعدد بڑے بڑے جادوگروں نے اپنی پوری توانائی صرف کر دیں مگر اول تو موسیٰ علیہ السلام پر کوئی اثر ہی نہیں ہوا اور اگر فرض کر لیا جائے کہ کچھ اثر ہوا بھی تھا تو وہ بہرحال وقتی تھا، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صرف ایک جادوگر نے پورے ایک سال تک جادو کے جال میں جکڑے رکھا۔

د۔ موسیٰ علیہ السلام نے صرف اندیشہ محسوس کیا، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کئی طرح کے ذہنی اور جسمانی عوارض میں مبتلا ہو گئے۔

ھ۔ موسیٰ علیہ السلام جونہی خوف محسوس کیا، بغیر کسی دعا کے از خود وحی نازل ہو گئی، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بار بار دعا کرنی پڑی۔

د۔ موسیٰ علیہ السلام جادوگروں کے کرتب دیکھ کر ذرا سا خوفزدہ ہوئے تو اسی وقت ان کی تسلی کر دی گئی، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سحر کے

اثرات سے نجات پانے کے لئے کامل ایک برس تک انتظار کرنا پڑا۔ (استغفراللہ)

ز۔ موسی علیہ السلام کی تشفی کے لئے اللہ تعالی خود ان سے مخاطب ہوا' جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو خواب میں فرشتوں کے ذریعے آگاہ کیا گیا۔

ح۔ موسی علیہ السلام کے عصا نے چند لمحوں میں ہر قسم کے جادو کو فنا کر دیا' جبکہ رسول اللہ کو پہلے کنوئیں سے پانی نکلوانا پڑا' پھر پتھر کے نیچے سے سامان جادو برآمد کرنے کا مرحلہ پیش آیا' پھر گانٹھیں کھولنے اور مجسّمے سے سوئیاں نکالنے کی ضرورت پڑی اور اتنا کچھ کرنے کے بعد بھی مسئلہ حل نہ ہوا تو اللہ تعالی کو گرہیں کھلوانے کے لئے دو مستقل سورتیں اتارنیں پڑ گئیں۔

ط۔ موسی علیہ السلام کا کمال دیکھ کر جادو گروں کے دل کی دنیا میں انقلاب برپا ہو گیا اور وہ سر عام رب العالمین پر ایمان لاتے ہوئے سجدہ ریز ہو گئے' جبکہ لبید پر ایسا کوئی اثر مرتب نہیں ہوا اور صدق دل سے ایمان لانا تو درکنار' اس نے اپنی اس حرکت پر کسی قسم کی ندامت اور پشیمانی کا اظہار بھی نہیں کیا۔

اب آپ ہی بتایئے محترم قارئین! کہ اس پس منظر کو ملحوظ رکھتے ہوئے کون افضل و برتر ثابت ہوتا ہے؟

حبیب اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم - یا - کلیم اللہ حضرت موسی علیہ السلام؟

سچ کہا ہے علامہ جصاص رازی نے ومثل هذه الاخبار من وضع الملحدين۔ اس طرح کی تمام روایتیں ملحدین (بے دینوں) کی گھڑی ہوئی ہیں۔

یوں تو ملحدین نے بے شمار روایتیں گھڑی ہیں مگر جس ملحد نے اس کہانی کا تانا بانا بنا ہے اس کی بے مثال ذہانت و فطانت کی داد دینی پڑتی ہے کہ اس نے موسی علیہ السلام اور جادو گروں کے مقابلے سے متعلق تمام آیات کو ذہن میں رکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر جادو کئے جانے کی ایسی داستان تخلیق کی جس کے لفظ لفظ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر موسی علیہ السلام کی فوقیت و

برتری ظاہر ہوتی ہے مگر یہ کام اتنی مہارت اور صفائی سے کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو افضل الرسل ماننے والی امت کے بہت سے افراد بھی اس دام ہم رنگ زمین کاشکار ہو گئے اور ایسی فرضی کہانی پر یقین کر بیٹھے کہ اگر اس کو درست تسلیم کر لیا جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باقی انبیاء۔۔ خصوصاً حضرت موسیٰ علیہ السلام۔۔ سے افضل ہونے کا عقیدہ ازخود ختم اور کالعدم ہو جاتا ہے کیونکہ اس طرح صرف ایک واقعہ سحر میں نو وجوہات سے موسیٰ علیہ السلام کی برتری ثابت ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے علامہ جصاص رازی جیسے فضلاء کو جنہوں نے بروقت اس حقیقت کا ادراک کر لیا اور غیر محسوس طور پر شان رسالت گھٹانے والی ایسی تمام کہانیوں کو صاف لفظوں میں یکسر جعلی، خود ساختہ اور من گھڑت قرار دے دیا۔

اب ایک اور پہلو سے ان روایات کا جائزہ لیتے ہیں

فرض کر لیجئے کہ ان روایات کا ان تتبعون الا رجلا مسحورا سے کوئی تعارض نہیں ہے۔

فرض کر لیجئے کہ (الف) یہ راویتیں لایفلح الساحر حیث اتی کے خلاف نہیں پڑتی ہیں۔ (ب) ان کے متن میں قطعاً" کوئی تضاد نہیں ہے۔ (ت) ان کی سندیں بھی ہر قسم کی خامی سے مکمل طور پر پاک ہیں۔ (ث) سفیان ابن عیینہ نے اپنی طرف سے ان میں ذرا برابر کوئی اضافہ نہیں کیا۔ (ج) ان روایتوں کا ایک ایک لفظ ہشام نے خود اپنے کانوں سے عروہ سے سنا ہے۔ (چ) یہ روایتیں اعلیٰ پائے کی صحیح اور انتہا درجے کی قوی اور مضبوط ہیں۔

اس کے باوجود

زیر بحث مسئلہ سحر میں ان سے استدلال نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ "اخبار آحاد" ہیں اور اخبار آحاد خواہ کتنی ہی قوی اور صحیح کیوں نہ ہوں، ان کو قطعی اور یقینی اعتقادیات کے لئے دلیل نہیں بنایا جا سکتا، جبکہ رسول اور نبی کا جادو سے متاثر ہو سکنا یا نہ ہو سکنا عقیدے کا مسئلہ ہے اور عقائد ثابت کرنے کے لئے یا تو قرآن کریم سے دلیل پیش کی جا سکتی ہے یا حدیث متواتر ہے۔ اخبار آحاد کے ساتھ ہرگز کوئی یقینی عقیدہ ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

علامہ تفتازانی لکھتے ہیں۔

"خبر الواحد، علی تقدیر اشتماله علی جمیع الشرائط المذکورة فی اصول الفقه، لایفید الا الظن، ولا عبرة بالظن فی باب الاعتقاد

(خبر واحد میں اگر صحت کی وہ تمام شرطیں پائی جائیں جو اصول فقہ میں مذکور ہیں، تب بھی وہ صرف ظن و گمان کا فائدہ دیتی ہے (نہ کہ یقین کا) اور گمان کا اعتقادی مسائل میں کوئی اعتبار نہیں)

یہ تمام امت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ معجزے پر جادو اثر انداز نہیں ہو سکتا اور یہ روایات اس یقینی اور اجماعی عقیدے کے خلاف ہیں کیونکہ ان کو درست تسلیم کرنے کی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معجزانہ قوتوں کا، ساحرانہ طاقتوں سے مغلوب ہونا لازم آتا ہے، جیسا کہ سابقہ صفحات میں وضاحت سے بیان ہوا ہے اور یہ طے شدہ حقیقت ہے کہ محض ظن و گمان کی بنیاد پر قطعی، یقینی اور اجماعی عقائد کو ترک نہیں کیا جا سکتا۔ ان الظن لا یغنی من الحق شیئا

ہو سکتا ہے جادو کیا گیا ہو مگر

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ صحیح صورت حال کیا ہے۔؟ کیا سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کئے جانے کا واقعہ سرے سے پیش ہی نہیں آیا یا کچھ نہ کچھ ہوا تھا اور بعد میں بات کا بتنگڑ بنا دیا گیا؟

جوابا" عرض ہے کہ ہمارا مدعا صرف اتنا ہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو اثر انداز نہیں ہو سکتا اور ایک لبید ہی کیا' اگر انسانوں اور جنات کے سارے شیاطین مل کر بھی جادو کرتے تب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ذرہ برابر اثر نہ ہوتا کیونکہ وہ سب کچھ جادو گروں کا مکر ہوتا اور ہمارے کانوں میں یہ آیت رس گول رہی ہے۔

انما صنعو کید ساحر ولا یفلح الساحر حیث اتی انہوں نے جو کچھ بنایا وہ جادوگر کا مکر ہے اور جادوگر کامیاب نہیں ہو سکتا' خواہ کہیں بھی چلا آئے۔

رہی یہ بات کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کیا گیا تھا یا نہیں؟ تو اس سلسلے میں یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا کیونکہ روایات سحر کی جو حالت ہے جو سابقہ اوراق میں بخوبی واضح ہو چکی ہے' تاہم روایات کی کثرت کے پیش نظر غالب امکان یہی ہے کہ جادو کیا تو گیا تھا مگر اس کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اثر ہرگز نہیں ہوا تھا' نہ ہو سکتا تھا۔ اسی امکان کی جانب اشارہ کرتے ہوئے علامہ جصاص رازی لکھتے ہیں۔

(ہو سکتا ہے کہ کسی یہودی عورت (یا مرد) نے جہالت کی وجہ سے یہ کام کیا ہو اور اس کا خیال ہو کہ جادو جسم پر اثر انداز ہوتا ہے اس لئے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کر ڈالا ہو تو اللہ نے اپنے نبی کو اس جگہ سے آگاہ کر دیا ہو جہاں چھپایا تھا اور واضح کر دیا ہو کہ اس نے جو کچھ سوچا اور کیا تھا وہ محض اس کی جہالت تھی۔ یہ آگاہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس لئے بخشی گئی تاکہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے دلائل میں سے ہو' نہ یہ کہ جادو نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اثر کیا تھا۔

(احکام القرآن' ج ۱' ص ۴۹)

بشکریہ قاضی عبدالدائم صاحب۔ یہ انمول تالیف آپکی اجازت سے پیش کی ہے۔

پندرھواں باب

کیا یہ الفاظ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اپنے ہیں کہ

۱۔ میں نے جو کام نہیں کیا ہوتا تھا وہ میں خیال کرتا تھا کہ میں نے کر لیا ہے (نقل کفر کفر نہ باشد)

۲۔ میری نظر کمزور ہو گئی ہے یعنی پہلی نظر میں کچھ اور دکھائی دیتا ہے اور بعد میں کچھ اور (نقل کفر کفر نہ باشد)

۳۔ میرے سر کے بال جھڑ گئے ہیں (نقل کفر کفر نہ باشد)

۴۔ کھانا پینا چھوٹ گیا ہے (نقل کفر کفر نہ باشد)

۵۔ عورتوں یعنی بیویوں کے پاس جانا چاہتا ہوں مگر جا نہیں پاتا (نقل کفر کفر نہ باشد)

۶۔ بدن روز بروز گھٹتا جا رہا ہے۔ پتہ نہیں چلتا کہ مجھے کیا ہو گیا ہے۔ (نقل کفر کفر نہ باشد)

جواب :۔ نہیں یہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اپنے الفاظ نہیں ہیں بلکہ منسوب کئے گئے ہیں اسی بنا پر یہ روایات من گھڑت اور مردود ہیں۔

سوال :۔ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کسی صحابی جو مذکورہ روایت کے مطابق کنویں پر گئے (مثلاً" حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم، حضرت زبیرؓ اور حضرت عمارؓ) نے کہیں اس واقعہ کی روایت کی؟

جواب :۔ نہیں

سوطھواں باب

سیرت نگاروں نے جادو' والا قصہ کیوں نہیں لکھا

(اگر ایسا واقعہ ہوتا تو ضرور لکھتے)

حضور اکرم ﷺ کی سیرت پاک پر متعدد علمائے کرام نے کتابیں لکھی ہیں اور سینکڑوں سال پہلے لکھی گئی ہیں جادو' کے قصے والی روایت جو کہ بخاری شریف میں مختلف طریقوں سے لکھی ملتی ہیں (کبھی زمانہ حال ہے اور کبھی زمانہ ماضی) بخاری شریف سے پہلے زمانے کی لکھی گئی سیرت کی کتابوں اور بعد کے زمانے کی لکھی ہوئی سیرت کی کتابوں میں کہیں بھی اس کا ذکر نہیں اگر ایسا کوئی واقعہ ہوا ہوتا تو یقیناً سیرت نگار قلمبند کرتے جیسا کہ اور چھوٹے چھوٹے واقعات قلمبند کئے گئے۔

خصوصاً غزوہ خیبر میں یہودی عورت زینب کا گوشت میں زہر ڈالنے کا واقعہ اور پھر اس کا علم نبی ﷺ کے متعلق اعتراف و اقرار --- مندرجہ ذیل کتابوں میں اس جادو کے قصہ کہانی کا ذکر نہیں ملتا۔

۱۔ سیرت ابن ہشام متوفی ۲۱۳ھ (ابن اسحاق متوفی ۱۵۷ھ ۔ کی لکھی ہوئی سیرت کی بنیاد پر)

۲۔ طبقات ابن سعد متوفی ۲۳۰ھ (محمد بن سعد)

۳۔ تاریخ طبری ۳۱۰ھ (علامہ طبری)

۴۔ تاریخ کامل (علامہ ابن اثیر ۶۳۵ھ)

۵۔ معارج النبوت متوفی ۸۹۱ھ (ملا معین واعظ الروی)

۶۔ شواہد النبوت متوفی ۸۹۸ھ (علامہ عبدالرحمٰن جامی)

۷۔ خصائص کبریٰ متوفی ۹۱۱ھ (علامہ جلال الدین سیوطی)

۸۔ مدارج النبوت متوفی ۱۰۵۲ھ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

۹۔ نقوش سیرت (تقریباً سو سال پہلے ۱۸۹۸ء) ڈاکٹر طہ مصری

۱۰۔ سیرت النبی علامہ سید سلیمان ندوی ۱۹۱۴ء

۱۱۔ سیرت النبی۔ شبلی نعمانی متوفی ۱۳۳۲ھ

حیرت ہے

یہ روایات صرف امام بخاری کو ہی ملیں جن کا سن وفات ۲۵۶ھ ہے۔ گویا کہ اڑھائی سو سال پہلے جنھوں نے سیرت نگاری کی مثلاً ابن اسحاق، ابن ہشام، محمد ابن سعد ان سب کو یہ واقعہ نہ ملا۔ صرف یہودیہ زینب کا زہر دینے والا ہی ملا۔ پھر اگر ایسا واقعہ ہوتا تو امام اعظم امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ جو کہ تابعی ہیں اور ۸۰ھ میں پیدا ہوئے آپ ضرور اس کا ذکر کرتے۔

لیکن اس سے زیادہ وزنی دلیل اس واقعہ کے جھوٹا ہونے کی یہ ہے کہ بخاری شریعت کے زمانہ کے بعد والے سیرت نگاروں نے بھی کہیں ذکر نہیں کیا۔ چنانچہ جادو والی کہانی ایک من گھڑت۔ اسرائیلی روایت ہے جو گستاخان نے آپ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شان اقدس کو کم کرنے کے لئے بنائی تھی۔

سب سے بڑی حیرت

یہ کہ کافی تعداد میں مدعیان علم اس واقعہ کے سمجھنے میں ٹھوکر کھا گئے ہیں۔ صرف اس لئے کہ جی یہ واقعہ چونکہ بخاری شریف میں ہے اس لئے صحیح ہے۔ حالانکہ وہ بھول گئے کہ یہ قرآن حکیم کے خلاف ہے فضیلت اور علم کی نفی ہوتی ہے۔ جسم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اقدس معجزہ ہے اور جادو شیطانی عمل ہے۔

دعا:۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اگر ایسے علماء کو ہدایت دے کہ شان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سمجھیں۔

بہت بڑا سوال

کیا۔ امام اہلسنّت اعلی حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ نے اپنی کسی بھی تحریر میں اس واقعہ کا ذکر کیا ہے؟

جواب :۔ نہیں۔ آپ نے جادو والا واقعہ اپنی کسی بھی تحریر میں ذکر نہیں کیا۔ کنزالایمان تو صرف ترجمہ ہے ان سورتوں کا شان نزول مکی بتایا ہے اور سورہ الفلق اور سورۃ الناس کے ترجمے میں کوئی ایسا اشارہ نہیں ملتا کہ ان کا تعلق اس واقعہ سے ہو۔

کیونکہ

اعلی حضرت کا مسلک یہ ہے۔

۱۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم اقدس معجزہ ہے بلکہ ہر عضو مبارک معجزہ ہے۔

۲۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیائے کرام کے سردار ہیں اپنے تمام اوصاف حمیدہ کے ساتھ افضل ترین ہیں۔

۳۔ جادو ایک شیطانی عمل ہے اور معجزہ رحمانی عمل ہے۔

۴۔ جادو کا اثر معجزہ پر نہیں ہو سکتا۔

۵۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس پر شیطانی افعال کے اثرات نہیں ہو سکتے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معصوم و محفوظ ہیں۔

دوسرا سوال

اگر کسی نام نہاد عالم کے پاس اعلیٰ حضرت تحریر ہو تو بندہ کو ضرور مطلع کریں بلکہ اس کی ایک فوٹو کاپی بھیج دیں۔

سترھواں باب

بخاری مسلم اعلی حضرت کی نظر میں

ایسے ہی اعلی حضرت عظیم البرکت شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

آخر بخاری و مسلم کا علم محیط نہ تھا' کیا جو کچھ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے امت مرحومہ تک پہنچایا اس سب کا علم بخاری' مسلم کو حاصل تھا' خودا صحابہ کرام جو گاہ وبہ گاہ سفرو حضر میں دائما بارگاہ عرش جاہ حضور رسالت پناہ علیہ و علیہم صلواۃ اللہ میں حاضر رہتے یہاں تک کہ حصرات خلفائے اربعہ و حضرت عبداللہ ابن مسعود وغیرہم رضی اللہ تعالی عنہم بھی یہ دعوی نہیں کر سکتے تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کل اقوال و افعال پر ہمیں اطلاع ہے' کتب احادیث پر جسے نظر ہے وہ خوب جانتا ہے کہ بعض باتیں ان حضرات پر بھی مخفی رہیں تابدیگرے چہ رسد' پھر بخاری' مسلم وغیرہماکیوں کر علم کل کا دعوی کر سکتے ہیں' اگر وہ نفی کریں بھی تو اس کا محصل صرف اپنے علم کی نفی ہو گا یعنی ہمین نہیں معلوم "صفاح اللجین صفحہ ۳۳ / ۳۴)

لاکھوں حدیثیں علماء اپنے سینوں میں لے گئے کہ اصلا" تدوین میں بھی نہ آئیں' امام بخاری کو چھ لاکھ حدیثیں حفظ تھیں' امام مسلم کو تین لاکھ' پھر صحیحین میں صرف سات ہزار حدیثیں آئیں۔

خود شیخین "بخاری و مسلم" وغیرہ اسے منقول ہے کہ ہم سب احادیث صحاح کا استیعاب نہیں چاہتے اور اگر ادعائے استیعاب فرض کیجئے تو لازم آنے کہ افراد بخاری امام مسلم اور افراد مسلم امام بخاری اور صحاہ افراد سنن اربعہ دونوں اماموں کے نزدیک صحیح نہ ہوں اور اگر اس ادعا کو آگے بڑھایئے تو یوں ہی صحیحین کی وہ متفق علیہ حدیثیں جنہیں امام نسائی نے مجتبی میں داخل نہ کیا' ان کے نزدیک حلیہ صحت سے عاری ہوں۔ (صفاح اللجین صفحہ ۳۱ / ۳۲)

اعلی حضرت عظیم البرکت مزید فرماتے ہیں کہ :۔

اجلہ رواۃ بخاری و مسلم بے وجہ و جیہ و دلیل ملزم کوئی مردود و خبیث کوئی متردک الحدیث مثل امام بشر بن بکر تیلینسی و محمد بن فضیل بن غزوان کوفی و خالد بن مخلد ابو الہثیم بجلی مبلایہ تو بخاری و مسلم کے خاص خاص رجال بے مساغ و مجال پر فقط مواخذہ ہے۔

اس سے بڑھ کر سنئے یہ حضرت نذیر حسین دہلوی‬ؒ کی حدیث دانی نے صحاح ستہ کے رد و ابطال کے لئے اقوال سبعہ واضح فرمائے جس راوی کو تقریب میں صندوق رمی باشیع، یاصداوق متیشع، یاثقہ یغرب، یاصدوق، حصی، یا صدوق یہم، یاصدوق لہ اوہام لکھا ہوں وہ سب ضعیف و مردود الروائت و متروک الحدیث ہیں حالانکہ باقی صحاح درکنار خود صحیحین میں ان اقسام کے راوی دو چار نہیں دس بیس نہیں، سینکڑوں ہیں چھ قاعدے تو یہ ہوئے اور ساتواں یہ جس سند میں کوئی روای غیر منسوب واقع ہوا ہو۔

مسلمانو! حضرت کے یہ اقوال سبعہ پیش نظر رکھ کر بخاری و مسلم کو سامنے لائیے اور جو جو حد پیش ان مخترع محدثات پر رد ہوتی جائیں کاٹتے جائیں اگر دونوں کتابیں آدھی تہائی بھی باقی رہ جائیں تو ہمارا ذمہ (الفضل الموہبی ص ۲۳، از اعلی حضرت بویلویؒ)

یہ ضروری ہے کہ احادیث بخاری و مسلم کی صحت کی پڑتال ہو آپ کے غور و فکر کے لئے عرض ہے

۱۔ آپ صرف اور صرف بخاری اور مسلم میں آنے والی احادیث کو جزو ایمان ہی نہ بنالیں اور دوسری کتب احادیث جو سینکڑوں کی تعداد میں ہیں میں آنے والی اس کے برعکس احادیث کو اس لئے ضعیف اور کمزور نہ قرار دے دیں کہ وہ بخاری و مسلم میں کیوں موجود نہیں۔

۲۔ ایک مثال حاضر ہے۔ بخاری شریف میں ایک روایت بھی ایسی موجود نہیں جس میں نماز میں رفع یدین کرنے کی نفی کی گئی ہو بلکہ اس کے برعکس تمام تر روایات میں یہی ایک بات ہے کہ رفع یدین کرنا ضروری ہے حالانکہ دوسرے محدثین مثلاً ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ابی شیبہ، الطبرانی، الطحاوی، الحاکم، البیہقی میں ان احادیث کا ناسخ موجود ہے اور یہ کہ ترک رفع یدین ضروری ہے۔ یہاں علماء کرام نے بخاری کی اس حدیث کو رد کر دیا ہے۔

۳۔ قران مجید سے متعارض روایات وہ تمام روایات جن میں سید الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف حمیدہ، ذات اقدس، کمالات و جمالات و معجزات اور والدین کریمین دادا محترم حضرت عبدالمطلب عم محترم حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہم کو معاذ اللہ کافر و مشرک ثابت کیا گیا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو اثر بتایا گیا ہے خواہ وہ کسی بھی کتاب حدیث میں ہوں ناقابل قبول ہیں اور راوی کو جھوٹا قرار دینا چاہئے اس قسم کی روایات سے بخاری شریف اور مسلم شریف بھی مبرا نہیں۔

کیونکہ یہ قرآن مجید سے متعارض ہیں

دوسرا حصہ

روایت مذکورہ کو رد کرنے والے علمائے کرام

حضرت علامہ حصاص حنفی رازی کا تعارف

سیدنا فاروق اعظمؓ نے خبراحاد کو رد کر دیا کیونکہ وہ قرآن حکیم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ کے خلاف تھی

اس من گھڑت کہانی کا رد کرنے والے فضلاء کرام

جن الفضلاء نے مقام نبوت، شان رسالت اور آیات قرآنیہ کو مد نظر رکھ کر روایات سحر کا جائزہ لیا انھوں نے آج سے ایک ہزار سال پہلے ان روایتوں کو سراسر جعلی قرار دیا تھا۔

علوم قرآنیہ کے معروف حنفی فاضل علامہ جصاص رازی کی معرکہ آرا کتاب "احکام القرآن" سے چند اقتباسات درج ذیل ہیں:

انهم زعموان النبی صلی الله علیه وسلم سحر وان السحر عمل فیه
(لوگوں نے گمان کر رکھا ہے کہ نبی ﷺ پر جادو کیا گیا تھا اور جادو نے آپ ﷺ پر اثر بھی کیا تھا)

اس کے بعد ان اثرات کا ذکر ہے جو صحیح بخاری کی روایات میں مذکور ہیں، پھر ان کو رد کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

وقد قال الله تعالیٰ مکذبا لکفار فی ماادعوه من ذالک لنبی صلی الله علیه وسلم فقال جل من قائل وقال الظلمون ان تتبعون الا رجلا" مسحورا"

(حالانکہ جب کفار نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ نبی ﷺ پر جادو کیا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو جھوٹا قرار دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ ظالم یہ کہتے ہیں کہ (اے مومنو!) تم تو ایک جادو زدہ شخص کی پیروی کر رہے ہو)

"ومثل هذه الاخبار من وضع الملحدین"
(اس طرح کی تمام روایتیں بے دینوں کی گھڑی ہوئی ہیں)

والعجب ممن یجمع بین تصدیق الانبیاء علیهم السلام واثبات معجز

انهم و بین التصدیق بمثل هذا من فعل السحرة مع قوله تعالٰی ولا یفح الساحر حیث اتی

(ان لوگوں پر تعجب ہے جو ایک طرف تو انبیاء علیہم السلام کی تصدیق کرتے ہیں اور ان کے معجزات کو ثابت کرتے ہیں اور دوسری طرف جادوگروں کے ایسے کاموں پر بھی ایمان رکھتے ہیں' باوجود یہ کہ اللہ تعالٰی کا فرمان ہے ولا یفلح لساحر حیث اتی

"فصدق هولاء من كذبه الله واخبر ببطلان دعواه وانتحاله"

(یہ لوگ جو کہتے ہیں کہ نبی ﷺ پر جادو کیا گیا تھا) درحقیقت ان لوگوں کو سچا سمجھتے ہیں جن کو اللہ تعالٰی نے جھوٹا کہا ہے اور جن کے دعوائے سحر اور اس کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنے کو باطل قرار دیا ہے)

اللہ تعالٰی جزائے خیر دے علامہ جصاص کو --- کیا خوب دفاع کیا ہے انہوں نے مقام رسالت کا۔

مسٹر مودودی صاحب کے برعکس ان کے ایک ہم مشرب مصری محقق سید قطب شہید نے شان رسالت اور اصول و قواعد کو ملحوظ رکھتے ہوئے نہایت عمدہ گفتگو کی ہے۔ چنانچہ روایات سحر کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

ولكن هذه الروايات' تخالف اصل العصمه النبويه فى الفعل والتبليغ' ولا تستقيم مع الاعتقاد بان كل فعل من افعاله --- صلى الله عليه وسلم --- وكل قول من اقواله سنه و شريعه' كمانها تصطدم بنفى القر آن من الرسول --- صلى الله عليه وسلم --- انه مسحور و تكذيب المشركين فيما كانو ايدعونه من الافك' ومن ثم نستبعد هذه الروايات و احاديث الا حاد لايوخذ بها فى امر العقيده' والمرجع هو القر آن' والتواتر شرط الاخذ بالاحاديث فى اصول الا عتقاد' وهذه الروايات ليست من المتواتر --- فضلا" على ان نزول هاتين السورتين فى مكه

ھوالراجح، ممایوھن اساس الروایات الاخری۔

(لیکن یہ تمام روایات اس اصل کے خلاف ہیں کہ نبی ﷺ اپنے ہر کام اور تبلیغ میں معصوم ہیں اور عقیدے کے ساتھ بھی مطابقت نہیں رکھتیں کہ آپ ﷺ کے افعال میں سے ہر فعل اور اقوال میں سے ہر قول سنت اور شریعت ہے۔ نیز قرآن نے جو آپ ﷺ کے مسحور ہونے کی نفی کی ہے اور کفار کے اس بہتان کی تکذیب کی ہے، یہ روایات اس سے بھی متصادم ہیں۔ اسی وجہ سے ہم ان کو صحت سے دور سمجھتے ہیں۔ (اگر بالفرض صحیح بھی ہوں تو زیادہ سے زیادہ یہ اخبار آحاد ہیں) اور عقیدے کے معاملے میں اخبار آحاد سے استدلال نہیں کیا جا سکتا بلکہ قرآن پاک کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ احادیث کو بنیادی عقائد کے لئے دلیل اسی صورت میں بنایا جا سکتا ہے جب وہ متواتر ہوں اور یہ روایتیں متواتر نہیں ہیں۔ مزید یہ کہ ترجیحی اور قوی بات یہی ہے کہ یہ سورتیں مکہ میں نازل ہوئی تھیں۔ اس صورت میں ان دوسری روایات کی بنیاد ہی کمزور پڑ جاتی ہے (جن میں یہ ذکر ہے کہ یہ سورتیں جادو کی گانٹھیں کھولنے کے لئے نازل ہوئی تھیں)

سید قطب کی تحقیق کا ماحصل یہ ہے کہ روایات سحر چار وجوہ سے مردود ہیں۔

۱۔ یہ روایات اس بنیادی عقیدے کے خلاف ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے فعل اور تبلیغ میں معصوم ہیں اور آپ ﷺ کا ہر فعل اور قول شریعت اور سنت ہے۔

۲۔ اس آیت قرآنیہ سے معارض ہیں جس میں رسول اللہ ﷺ کو مسحور کہنا ظالموں کا قول قرار دیا گیا ہے۔

۳۔ یہ اخبار آحاد ہیں اور رسول اللہ ﷺ کا جادو سے متاثر ہو سکنا یا نہ ہو سکنا عقیدے کا مسئلہ ہے اور عقائد میں اخبار آحاد کار آمد نہیں ہوتیں۔

ترجیحی قول کے مطابق ان سورتوں کا نزول مکہ میں ہوا تھا اس لئے جادو کی گانٹھیں کھولنے کے لئے ان کا نازل ہونا بنیادی طور پر کمزور بات ہے۔

علّامہ جصّاص رازی حنفی

کا تعارف

علامہ جصاص رازیؒ

عمر رضا کحالہ اور خطیب بغدادی کے مطابق جصاص کا پورا نام ابوبکر احمد ابن علی الرازی ہے۔ جصاص لقب کے طور پر آپ کے نام کا حصہ بن گیا۔ جصاص، فعال کے وزن پر اسم مبالغہ کا صیغہ ہے، جس کے معنی چونا یا چوناگر کے ہیں۔ خود آپ کا یا آپ کے اجداد میں کسی کا پیشہ ہوگا اس کی نسبت سے جصاص مشہور ہوگئے۔ عرب معاشرے میں اور بعد میں اسلامی معاشرے میں یہ بات عیب یا توہین کی نہیں سمجھی جاتی تھی کہ کسی شخص کا کیا پیشہ ہے۔ عہد اول کے علماء، انبیاء کے طریقے اور سنت پر چلے، انہوں نے اپنی معاشی کفالت کے لیے مختلف پیشے اختیار کیے۔ اسی مناسبت سے کوئی جصاص کہلاتا، کوئی بزاز، کوئی قدروی اور کوئی غزالی، تدریس علم اور ذہانت سے کمائے ہوئے سرمائے سے دین کی ایسی خدمت کی جو رہتی دنیا تک قائم رہے گی۔

جصاص فقہ حنفی کے بڑے ترجمان تھے اس لیے حنفی کہلائے۔ رازی کہنے کی وجہ بعض اہل علم نے یہ بیان کی کہ فارس کے شہر "رے" میں پیدا ہوئے۔ بعض تذکرہ نگاروں نے کہا کہ جصاص کی جائے پیدائش بغداد ہے۔ بعض اہل علم نے جصاص اور رازی کو دو مختلف شخصیتیں سمجھا" جو لوگ جصاص اور رازی کو دو مختلف شخصیات سمجھتے ہیں وہ غلطی پر ہیں، یہ ایک ہی شخصیت کی دو نسبتیں ہیں۔ بات یہ ہے کہ جصاص ۳۰۵ ہجری میں "رے" میں پیدا ہوئے، بغداد اس وقت آئے جب آپ کی عمر انیس برس تھی۔ بغداد میں آپ امام ابوالحسن کرخی کے حلقہ تلمذ میں

شامل ہو گئے (کرخی کا شمار فقہ حنفی کے آئمہ میں تھا۔
ابن ندیم کے مطابق ابو الحسن کرخی عظیم فقیہ تھے۔ اس دور کے ممتاز فقہا اور علماء مختلف علمی اور فقہی مسائل میں ان سے رجوع کرتے تھے۔ اظہار رائے میں بہت نڈر اور بے باک تھے۔ بلاخوف لومتہ لائم اپنے موقف کا اظہار کرتے تھے۔ جصاص نے علوم فقہ میں ان سے بھرپور استفادہ کیا اور ان کی وفات (۳۴۰ ہجری) کے بعد ان کے علمی جانشین بنے۔ بغداد میں علمائے احناف نے آپ کو اپنا امام تسلیم کرلیا۔ علم حدیث الحاکم نیشاپوری سے حاصل کیا اور ان سے استفادے کی خاطر کچھ روز نیشاپور میں قیام کیا۔ حدیث اور فقہ کے علاوہ تفسیر پر بھی آپ کو کامل دسترس حاصل تھی۔ جس کا ثبوت ان کی سب سے اہم اور ضخیم کتاب "احکام القرآن" ہے۔

بغداد کے خلیفہ مطیع اللہ کی طرف سے دو مرتبہ آپ کو قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کا عہدہ پیش کیا گیا لیکن آپ نے دونوں مرتبہ اپنے امام الفقہ ابو حنیفہ النعمان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے معذرت کی آپ کی یہ معذرت بجا تھی۔ اگر عہدہ قضاء کی ذمہ داریاں قبول کرلیتے تو شاید "احکام القرآن" جیسی نابغہ روزگار کتاب کی تالیف آپ کے لیے ممکن نہ ہوتی اور اہل علم آپ کے ان تفسیری اور فقہی علوم سے محروم رہتے جو قدرت نے آپ کو ودیعت کیے تھے۔

طبیعت میں بہت اعتدال تھا، دوسروں کی آراء کا احترام کرتے تھے اور اپنی آراء کی صحت پر اصرار نہیں کرتے تھے مزاج کے اس اعتدال پر میانہ روی نے آپ کی ذات کو اہل علم کے مختلف طبقوں کی

نظر میں قابل احترام بنا دیا تھا۔ اہل حدیث اور اہل رائے کے درمیان کوئی علمی مناقشہ ہوتا تو ثالثی کے فرائض انجام دیتے۔

۱ حدیث اور تفسیر کی بہ نسبت فقہ سے جصاص کی وابستگی زیادہ گہری تھی اس کا ثبوت یہ ہے کہ ان کی اکثر کتاب کا تعلق فقہ اور اصول فقہ سے ہے۔ قرآن حکیم کی تفسیر لکھی (احکام القرآن، جو کہ ہمارا موضوع سخن ہے) وہ بھی روایتی تفاسیر کے اسلوب سے ہٹ کر خالص فقہی انداز میں لکھی اور صرف ان آیات کو موضوع بحث بنایا جن سے فقہی احکام و مسائل اخذ و مستنبط ہوتے تھے۔

تذکرہ نگاروں نے جصاص کی مولفات کی تعداد نو بتائی ہے، ان میں سے اکثر کا تعلق فقہ سے ہے (جیسا کہ ابھی عرض کیا)۔

۱۔ اصول الجصاص یہ کتاب دو ناموں سے معروف ہے۔ اس کا دوسرا نام "الفصول فی الاصول ہے"ہے۔

۲۔ شرح الجامع الکبیر، امام محمد بن شیبانی کی الجامع الکبیر کی شرح۔

۳۔ الجامع الصغیر

۴۔ شرح المختصر الکرخی

۵۔ شرح المختصر الطحاوی

۶۔ شرح الاسماء الحسنٰی

۷۔ شرح ادب القاضی للخساف

۸۔ فتاوی جصاص

۹۔ احکام القرآن

دوسرا باب

امام ابوبکر خصاص کے بارے میں ہے؟

ایک صاحب نے امام موصوف کو مبتدع ملحد صحیح متفق علیہ حدیث کا منکر اور صحیح عقیدہ سے ہٹنے والا لکھا ہے۔

کیا کسی نے امام ابوبکر کا نام لے کر انہیں یہ اعزازات دیئے ہیں سوائے آپ کے

امام ابوبکر خصاص کون ہیں۔

۱۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں

هو امام اصحاب ابی حنیفه فی وقته

اپنے وقت میں امام ابوحنیفہ کے پیروکاروں کے امام تھے۔

۲۔ ملاعلی قاری کہتے ہیں :۔ الامام الکبیر الشان.... والیه انتهت ریاسته الاصحاب بہت بڑی شان کے مالک امام ہیں حنفی اصحاب کی تاجداری ان پر ختم ہے۔

۳۔ علامہ زرقانی کہتے ہیں :۔ الامام الحافظ محدث نیشا پور من ائمه الحنیفه امام حافظ الحدیث، نیشا پور کے محدث اور احناف اماموں میں سے ایک مولوی عبدالحئ لکھنوی لکھتے ہیں۔

کان امام الحنفیته فی عصره ...... هواحق بان یجعل من المجتهدین فی المذهب

اپنے زمانے میں حنفیوں کے امام تھے اس بات کے حقدار ہیں کہ انہیں مجتہد فی المذہب امام شمار کیا جائے۔

(الفوائد السبهیه مع حاشیه التعلیقات السنیه از عبدالحئ لکھنوی ص ۱۶)

یہ قابل غور نکات ہیں۔

تیسرا حصہ

۱۔ جادو معنوی آگ ہے

۲۔ شیطان اصلی آگ ہے

۳۔ شیطان کا اقرار۔ تیرے چنے ہوئے بندوں پر میرا داؤ نہیں
چلے گا۔

۴۔ سورۃ الفلق اور الناس مکی سورتیں ہیں (مدنی نہیں)

۵۔ مفسرین انہیں مکی سورتیں لکھتے ہیں لیکن واقعہ جادو خواہ مخواہ منسلک کر کے اپنی ہی تفاسیر کو متنازعہ بنا دیتے ہیں

۶۔ شیطان کے کارناموں کی تفصیل

۷۔ شیطان کا داؤ کمزور ہے

۸۔ جادو زدہ شخص ۔: ذکر الٰہی سے دور رہتا ہے

۹۔ معجزہ رحمانی عمل ہے اور جادو پر غالب آجاتا ہے

کیا جادو شیطانی عمل ہے یا رحمانی (اللہ تعالیٰ کا کیا ہوا)

جواب :۔ جادو شیطانی عمل ہے

فرمان نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم (مشکوۃ ج ۶، ص ۲۳۷ دواؤں اور دعاؤں کا پیام)

وعن جابر قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النشرۃ فقال ھو من عمل الشیطن (رواۃ ابو داؤد)

نوٹ :۔ نشرہ ایک خاص منتر کا نام ہے جو مجنوں کی شفاء کے لئے کیا جاتا ہے۔ یہ جادو کی ایک قسم ہے نشر بمعنی پھیلنا اس سے ہے انتشار چونکہ یہ عمل جنات شیاطین کے پھیلنے کی بنا پر ہوتا ہے اس کو نشرہ کہا جاتا ہے۔

قرآن حکیم

ولکن الشیطین کفروا یعلمون الناس السحر (۲ ۔ ۱۰۲ البقرہ)
اور شیاطین نے کفر کیا۔ لوگوں کو جادو کی تعلیم دیتے تھے۔

حاصل کلام

جادو ایک شیطانی عمل ہے اور کرنے والا کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔

خبر احاد کا وزن

خبر احاد کو یقینی اعتقادیات کے لئے دلیل نہیں بنایا جا سکتا (خواہ کتنی ہی قوی اور صحیح معلوم نہ ہوں)

فرمان سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا جادو سے متاثر ہو سکنا یا نہ سکنا عقیدے کا مسئلہ ہے اور عقائد ثابت کرنے کے لئے یا تو قرآن کریم سے دلیل پیش کی جا سکتی ہے یا حدیث متواتر سے۔

علامہ تفتازانی لکھتے ہیں

خبر واحد میں اگر صحت کی وہ تمام شرائط پائی جائیں جو اصول فقہ میں مذکور ہیں تب بھی وہ صرف ظن و گمان کا فائدہ دیتی ہے (نہ کہ یقین کا) اور گمان کا اعتقادی مسائل میں کوئی اعتبار نہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

خبر احاد سے قرآن مجید کی تنسیخ یا تخصیص کو جائز قرار نہیں دیتے تھے۔ فاطمہ بنت قیس جو کہ ایک صحابیہ ہیں کی روایت کیوں نہ مانی؟ (تفسیر نعیمی سورۃ نساء پ ۴، ص ۵۶۶)

فاطمہ بنت قیس نے فرمایا تھا کہ مجھے میرے خاوند نے طلاق دی اور حضور انور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نہ مجھے عدت کا خرچہ دلوایا اور نہ مکان حضرت فاروق اعظم نے فرمایا کہ عدت کا خرچہ آیات قرآنی اور حدیث متواتر سے ثابت ہے ایک بی بی کہہ رہی ہے کہ مجھے خرچ نہیں دلوایا گیا۔ نہ معلوم انہیں یاد ہے یا بھول گئیں پھر یہ خبر نہیں کہ نہ دلوانے کی وجہ کیا تھی۔ ایک بی بی کے قول پر

قرآن کریم کے خلاف کیسے فتویٰ دے دیں۔

حاصل کلام

۱۔ جادو والی روایت خبراحاد ہے اور اس کا قرآن حکیم سے ٹکراؤ ہے اس لئے اسے مردوں اور باطل قرار دیا جاتا ہے۔

۲۔ اسے اس لئے قبول نہیں کیا جا سکتا کہ راوی ہشام بن عروہ نے حضرت عائشہؓ سے منسوب کیا ہے۔

حضرت عائشہؓ سے مروی حدیث پاک

دیدار الٰہی کے متعلق۔ شب معراج

شب معراج، حضرت عائشہؓ سے مروی دیدار الٰہی کی نفی والی روایت کو بھی تو علمائے کرام نے رد کر دیا ہے۔ وہ اس لئے کہ وہ قرآن حکیم سے متصادم ہے۔

جن جن احادیث میں انکار دیدار الٰہی ہے وہ تمام کی تمام مردود ہیں چاہے ان کا راوی کوئی بھی ہو۔ وہ اس لئے کہ قرآنی آیات اور رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اوصاف حمیدہ اور فضائل سے ٹکراؤ ہے۔

اسی بنا پر

روایات سحر مردود اور باطل ہیں راوی چاہے کوئی بھی ہو۔ کیونکہ یہ قرآن حکیم سے ٹکراتی ہیں۔

مولوی صاحب :۔ سمجھنے کی کوشش کریں۔

تیسرا باب

شیطان کا اقرار

الا عبادک منهم المخلصین

تیرے چنے ہوئے بندوں پر میرا داؤ نہ چلے گا۔

اللہ تعالیٰ کا اعلان

ان عبادی لیس لک علیهم سلطن الا من اتبعک من الغوین (بے شک میرے بندوں پر تیرا کوئی غلبہ نہیں) مگر وہ گمراہ جو تیرے نقش قدم پر چلے

سوال :۔ کیا شیطان انبیاء کرام پر اثر انداز ہو سکتا ہے (کسی بھی صورت میں) جادو وغیرہ کے عمل سے

جواب :۔ ۱۔ شیطان کا ورغلانا یا اثر انداز ہونا تو عام مخلص بندوں کو بھی نہیں آسکتا۔

۲۔ اولیا اللہ کاملین منجانب اللہ محفوظین میں داخل ہیں اور نبی تو معصوم ہیں

شیطان کی کہانی اس کی زبانی

شیطان سے کسی نے دریافت کیا کہ تو ولی کامل کو گمراہ کرنے میں کس حد تک کامیابی کی امید رکھتے ہو اس نے جواب دیا انہیں گمراہ کرنا ایسے ہے جیسے بحر محیط میں پیشاب کیا جائے۔ یعنی ہم اپنی عادت سے مجبور ہو کر اگر انہیں کچھ بھی کہتے ہیں تو انہیں کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچتا۔ جیسے سمندر میں پیشاب کرنے سے سمندر کا کیا بگڑتا ہے یا جیسے سورج کے انوار کو پھونکوں سے بجھایا جائے یعنی جیسے انوار شمس کو پھونکوں سے بجھانے والا احمق اور پاگل سمجھا جاتا ہے۔ ایسے ہی ہم ولی کامل کو گمراہ کرنے والے ہم اپنی برادری (شیطانوں) میں اسے پاگل اور مجنوں سمجھتے ہیں (تفسیر روح البیان پ ۱۴ سورۃ الحجر ص ۷۵)

چوتھا باب

نزول۔ سورۃ الفلق اور الناس

اس موقعہ پر سورتوں کا نازل ہونا اس لئے بھی ناقابل فہم ہے کہ اکثر کے نزدیک یہ سورتیں مکی ہیں۔ جن لوگوں نے انہیں مدنی کہا ہے انہوں نے روایات سحر کی وجہ سے ان کو مدنی کہہ دیا ہے ورنہ سعودی عرب میں چھپنے والے تمام قرآنوں میں، اسی طرح تاج کمپنی کے مطبوعہ قرآنوں میں ان سورتوں کے بارے میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ یہ مکی ہیں، یعنی مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہیں اور روایات کے مطابق جادو کا واقعہ صلح حدیبیہ کے بعد پیش آیا تھا۔ اس لحاظ سے یہ سورتیں واقعہ سحر سے کم از کم سات، آٹھ سال پہلے نازل ہو چکی تھیں، پھر ان کے نزول کو داستان سحر کے ساتھ جوڑنے کی کیا تک ہے؟

نزول۔ سورۃ الفلق اور الناس (مکی)

کہا جاتا ہے کہ اگر یہ سورتیں مکہ میں نازل ہوئیں تھیں تو پھر من شر النفثت فی العقد یعنی گانٹھوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے اللہ کی پناہ مانگنے کا کیا مطلب ہو گا؟ گانٹھوں میں پھونکنے کا عمل تو مدینہ منورہ میں ہوا تھا اس لئے سورتوں کا نزول بھی مدینہ میں ہونا چاہئے، جیسا کہ روایات سحر میں آیا ہے۔

سبحان اللہ! ان سورتوں میں تو حاسد کے شر سے اور اندھیرے کے شر سے بھی پناہ مانگی گئی ہے، تو کیا حاسدوں نے حسد اور اندھیرا شروع کیا تھا؟ کیا اندھیرا صرف مدینہ منورہ میں چھایا کرتا تھا، مکہ مکرمہ میں نہیں ہوا کرتا تھا؟ جس طرح حسد اور اندھیرا شروع سے چلے آئے ہیں اسی طرح گانٹھوں میں پھونکیں مارنے کا عمل بھی قدیم سے چلا آرہا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ ہی میں آپ ﷺ کے توسط سے آپ ﷺ کی امت کو یہ استعاذہ (پناہ مانگنا) سکھا دیا تاکہ اس کو ہنے والے، حاسدوں، تاریکیوں اور جادو گرنیوں وغیرہ کے شر سے محفوظ رہیں۔

دوسرا باب

جادو
شیطانی عمل ہے

ہر وہ عمل جو قرآن پاک و احادیث پاک و سنت رسول کریم ﷺ کے خلاف ہے وہ شیطانی فعل ہے۔ تمام برائیاں جوا شراب، بت پرستی، نیزے سے فال نکالنا، منتر اور ٹوٹکوں سے شیطانوں کی مدد لے کر کوئی غلط کام کرنا اسی میں آتا ہے۔

مخفی دلیل

شیطان نے چونکہ اللہ تعالیٰ سے مہلت لی تھی کہ وہ آدم علیہ السلام کی اولاد کو پیس کے رکھ دے گا۔ ان کے آگے پیچھے داہنے اور بائیں سے حملہ کرے گا۔ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جادو بھی شیطانی عمل میں سے ہے اور اس کا اثر ظہور پذیر ہوتا ہے تاکہ برائی کی طاقتوں کا پتہ لگے اور پھر رحمانی طاقتوں کا طاقت کی وجہ سے یہ اثر زائل ہو۔

سحر کے لفظی معنی

۱۔ چھپی چیز، خفیہ طور پر کسی چیز کو خلاف اصل ظاہر کرنا۔

۲۔ جنات و شیاطین، منتر اور ٹوٹکوں میں صدہا شرکیہ اور کفریہ باتیں ہوتی ہیں جن کو مکمل لکھ کر انسانوں کو دیتے اور جب انسان یہ منتر پڑھتا ہے تو در پردہ شیطان کام کر دیتا ہے جس سے انسان کو یقین ہو جاتا ہے کہ یہ منتر بہت تاثیر والا ہے ان منتروں میں شیاطین سے مدد مانگنے کے الفاظ ہوتے ہیں۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ جادو کے موجد شیطان ہیں جادو کفر ہے اور اس میں کفر کے الفاظ ہوتے ہیں۔ کفر سکھانا کفر ہے (شیطان نے مہلت تو قیامت تک اسی لئے مانگی تھی)

۳۔ حضور ﷺ کی ذات اقدس سے تو گذشتہ پیغمبروں کو فائدے پہنچے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام سے جادو گری کا الزام دور ہوا۔

جادو کی قسمیں

۱۔ جادو کلائیں یا جادو بابل۔ اس میں تمام روح کو اپنے تابع کر لیا جاتا ہے۔ جن سے جو چاہے کام لیتے ہیں۔ بابل میں اسی جادو کا بہت زور تھا اور اسی کی تردید کرنے حضرت ابراہیم علیہ السلام بھیجے گئے۔ چونکہ اس قسم کا جادو گر عالم کی تمام چیزوں پر حکومت کرتا ہے اس لئے ابراہیم علیہ السلام کو رب نے سارے عالم کی چیزیں دکھا دیں وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموت والارض تاکہ وہ ملاحظہ فرمائیں۔ جادو خالص کفر و شرک ہے۔ کیونکہ اس میں جادوگر تمام چیزوں کی روحوں کو مستقل موثر جانتا ہے۔

۲۔ جنات و شیاطین کو تابع کر کے ان سے حسب منشا کام لیا جاتا ہے۔

۳۔ مردہ انسانوں کی روحوں کو منتر وغیرہ کر کے قبضہ میں کیا جائے اور اس سے کام لئے جائیں اس میں شیاطین کی پرستش ہوتی ہے عیاش جوگی اس کے عامل ہوتے ہیں۔

۴۔ کسی ذریعہ سے انسانوں کے خیالات اور حواس خراب کر دیئے جائیں۔ یعنی نظر بندی (رسیوں کا سانپ بن کر نظر آنا)

۵۔ خیالی جادو۔ مطلوب کی صورت سامنے رکھ کر اس پر نظر اور خیال خوب جما کر مقصد حاصل کیا جائے۔ اسے مسمریزم کہتے ہیں۔

۶۔ نیرنج۔ بعض دوائیں وغیرہ سے عجیب عجیب کام کئے جاتے ہیں۔

۷۔ سحر حیل۔ سائنسی آلات کی مدد سے

پانچواں باب

مزے کی بات

۱۔ یہ ہے کہ مفسرین حضرات ان سورتوں کا نزول تو مکی لکھتے ہیں اور تفسیر کے دوران جادو والا واقعہ اس سے ملا دیتے ہیں جو بقول ان کے مدینہ منورہ میں صلح حدیبیہ کے بعد ہوا یعنی شروع ۷ھ میں

۲۔ دیکھیں کتنا تضاد ہے ان مفسرین کے ذہنوں میں

۳۔ اب کونسی بات پر یقین کریں اور کونسی پر نہ یقین کریں

چھٹا باب

دم کرنا

سورۃ الفلق اور سورۃ الناس

(تفسیر در منثور) حضرت عبداللہ ابن مسعود کا فرمانا کہ نبی کریم ﷺ یہ دو سورتیں پڑھ کر سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کو دم فرماتے تھے اور یہ دوسرے دموں کی طرح ایک دم ہی ہے۔ (اس بات کو تسلیم کر لینا چاہئے)

فرمان نبوی:۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں سورتوں کے ساتھ پناہ مانگنے کا حکم دیا تھا۔ (یہ بات بالکل عقل کے مطابق ہے۔ تاکہ امت کی تعلیم ہو جائے)

نزول کب ہوا:۔ یہ مکی سورتیں ہیں۔ واقعہ صلح حدیبیہ سے کم از کم سات آٹھ سال پہلے نازل ہو چکی تھیں اور قصہ جادو بعد میں مدینہ منورہ میں واقعہ حدیبیہ کے بعد گھڑ لیا گیا تھا۔

جھاڑ پھونک کے بارے میں اسلام کا حکم

حضرت ابو سعید خدری کا ایک بستی والوں پر دم کر کے معاوضہ میں بکریاں لا کر آپ ﷺ کی خدمت میں سارا قصہ بتانا۔ پھر آپ ﷺ کا یہ فرمانا۔ بکریاں لے لو اور "اس میں میرا حصہ بھی نکالو۔"

سوال:۔ اس حکایت کی حقیقت کے متعلق سوال یہ ہے کہ کیا آپ ﷺ کی طرف یہ الفاظ منسوب کرنا اس میں میرا حصہ بھی نکالو۔ آپ کی شان کے شایاں تھا یا یہ بات بھی محض توہین و تنقیص کے لئے گھڑ لی گئی تھی۔

جواب:۔ ۱۔ آپ ﷺ نے تو فقیر اختیار کیا۔ اگر رات ہونے سے پہلے ذرہ برابر کوئی چیز یا سونے کا ٹکڑا وغیرہ گھر میں ہوتا تو اس کو جب تک خیرات نہ کر دیتے سوتے نہ تھے۔

۲۔ دم کرنے سے جو اجرت ملے وہ آپ کیسے لیں گے؟ پھر ایسے الفاظ کہہ کر ایسا لگتا ہے کہ دم کرنے والوں نے اجرت لینے کے لئے یہ دلیل نکالی ہے۔

۳۔ روایات میں رد و بدل کی یہ مثال ہے۔

سوال :۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر آپ ﷺ پر جادو کا اثر انداز ہونا ممکن ہی نہیں تھا تو پھر آپ ﷺ کو جادو گروں کے شر سے استعاذہ کا حکم کیوں دیا گیا؟

جواب :۔ عرض ہے کہ پناہ مانگنے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ جس چیز سے پناہ مانگی جائے اس کے وقوع پذیر ہونے کا امکان بھی ہو۔ جان دو عالم ﷺ تو اور بھی بہت سے استعاذے کیا کرتے تھے' مثلاً "اللھم انی اعوذ بک من فتنہ النار و عذاب النار و من فتنہ القبر و عذاب القبر" (۲)

(اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کی آزمائش سے اور جہنم کے عذاب سے' قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے۔)

کیا ان چار چیزوں میں سے کسی ایک میں بھی آپ ﷺ کے مبتلا ہونے کا کوئی امکان تھا۔؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر جادو گرنیوں کے شر سے پناہ مانگنے سے یہ کیوں فرض کر لیا گیا ہے کہ جادو گرنیوں کے شر سے آپ ﷺ کا متاثر ہونا ممکن تھا۔؟

لبید اور اس کی بہنوں کی بساط ہی کیا تھی' واللہ اگر ساری دنیا کے جادوگر مل کر بھی آپ ﷺ پر جادو کرتے تو سب کو منہ کی کھانی پڑتی کیونکہ قرآن مجید نے واضح اعلان کر رکھا ہے کہ لا یفلح الساحر حیث اتی اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنی بات میں سچا کون ہو سکتا ہے! ومن اصدق من اللہ قیلا

دلچسپ نوٹ

۱۔ دلچسپ بات یہ ہے مسٹر مودودی' جو روایات سحر کے زبردست حامی اور پاسبان ہیں' وہ بھی ان سورتوں کو مکی تسلیم کرتے ہیں ملاحظہ فرمایئے تفہیم القرآن' ج ٦' ص ۵۴٦' ۵۴۷ مودودی صاحب کے نظریات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

شان نزول کی وجوہات

احادیث پاک میں معوذتین الفلق اور الناس کے متعلق یہ کہیں ذکر نہیں ہے

کہ ان کا نزول جادو کے عمل کو ختم کرنے پر اس کنویں کے اوپر ہوا جب جبریل علیہ السلام بھی آئے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہنے لگے کہ میں آیات پڑھتا ہوں آپ بھی آیات پڑھتے جائیں اور گرہیں کھلتی جائیں گی۔ (جیسا کہ مفسرین حضرات نے منظر کشی کی ہے)

بلکہ احادیث پاک میں صرف اتنا ذکر ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کیا تم دیکھتے نہیں کہ آج رات دو آیات اتری ہیں جن کی مثل دیکھی نہ گئیں۔

ملاحظہ کریں :۔ احادیث پاک میں صرف رات کا ٹائم درج ہے اور مفسرین اپنی مرضی کی نقشہ کشی کر رہے ہیں۔ یہی دلیل اس من گھڑت اسرائیلی روایت کو رد کرنے کے لئے کافی ہے۔

حاصل کلام

سورۃ الفلق اور الناس مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں (تفسیر در منثور، الاتقان، تفسیر روح البیان، تفسیر نعیمی کنز الایمان)

مکی سورتیں :۔ چھیاسی ہیں اور قل یایھاالکفرون، قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس اور قل ھو اللہ احد (یعنی چاروں قل) مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں۔

سوال :۔ جیسا کہ جادو والی روایت میں آیا ہے کہ مذکورہ جادو کا اثر ان کے نزول کے بعد ختم ہوا۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ سورتیں اعلان نبوت کے بیس سال بعد ہی نازل ہوئی تھیں اور کیا اس سے پہلے جادو وغیرہ نہیں ہوتا تھا۔

جواب :۔ مذکورہ جادو کے ٹائم ٹیبل یعنی اعلان نبوت کے بیس سال بعد والی بات خلاف عقل ہے۔ جادو کا وجود مکہ مکرمہ میں بھی تھا اور چاروں قل والی آیات کا اسلوب بتا رہا ہے کہ یہ اعلان نبوت کے ابتدائی زمانے میں ہی نازل ہوئیں۔

حاصل کلام

(۱) مذکورہ عمل آپ ﷺ تعلیم امت کے لئے کرتے تھے۔

(۲) آپ ﷺ کے بال مبارک میں شفا ہے (مشکوۃ ج ٦ ص ۹ ۔ ۲۴۸)

(۳) واہیات روایت کہتی ہے کہ آپ ﷺ کے بال مبارک جھڑ گئے تھے (نعوذ باللہ)

دیگر طریقے :۔ (تفسیر نعیمی پ ص ۵٦۵) جادو سے بچنے کے دیگر طریقے ملاحظہ کریں۔ پھر فیصلہ کریں کہ کیا؟۔۔۔۔

۱۔ جو شخص عورت پر قادر نہ ہو سکے وہ بانس کی آگ میں جوڑ والا بسولا گرم کرے یہاں تک کہ وہ سرخ ہو جائے پھر آگ سے نکال کر اس پر پیشاب کر دے۔ شامی نے باب العنین میں فرمایا کہ ایسے شخص کو چاہئے کہ بیری کے سات سبز پتے لے کر پانی میں گھول لے۔ کچھ پانی پی لے۔ باقی سے غسل کرے جو شخص روزانہ صبح کو سات چھوارے کھالیا کرے اس پر جادو کا اثر نہ کرے گا۔

۲۔ وہ شخص دریا کی بیچ دھار سے پانی کا گھڑا بھر کر لائے اور اس پر چاروں قل اور سورتیں دم کرے مگر پانی بہنے نہ دے۔ گڑھے میں کھڑے ہو کر غسل کرے اور پانی وہاں دفن کر دے۔

غور کریں :۔ یہ عجیب قسم کے طریقے (سوائے سورۃ الفلق اور الناس کی تلاوت کے) کریں تو جادو ختم ہو جائے گا۔

ساتواں باب

شریعت میں جادو سے محفوظ رہنے کے طریقے

ا۔ جو شخص صبح و شام آیۃ الکرسی پڑھ کر ہاتھوں پر دم کرے اور سارے جسم پر ہاتھ پھیرے اس پر جادو کا اثر نہ ہو گا۔

۲۔ جو شخص پندرہ شعبان کی رات کو بعد مغرب غسل کرے وہ بھی جادو کے اثر سے محفوظ رہے گا۔

سوال :۔ کیا آقا ﷺ نے (نعوذ باللہ۔ استغفر اللہ) اس سے کم عبادت کی تھی؟ کہ آپ ﷺ جادو کے اثر سے محفوظ نہ رہ سکے۔

جواب :۔ آپ ﷺ جادو کو بے اثر کرنے کے لئے جو عمل کیا کرتے تھے وہ مشکوۃ ج تین صفحہ ۲۳۵ میں مذکور ہے اور وہ امت کی تعلیم کے لئے تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر رات میں جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو اپنے ہاتھ جمع کر کے ان میں پھونکتے جس میں قل ھو اللہ احد قل اعوذ برب الفلق اور اعوذ برب الناس پڑھتے پھر جسم کے جس حصہ تک ہو سکتا ہاتھ پھیرتے اپنے سر مبارک اور چہرے والے حصہ سے شروع فرماتے۔ یہ تین بار کرتے تھے۔ (وعن عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم گان اذا اولی الی فراشہ کل لیلہ جمع کفیہ ثم نغث فیھا فعرا فیھا قل ھو اللہ احد۔ قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس ثم یمسح بھما ما استطاع من جسدہ بیدا بھما علی رائیہ ووجھہ وما قبل من جسدہ یفعل ذلک ثلثۃ مرات (متفق علیہ)

نواں باب

معجزہ اور جادو

معجزہ

ہر اس امر خارق (عام عادت اور معمول کے خلاف اور بظاہر ناممکن چیز) کو معجزہ کہتے ہیں جو کسی نبی سے، اس کو دعوائے نبوت میں سچا ثابت کرنے کے لئے ظاہر ہو۔

جادو

جادو شیطانی عمل ہے اور کاہنوں ساحروں کو شیاطین ہی تعلیم دیتے تھے۔ ان میں شرکیہ الفاظ ہوتے ہیں قصہ مختصر جادو شیطان کا عمل ہے۔

دونوں میں فرق

چونکہ معجزہ نبی کی صداقت کا ثبوت ہوتا ہے اس لئے اس کی فضیلت برقرار ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ جادو کا عمل معجزہ سے طاقتور نہیں ہو سکتا یہ ایک عام فہم بات ہے۔ اگر معاذ اللہ ایسا ہو (برائے بحث)

تو نبی کی صداقت شبہ ہو جائے گی وہ اس لئے کہ جادو کے عمل سے نبی کو (معاذ اللہ) بے بس کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے اس بات پر امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ جادو کا معجزہ پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

نتیجہ

شیطانی عمل کا رحمانی عمل پر غالب آنا عقلا۔ نقلا مخدوش ہے اور قرآن کریم اور احادیث پاک برعکس ہے۔ انبیاء کرام پر جادو اثر نہیں کر سکتا۔

جادو و آسیب اثر نہ کرے گا

تفسیر روح البیان پ ۱۰ سورہ توبہ (صفحہ ۲۴۲) میں لکھا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو مال و دولت سے محبت نہیں کرتا اس پر جادو وغیرہ اثر نہیں کرتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے عرض کی مجھے ایسا عمل بتایئے کہ مجھ پر شیاطن کا حملہ نہ ہو سکے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال اور نامحرم عورتوں سے دور رہو (کذافی شرح الشہاب)

سوال :۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مال و دولت سے محبت کی؟

جواب :۔ انسانی تاریخ جانتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فقر اختیار کیا اور مال و دولت کی محبت کو ترک کر دیا۔ ایک دفعہ سونے کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا رہ گیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بے چین رہے جب تک اسے صدقہ نہ کر دیا۔

سوال :۔ کیا آقا صلی اللہ علیہ وسلم نامحرم عورتوں سے دور نہ رہے؟

جواب :۔ ضرور دور رہے۔ دیکھیں فتح مکہ کے موقع پر بیعت ہو رہی ہے وہ کیسے۔ پانی کے بڑے ٹب میں ایک سرے میں اس بیعت کرنے والی عورت کا ہاتھ ہوتا تھا اور دوسری طرف والے سرے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک مبادا کہیں ہاتھ چھو نہ جائیں۔

تو پھر :۔ جادو کیسے اثر کر گیا۔ ہے ناں خلاف عقل بات۔

دسواں باب

شیطان کے کارنامے

قرآن حکیم میں شیطانی افعال کا مندرجہ ذیل ذکر ہے۔

۱۔ ان کید الشیطن کان ضعیفا ۴ / ۷۶ شیطان کا داؤ کمزور ہے۔

۲۔ واما ینسینک الشیطن ۶ / ۶۸ اور جو تمہیں تجھے شیطان بھلا دے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں بھولتے (سنقرئک فلا تنسی)

۳۔ فوسوس لھما الشیطن ۷ / ۲۰ پھر شیطان نے ان کے جی میں خطرہ ڈالا

۴۔ واما ینزغنک من الشیطن نزغ فاستعذ باللہ ۷ / ۲۰۰ اے سننے والے شیطان تجھے کوئی کونچاوے تو اللہ کی پناہ مانگ

۵۔ ان الذین اتقوا اذ مستھم طائفۃ من الشیطن تزکرو فاذا ھم مبصرون ۷ / ۲۰ بیشک متقی جب انہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

۶۔ فانسہ الشیطن ۱۲ / ۴۲ تو شیطان نے اسے بھلا دیا۔

۷۔ فاذ قرات القرآن فاستعذ باللہ من الشیطن الرحیم ۱۶ / ۹۸

۸ وما انسٰنیہ الا الشیطن ان اذکرہ ۱۸ / ۶۳ اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کروں۔

۹۔ وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطن فی امنیتہ فینسخ اللہ مایلقی الشیطن ثم یحکم اللہ ایتہ واللہ علیم حکیم ۲۲ / ۵۲ (جب انہوں نے پڑھا تو شیطان نے ان کے پڑھنے میں لوگوں پر کچھ اپنی طرف سے ملا دیا۔ تو مٹا دیتا ہے اللہ اس شیطان کے ڈالے ہوئے کو) گویا کہ اللہ تعالی محافظ ہے انبیاء کا

۱۰۔ استحوذ علیھم الشیطن فانسھم ذکر اللہ ۵۸ / ۱۹ اولک حزب الشیطن ان پر شیطن غالب آگیا تو انہیں اللہ کی یاد بھلا دی۔ وہ شیطان کے گروہ میں اگر شیطن غالب آجائے تو اللہ کی یاد بھول جاتی ہے۔

۱۱۔ وما ھو بقول شیطن رحیم ۸۱ / ۲۵ (انه لقول رسول کریم) بہت بڑی دلیل ہے۔

(۱) شیطان بھلاتا ہے۔ (۲) شیطان کا داؤ کمزور ہے۔ (۳) متقی لوگ شیطانی خیال آنے پر ہوشیار ہو جاتے ہیں۔ (۴) انبیاء و رسل کے کلام کا محافظ اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔ (۵) جسے شیطان بھلا دے تو وہ حزب الشیطن سے ہے۔

(۶) شیطان ۔ اللہ کی یاد بھلا دیتا ہے۔ (۷) قرآن حکیم رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا قول ہے۔ اس لئے شیطان کا کوئی داؤ نہیں چلتا

شیطان کس پر اترتے ہیں

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ھل انبئکم علٰی من تنزل الشیطن تنزل علی کل افاک اثیم

(۲۶ / ۲۲۱ الشعرا)

ترجمہ :۔ کیا میں تمہیں بتا دوں کہ کس پر اترتے ہیں شیطان۔ اترتے ہیں ہر بڑے بہتان والے گناہ گار پر

کچھ سمجھ آیا

شیطان کا شکار بہتان والے گنہ گار ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کرام اور اولیائے کرام کو شیطان سے محفوظ فرمایا ہے۔

احتلام۔ شیطانی فعل ہے

شیطانی خیال

انسان کے دماغ میں غلبہ کرتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احتلام سے محفوظ تھے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کوئی نبی کبھی بھی محتلم نہ ہوا کیونکہ احتلام شیطان کے اثر سے ہے اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

بخاری و مسلم (متفق علیہ) کی حدیث میں ہے کہ رمضان مبارک میں نماز فجر کے وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بغیر احتلام کے جنبی ہوتے تھے۔ (بیوی سے شب باشی کرنے کے بعد وجوب غسل کا نام جنبی ہے) پھر آپ غسل فرماتے اور روزہ رکھتے اس عبادت میں بغیر احتلام کی قید سے مفہوم پیدا ہوتا ہے کہ آپ پر احتلام کی نسبت جائز ہے ورنہ استثنا کرنے کا کیا فائدہ؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ استثنا کی بنیاد عدم جواز پر ہے اور یہ قید اتفاقی ہے اور بیان واقع ہے۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غسل جماع سے تھا نہ کہ احتلام سے' کیونکہ احتلام آپ پر جائز نہیں ہے۔ قرطبی فرماتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ احتلام آپ پر جائز نہیں ہے کیونکہ احتلام فعل شیطان سے ہے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے معصوم تھے اور روزے والی حدیث میں احتلام کا مطلب یہ بتایا ہے کہ خواب میں بغیر کچھ دیکھے انزال ہو جائے اور جو خواب میں دکھائی دیتا ہے وہ شیطان ہے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں آپ کا غسل فرمانا جماع کے بعد دیر ہو جانے سے تھا۔ (مدارج النبوۃ)

نتیجہ :۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذہن مبارک پر شیطانی افعال اثر انداز نہیں ہوتے تھے۔

رسول کریم ﷺ شیطان کی حرکات سے باخبر

شیطان کا داؤ کمزور ہے

مدارج النبوت

ابو عبید نے فضائل القرآن میں اور دارمی و طبرانی بیہقی و ابو نعیم نے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کی کہ ایک شخص مدینہ طیبہ کے ایک کوچے میں شیطان کو ملا اور ان دونوں کی کشتی ہوئی تو اس نے شیطان کو پچھاڑ لیا۔ شیطان نے کہا مجھے چھوڑ دو۔ میں تمہیں ایسی چیز بتاتا ہوں جس سے تمہیں تعجب ہو گا تو اس نے اسے چھوڑ دیا۔ اس نے کہا تم سورہ بقرہ پڑھا کرتے ہو اس نے کہا ہاں۔ شیطان اس میں سے کچھ نہیں سن سکتا مگر یہ کہ وہ پشت پھیر کر بھاگ جاتا ہے اور اس کی آواز ایسی ہوتی ہے جیسے گدھے کے گوز کی آواز کسی نے حضرت ابن مسعودؓ سے پوچھا وہ شخص کون تھا انہوں نے کہا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

طبرانی نے بسند حسن حضرت حفصہ کی کنیز سدیہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب سے حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا تو شیطان ان سے نہیں ملا مگر وہ اوندھا گر پڑا۔

حضرت عمارؓ بن یاسر کا شیطان کو تین بار پچھاڑنا

ابو الشیخ نے العظمت میں اور ابو نعیم نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت کی انہوں نے کہا ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ حضور نے حضرت عمارؓ سے فرمایا تم جا کر ہمارے لئے پانی لاؤ تو وہ گئے اور انہیں حبشی کی صورت میں ایک شیطان ملا اور وہ ان کے اور چشمہ کے درمیان حائل ہو گیا۔ تو حضرت عمارؓ نے اسے پچھاڑ دیا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمہارے اور چشمہ کے درمیان سے ہٹا جاتا ہوں۔ تو انہوں نے اسے چھوڑ دیا مگر وہ پھر مقابل آیا اور حضرت عمارؓ نے دوبارہ پکڑ لیا اور پچھاڑ ڈالا۔ اس نے کہا مجھے

چھوڑ دو میں تمہارے اور چشمہ کے درمیان سے ہٹا جاتا ہوں تو انہوں نے اسے چھوڑ دیا۔ مگر وہ تیسری مرتبہ پھر مقابل آیا اور حضرت عمارؓ نے پکڑ لیا اور پچھاڑ ڈالا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا شیطان حضرت عمارؓ اور چشمہ کے درمیان حبشی غلام کی صورت میں حائل ہو گیا ہے اور اللہ تعالی نے عمارؓ کو اس پر غالب کر دیا ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا ہم حضرت عمارؓ سے ملے تو انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے۔ یہ سنکر حضرت عمارؓ نے کہا خدا کی قسم! اگر مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ وہ شیطان ہے تو میں اسے ضرور قتل کر دیتا۔

بیہقی نے صحیح بتا کر اور ابو نعیم نے حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھے ایک کنوئیں کی طرف بھیجا تو ایک شیطان انسانی صورت میں مجھے ملا اور وہ مجھ سے لڑا مگر میں نے اسے پچھاڑ دیا۔ پھر میرے ساتھ جو پتھر تھا اس سے اس کا سر کچلنے لگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کنوئیں کے قریب عمارؓ کو شیطان مل گیا ہے اور وہ ان سے لڑ رہا ہے۔ کچھ دیر بعد میں نے آکر واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا وہ شیطان تھا۔ بیہقی نے فرمایا اس حدیث کی تائید حضرت ابو ہریرہؓ کا وہ قول کرتا ہے جو انہوں نے اہل عراق سے کہا تھا۔ کیا تم میں وہ عمار بن یاسرؓ نہیں ہیں جن کو اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زبان مبارک سے شیطان کے پنجے سے چھڑایا تھا۔ علامہ سیوطی نے فرمایا حکم نے اسے روایت کی ہے۔

ابن سعد و ابن راہویہ نے اپنی مسند میں حضرت عمارؓ سے روایت کی۔ انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ رہ کر انسانوں اور جنوں سے جنگ کی ہے۔ ہم نے پوچھا آپ نے جن سے کس طرح جنگ کی ہے؟ فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ ایک منزل میں اترے اور میں نے پانی لانے کے لئے رسی اور ڈول اٹھایا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

و آلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا سنو! کوئی آنے والا تمہارے پاس آئے گا اور وہ تمہیں پانی سے روکے گا۔ چنانچہ میں جب کنوئیں کے سر پر پہنچا اچانک کالا شخص نمودار ہوا گویا کہ وہ سخت جنگ آزمودہ تھا اور اس نے کہا تم اس کنوئیں سے آج ایک ڈول پانی نہ لے سکو گے۔ پھر میں نے اسے اور اس نے مجھے پکڑ لیا اور میں نے اسے پچھاڑ دیا۔ پھر ایک پتھر لے کر اس کی ناک اور منہ کچلنے لگا۔ اس کے بعد میں نے اپنی مشک بھری اور اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آگیا۔ حضور نے فرمایا کیا کنوئیں پر تمہیں کوئی ملا تھا۔ پھر میں نے واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا وہ شیطان تھا۔

بیہقی نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی انہوں نے کہا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا جو انتہائی بدصورت تھا اور اس کے کپڑے بھی گندے اور اس سے بدبو آرہی تھی۔ وہ لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتا ہوا آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو بیٹھ گیا اور اس نے پوچھا آپ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے اس نے پوچھا آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے؟ حضور نے فرمایا اللہ تعالی نے اس نے پوچھا زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالی نے اس نے پوچھا اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ حضور نے فرمایا سبحان اللہ (اللہ تعالی پیدا ہونے سے پاک ہے) اور حضور نے اپنی پیشانی پکڑ لی اور اپنا سر مبارک جھکا لیا۔ پھر وہ شخص اٹھا اور چلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھا کر فرمایا اس شخص کو میرے پاس بلا کے لاؤ تو ہم نے اسے تلاش کیا۔ مگر وہ ایسا غائب ہوا کہ گویا وہ تھا ہی نہیں۔ پھر حضور نے فرمایا وہ ابلیس لعین تھا وہ تم کو تمہارے دین میں شک ڈالنے کے لئے آیا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت ابودجانہؓ کو چند آیات تحریر کرادیں جنہوں نے شیطان کو جلا ڈالا

بیہقی نے ابودجانہؓ سے روایت کی انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے شکایت کی اور یہ عرض کیا کہ یارسول اللہ میں اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا کہ اچانک میں نے چکی چلنے جیسی آواز اور شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی مانند آواز سنی اور میں نے ایسی چمک دیکھی جیسے بجلی کوندتی ہے تو میں نے خوفزدہ ہو کر اپنا سر اٹھایا اور دیکھا کہ سیاہ سایہ ہے جو اوپر کو بلند ہو رہا ہے اور میرے صحن میں دراز ہو رہا ہے تو میں اس کے قریب گیا اور اس کی جلد کو چھوا تو اس کی جلد سیئی کے کانٹے جیسی تھی اور اس نے میرے چہرے پر آگ کے شرارے پھینکے میں نے گمان کیا کہ میں جل گیا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اے ابودجانہؓ! وہ میرے مکان کا رہنے والا ہے۔ پھر فرمایا میرے پاس کاغذ و دوات لاؤ۔ تو میں لایا اور حضور نے حضرت علی مرتضیٰؓ کو دیکر فرمایا لکھو "بسْم اللّٰه الرحمن الرحیم" ہذا کتابِ من رسول رب العالمین الی من طرق الدارمن العمار و الزوار و الصالحین الاطارق یطرق بخیز یا رحمن اما بعد فان لنا لکم فی الحق سعه منعه فان تک عاشق مولعا او فاجرا مقتحما اور اعیا حقا لبطلا و انطلقوا الی عبدة الاصنام والی من یزعم ان مع اللّٰه الہا آخر، لا الہ الا ھو کل شئی ھالک الاوجہه له الحکم والیه ترجعون تغلبون حم لاتنصرون حم عسق، تغرق اعداء اللّٰه و بلغت حجه اللّٰه ولا حول ولا قوة الا باللّٰه فسیکفیکھم اللّٰه ہوالسمیع العلیم حضرت ابودجانہؓ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اس تحریر کو لے کر اپنے گھر گیا اور اپنے سر کے نیچے اسے رکھ لیا اور رات کو میں سو گیا اور مجھے ایک چیخ نے جگایا وہ کہہ رہا تھا اے ابودجانہؓ! لات و عزیٰ کی قسم! ان کلمات نے مجھے جلا ڈالا۔ قسم ہے اس تحریر کے مالک کی! جب تم اس تحریر کو مجھ سے اٹھا لو گے تو ہم

نہ تمہارے گھروں میں آئیں گے اور نہ تمہارے ہمسایہ کے گھروں میں جب صبح ہوئی تو میں نے نماز فجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھی اور جو بات جن سے میں نے سنی آپ سے عرض کی۔ آپ نے فرمایا اے ابودجانہؓ اس قوم سے اسے اٹھا لو۔ کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا وہ قوم نہایت عذاب کی تکلیف میں مبتلا رہے گی۔

بیہقی نے ایک صحابی سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ اندھیری رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ میں جا رہا تھا آپ نے ایک شخص کو "قل یاایہا الکفرون" پڑھتے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سنو! یہ شخص شرک سے برات کا اظہار کر رہا ہے۔ ہم آگے بڑھے تو ایک شخص کو "قل ھو اللہ احد" پڑھتے سنا حضور نے فرمایا سنو! یہ شخص بلاشبہ بخشا گیا۔ پھر میں نے اپنی سواری کو روک لیا تاکہ دیکھوں کہ کون پڑھ رہا ہے۔ تو میں نے اپنے دائیں اور بائیں جانب دیکھا مگر مجھے کوئی نظر نہ آیا۔ (گویا یہ قرات جنات کی تھی)

کیا سمجھے مولوی صاحب

ایک صحابی رسول کریم کے آگے شیطان آہ زاری کر رہا ہے اور تم شیطانی افعال کو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس پر اثر انداز کر کے اس کے معجزہ ہونے کا انکار کر رہے ہو۔ توبہ کرو

بارہواں باب

جادو زدہ شخص اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بے زار ہوتا ہے اور دین سے اسے کوئی واسطہ نہیں رہتا

علامات جادو زدہ

ہر بیماری اپنی علامات سے پہچانی جاتی ہے۔ علامات نہ ہوں تو بیماری کا پتہ نہیں چل سکتا۔ جادو بھی ایک بیماری ہے جو متعدی بھی ہے اور مہلک بھی جادو زدہ شخص نماز چھوڑ دیتا ہے یا نماز میں دل نہیں لگاتا اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بے زار ہوتا ہے اور دین سے اسے کوئی واسطہ نہیں رہتا۔ یہ عقلی طور پر بھی قابل قبول بات ہے کیونکہ شیطان نے اولاد آدم کو بہلانے پھسلانے کا تہیہ کر رکھا ہے تاکہ گمراہ کرے اور آخر جہنم میں پہنچا دے۔

سوال :۔ کیا معاذ اللہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں یہ عادت پائی گئی (نقل کفر کفر نہ باشد)

جواب :۔ ایسا گمان کرنا بھی کفر میں دھکیل دے گا۔ توبہ کریں کہ ایسی بات ذہن میں نہ لائیں ورنہ ایمان ختم ہو جائے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور قرب الٰہی

۱۔ لی وقت مع اللہ لا یطلع علیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل (روح البیان) میرا ایک وقت اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے جس پر نہ کوئی مقرب فرشتہ اور نہ کوئی نبی رسول مطلع ہے۔

۲۔ قال و ایکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی

فرمایا تم میں مجھ جیسا کون ہے؟ میں اس طرح رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

سمجھنے کی کوشش کریں

رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جسم اقدس پر جادو کا اثر ماننے والے چند مٹھی بھر تمام نہاد عالم ہیں جو اپنے مقیاس ذہانت کے پست ہونے کی وجہ سے خود تو گمراہ ہیں دوسرے بھولے بھولے لوگوں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔ وہ لوگ جو جدید علوم پڑھے ہیں (گو کہ علم دین اتنا نہ ہو) وہ تو بالکل ایسی مردود اور باطل روایات کو مانتے ہی نہیں اور پھر یہ نام نہاد عالم دوسروں کو معتزلہ وغیرہ کے لیبل لگا دیتے ہیں اپنا پتہ نہیں کہ ان کا حشر کیا ہوگا۔

دیگر علامات جادو زدہ

۱۔ زندگی کے معاملات میں رویہ چڑچڑا اور حساس ہو جاتا ہے۔
۲۔ شیطانی اعمال اسے بہت اچھے معلوم ہونے لگتے ہیں۔
۳۔ ایسا شخص خود کو بدقسمت جاننے لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو کر کفر کی راہ اختیار کر لیتا ہے۔
۴۔ مریض کو کچھ سمجھایا جائے تو وہ سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔
۵۔ مریض جھگڑتا ہے اور گندی زبان بولتا ہے۔ سانس اکھڑ جاتی ہے۔
۶۔ بعض اوقات مریض بالکل پاگل ہو جاتا ہے۔
۷۔ گھر میں عجیب سی بو پھیلی رہتی ہے۔
۸۔ گھر کے سنسان اور تاریک کونوں سے خوف محسوس ہوتا ہے۔
۹۔ گھر کے کسی عام یا خاص مقام سے پسینے کی بدبو آتی ہے۔
۱۰۔ جادو کے حملوں کے اوقات مقرر ہوتے ہیں۔

اب آپ خود سوچیں :۔ کیا ایسی علامات رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں تھیں (معاذ اللہ)

چوتھا حصہ

۱۔ کیا جادو انبیاء کرام پر اثر کر سکتا ہے (نہیں)

۲۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسحور کہنا کفر ہے

۳۔ جادو کا پتہ نہ چلنے والے وقت یعنی ایک سال کی مصروفیات

۴۔ حیثیت رسالت و بشریت علیحدہ علیحدہ ہیں

۵۔ جادوگر رائے راجو' جوتی کی نوک کے نیچے کس کی جوتی؟

(حضرت داتا گنج بخش)

۶۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ولی حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کی جوتی؟

۷۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم اقدس بلکہ ہر ہر عضو معجزہ ہے

۸۔ اگر جادو کا اثر ظاہری اعضاء پر مان لیا جائے (معاذ اللہ)

۹۔ یہ ایک "عیب" بن جاتا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ہر "عیب" سے پاک ہیں

۱۰۔ معجزہ کا انکار توہین رسالت ہے

جادو آگ ہے

☆ جادو کا اثر حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی جوتی نوک کے نیچے

☆ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا نام لیں تو آگ اثر نہ کرے۔ (محمد پناہ' لاڑکانہ کا واقعہ) رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر درود پاک بھیجنے والا شخص محمد پناہ' درود شریف پڑھتا ہوا آگ میں سے گزر جائے اور اسے کوئی گزند نہ پہنچے اور دوسرا گستاخ خبیث آگ سے جھلس جائے۔

☆ یہ اصلی آگ کی بات ہے کہ یارسول اللہ کہنے والے پر اثر نہ رکے۔

☆ جادو تو معنوی آگ ہے۔ وہ کیسے اثر کرے گی۔ کبھی نہیں۔

پہلا باب

کیا اللہ تعالیٰ کے انبیاء کرام پر جادو اثر کر سکتا ہے

نہیں وہ ایسے کہ نبی سے بحکم الٰہی معجزہ صادر ہوتا ہے جو غیر نبی سے نہیں ہو سکتا بالکل اسی بنا پر انبیاء کرام جادو سے متاثر نہیں ہوتے بلکہ غیر نبی ہوتے ہیں یہی فضیلت کا امتیاز ہے نبی اور غیر نبی میں۔

۱۔ انبیاء کرام اللہ تعالیٰ کے مقرب لوگ ہیں اور معجزات ان کی شان ہوتی ہے۔

۲۔ جادو شیطانی عمل ہے اور یہ معجزہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

۳۔ معجزہ جادو پر غالب آجاتا ہے کیونکہ یہی اصول قدرت ہے۔

۴۔ حضرت موسیٰ علیہ سلام پر فرعون کے جادو گروں نے (سوتے ہوئے) جادو چلایا مگر جادو نے اثر نہ کیا۔

۵۔ موسیٰ علیہ اسلام نے جب اللہ تعالیٰ کی نشانیاں پیش کیں تو فرعون نے انہیں مسحور کہا۔انی لاظنک یموسی مسحور (۱۰۱ / ۱۷)

وانی لاظنک لفرعون مثبورا (۱۰۲ / ۱۷)

۶۔ اللہ تعالیٰ کا اعلان۔ جو میرے نبی کو مسحور (جادو زدہ کہے) وہ عنقریب ضرور ہلاک ہونے والا ہے

۷۔ قوم صالح۔ قوم شعیب۔ قوم عیسیٰ علیہم السلام کے کفار نے انہیں جادو زدہ (مسحور) کہا

۸۔ رسول کریم ﷺ اور ابلیس کے مقابلہ کی داستان :۔ (تفسیر روح البیان پارہ ۹ قال الملاء صفحہ ۲۰۱) میں لکھا ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ ابلیس نے ایک نار کا شعلہ لے کر میرے منہ میں دینا چاہا۔ میں نے تین بار پڑھا اعوذ اللہ منک، پھر میں نے کہا اللہ تعالیٰ کی کامل لعنت ہو۔ یہ بھی تین بار کہا۔ لیکن وہ باز نہ آیا۔ پھر میں نے اسے پکڑ لینے کا ارادہ کیا۔ اگر حضرت سلیمان علیہ سلام کی دعا

نہ ہوتی۔ تو میں اسے باندھ دیتا صبح کو مدینہ طیبہ کے چھوٹے چھوٹے بچے اس سے کھیلتے۔

۹۔ یہودیوں نے بہت دفعہ حضور ﷺ پر جادو کیا۔ مگر ان کی تمام کوششیں رائیگاں گئیں اور محمد ﷺ پر کچھ اثر نہ ہوا۔

یہ بات یہود کے اکابرین نے (بقول روایت) لبید بن اعصم کو کہی

نتیجہ

۱۔ انبیاء کرام چونکہ معصوم اور محفوظ ہوتے ہیں۔ اگر ان پر جادو کیا بھی جائے تو ان پر جادو اثر نہیں کرتا۔ یہی نبوت کا اعجاز ہے۔

۲۔ ہمارے آقا ﷺ پر یہود کے اکابرین نے بار بار جادو کئے جس میں مردوں کے ساتھ ساتھ ان کی عورتوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا مگر ان کی تمام کوششیں رائیگاں گئیں اور جادو نے اثر نہ کیا کیونکہ رسول اکرم ﷺ معصوم و محفوظ تھے۔

۳۔ اس بنا پر مذکورہ روایت واقعاتی شہادتوں کی بنا پر رد ہو جاتی ہے خصوصاً جادو کے اثرات کے حوالے سے۔

اب تک کا حاصل کلام

۱۔ نبی کو مسحور کہنا کفار و ظالمین کا وطیرہ ہے۔

۲۔ اگر نبی مسحور ہو جائے تو درج ذیل خرابیاں لازم آئیں گی:

ا۔ منصب نبوت کے فرائض میں انقطاع پیدا ہو جائے گا۔

ب۔ نبی کا مشن فیل (نعوذ باللہ) ہو جائے گا کیونکہ وہ پیغام ہی نہ پہنچا سکے گا۔

ت۔ جادو کا اثر ذہن پر ہوتا ہے۔ جو کہے کہ صرف جسم کی حد تک محدود ہوتا ہے وہ کم عقلی والی بات کرتا ہے۔

ف۔ بعض مفسرین نے کہا کہ کفار نے آپ کو مسحور اور فقیر سے مماثلث دی کہ جیسے مسحور نبوت و رسالت کا اہل نہیں ایسے ہی آپ اور جیسے فقیر ناقص ہوتا ہے کہ وہ اپنے امور معاش کو سرانجام نہیں دے سکتا ایسے ہی آپ (معاذ اللہ) اسی لئے ان کا مطالبہ تھا کہ آپ کے ساتھ کوئی اور معاون ہو جو نبوت و رسالت کے امور سرانجام دے۔ (روح البیان)

ث۔ اگر جادو سے فرائض نبوت منقطع وغیرہ کئے جا سکتے ہوں تو پھر کفار لوگ وقفہ وقفہ سے نبی کریم ﷺ پر جادو کرتے رہتے اور آپ کے مشن کو فیل کر دیتے (معاذ اللہ) جنگوں کی کیا ضرورت تھی۔

دوسرا باب

آپ ﷺ کو مسحور (جادو زدہ) کہنا کفر ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں انبیاء کرام کی قوم کے کفار کا ذکر کیا جنھوں نے اپنے اپنے نبی کو مسحور کہا ملاحظہ ہو۔

ا۔ رسول کریم ﷺ کو کفار مکہ نے مسحور کہا اور کہا ظالموں نے (اے مسلمانو) تم تو ایک ایسے آدمی کی پیروی کر رہے ہو جس پر جادو کیا گیا۔ یا حبیب دیکھ لوگ آپ ﷺ کے متعلق کیسی مثالیں مارتے ہیں۔ یہ گمراہ ہو چکے ہیں اور کوئی راہ نہیں پاتے۔

ا۔ نبی کریم ﷺ کو مسحور کہنا ظالموں کا وطیرہ ہے چاہے وہ کوئی عالم ہونے کا دعوی کرے۔ (وقال الظلمون)

ب۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔

ت۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی گمراہی کا سرٹیفکیٹ دے دیا ہے۔

ث۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اب یہ اتنی طاقت نہیں رکھتے کہ صحیح راستے پر چلیں

موسی علیہ سلام کو مسحور کہا گیا

وانی لاظنک یسموسی مسحورا (۱۰۱ ر ۱۷)

اور میرے گمان میں اے موسیٰ تو جادو زدہ ہے

قوم صالح کے کفار نے آپ کو مسحور کہا

قالو انما انت من المسحرین (۱۵۳ ر ۲۶)

بولے بے شک تم تو سحر زدہ میں سے ہو

قوم شعیبؑ کے کفار نے آپ کو مسحور کہا

قالوا انما انت من المسحرین (۱۸۵ ر ۲۶)

بولے بے شک تم تو سحر زدہ میں سے ہو

۲۔ اللہ تعالیٰ نے مسحور کہنے والوں کو ہلاک ہونے والا کہا۔

جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے جب فرعون نے حضرت موسیٰ کو مسحور کہا تو پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق کہا وانی لا ظنک یفرعون مثبورا اور میرے گمان میں ہے کہ تو اے فرعون ضرور ہلاک ہونے والا ہے۔

حاصل کلام

آقا ﷺ کو مسحور (جادو کیا ہوا یا جادو زدہ) نہ کہیں۔ ایمان ختم ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب مقدر بن جائے گا۔ یہ خصوصی طور پر ان حضرات کے لئے ضروری ہے۔ جو مسجدوں میں گلے پھاڑ پھاڑ کر ایسے نامعقول کفریہ کلمے بکتے رہتے ہیں اور شان رسالت میں گستاخیاں کرتے ہیں۔

تیسرا باب

جادو کے وقت کے بعد کی واقعاتی شہادتیں جو اس روایت کو باطل اور مردود قرار دیتی ہیں

غزوہ خیبر ربیع الاول ۷ھ کے اہم واقعات

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

سے نکاح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ تاریخ کے اوراق پلٹیں

اور محرم ۷ھ میں جادو والی کہانی کو مدنظر رکھیں۔

ا۔ غزوہ خیبر کے بعد حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آئیں وہ یہودیوں کے سردار حیی بن اخطب کی بیٹی تھیں اور ان کا خاوند جنگ خیبر میں قتل ہو گیا تھا۔

ب۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت حضرت ابوسفیان (جو کہ ابھی ایمان نہیں لائے تھے) کا عقد مبارک غزوہ خیبر سے واپس مدینہ منورہ پہنچ کر ہوتا ہے اور اس وقت تک ۷ھ کا آدھا سال گزر چکا ہے۔

پتہ چلا:۔ کہ جادو کے من گھڑت قصے میں جو ایک بات یعنی قوت خاص کی کمی یا محرومی والی بات بنائی گئی ہے (نعوذ باللہ) وہ بالکل غلط فرسودہ اور مردود بات تھی۔

۲۔ شریعت کے احکام بتلائے جا رہے ہیں (اسی زمانہ میں)

وقت اور شریعت کی ضرورتوں کے تحت جبریل علیہ السلام حرام و حلال کے

احکامات بھی لا رہے ہیں اور حضور ﷺ امت کو بتلا رہے ہیں۔

ا۔ گدھے کے گوشت کھانے کی حرمت

ب۔ گھوڑے کے گوشت کے متعلق

ت۔ لہسن پیاز کھا کر مسجد میں آنے کی ممانعت

ث۔ حرمت متعہ

ج۔ نماز قضا پڑھ لینے کی رعایت (اگر رہ جائے)

چ۔ پنجہ سے شکار کرنے والے پرند حرام

خ۔ درندہ جانور حرام

د۔ چاندی سونے کا بہ تفاضل خریدنا حرام ہوا۔

سلاطین کے نام خطوط (اس زمانہ میں)

اوائل ۷ھ میں مختلف سلاطین مثلاً قیصر روم۔ خسرو پرویز ایران۔ عزیز مصر۔ نجاشی اور روسائے یمامہ کو حضور ﷺ نے دعوت اسلام کے خطوط لکھوا کر بھجوائے۔ ظاہر ہے (کیا لکھوانا تھا وغیرہ کے لئے) ذہنی حاضری بہت ضروری ہے جس سے ثابت ہوا کہ جادو والے قصہ کا ایک حصہ یعنی یادداشت کھو دینے والا باطل اور مردود ہے۔

نتیجہ:۔ یہ نکلا کہ شریعت کے احکام جو جبریل علیہ السلام لاتے تھے انہیں ہمارے آقا ﷺ نے امت تک درست پہنچا دیا۔ اس لئے کوئی بھول جانے والی بات نہ ہوئی تھی (استغفراللہ) اور جادو والے قصہ میں نسیان (بھولنا کہ ایسے لگتا ہے کہ میں نے وہ کام کر لیا ہے اگرچہ کیا نہ ہوتا تھا وغیرہ سب جھوٹے قصے جو گھڑے گئے تاکہ گستاخاں رسول (منافقین) آپ ﷺ کی شان اقدس میں تنقیص کر کے اس میں کمی کریں۔

علوم اور معجزات ظہور پذیر ہو رہے ہیں
غزوہ خیبر کے دوران اور پھر بعد

ا۔ جو مزید اہم واقعات اس زمانہ میں ہوئے (جس میں جادو کے جھوٹے من گھڑت قصے کا اثر ہونا چاہئے تھا) وہ دیکھیں اور غور کریں کہ کیا جادو زدہ' نبی (نعوذ باللہ) معجزات کا ظہور کر سکتا ہے اور دیگر غیبی باتیں بتا سکتا ہے جب کہ بقول من گھڑت قصہ خواں ہر بات بھول جاتی ہو۔ بینائی میں کمی آگئی ہو وغیرہ وغیرہ (استغفراللہ)

ا۔ رفع حاجت کے لئے حضرت عبداللہ بن مسعود سے فرمایا کہ پردے والی جگہ تلاش کرو۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ دو درخت ہیں مگر دور دور ہیں۔ فرمایا ان دو درختوں سے جا کر کہو کہ اللہ تعالیٰ کا رسول تمہیں حکم دیتا ہے کہ دونوں یکجا ہو جاؤ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جا کر یونہی کلام فرمایا پھر وہ دونوں درخت آپس میں مل گئے اور حضور ﷺ کو پردے میں لے لیا۔ جب حضور ﷺ الگ ہوئے۔ درخت اپنی اپنی جگہ پر چلے گئے۔ (خصائص کبریٰ ج ا ص ۴۹۷)

ب۔ دوران غزوہ ایک شخص نے بہادری کے جوہر دکھائے سخت زخمی ہوا۔ سرکار ﷺ نے فرمایا یہ اہل نار میں سے ہے۔ صحابہ کرام حیرت میں پڑ گئے مگر جب اس شخص نے زخموں کی تکلیف سے تنگ آکر خودکشی کی تو پھر یہ بات ظاہر ہو گئی۔ کیونکہ آپ ﷺ صاحب کلی علم غیب ہیں۔

ت۔ ایک صحابی شہید ہو گئے۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو کہا کہ اس کی نماز جنازہ خود پڑھ لیں اور آپ ﷺ نے نہ پڑھی بعد میں پتہ چلا کہ اس نے مال غنیمت میں خیانت کی تھی (خصائص کبریٰ ج ا ص ۴۹۰)

ث۔ حاضر و ناظر ہیں ایک جانثار کی شہادت ہوئی اسے حضور ﷺ کے سامنے لایا

گیا آپ ﷺ نے ذرا دیکھا پھر رخ انور پھیر لیا۔ صحابہ کرام کے پوچھنے پر بتایا کہ اس کے پاس ابھی ابھی اس کی بیوی حور عین آئی ہیں۔ (شواھد النبوۃ ص ۱۶۰)

ج۔ **سُورج کا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لئے لوٹ آنا:۔** جب غزوہ خیبر سے فتح یاب ہو کر واپس روانہ ہوئے تو راستہ میں منزل صبا پر پہنچے آقا ﷺ نے زانوئے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر اپنا سر مبارک رکھ کر آرام فرمایا کہ وقت عصر نماز نکل گیا۔ مولا علی رضی اللہ عنہ کے آنکھ مبارک سے آنسو آپ ﷺ کے چہرہ اقدس پر گرے بیدار ہوئے پوچھنے پر مولا علی نے فرمایا عصر کی نماز نکل گئی ہے۔ چنانچہ حاکم کائنات نے سورج کو حکم دیا کہ وہ اپنی اس وقت کی جگہ پر لوٹ آئے چنانچہ سورج پلٹا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی۔

ج۔ **مسجد نبوی میں منبر شریف بنایا گیا:۔** غزوہ خیبر سے واپسی پہ صحابہ کرام نے منبر شریف بنایا تاکہ آپ ﷺ اس پر بیٹھ کر وعظ کریں۔ اس سے پہلے ایک درخت کے سوکھے تنے سے ٹیک لگا لیا کرتے تھے۔ اب جبکہ آپ ﷺ منبر پر بیٹھے تو سوکھے درخت کا تنا جدائی میں رویا اور بچوں کی طرح بلک بلک کر بولا۔ آقا ﷺ سے ہمکلامی ہوئی۔ (شواھد النبوۃ ص ۱۶۰)

بتاؤ کیا سمجھے:۔ یہ اس زمانہ کے واقعات ہیں جو بقول من گھڑت جھوٹی روایت جادو کے اثر کا پیریڈ ہے معجزات کا ظہور ہو رہا ہے علم مبارک کی ذو فشانیاں ہو رہی ہیں۔ دوسرے جہانوں کو دیکھ رہے ہیں یعنی حاضر و ناظر ہیں۔

تو پھر اس فرسودہ اور روایت کو ہم کیسے مانیں؟

جادو زدہ' زمانے میں
حضور ﷺ کی مصروفیات

توجہ رہے :۔ محرم ۷ھ (جب بقول جھوٹی روایت جادو کیا گیا) کے بعد آنے والے زمانے میں حضور ﷺ کی مصروفیات جن میں غزوات اور دوسری فوجی مہمات عمل میں آئیں دوسرے ملکوں کے بادشاہوں کو خطوط دعوت حق کے لکھے گئے۔ شریعت کے احکام امت کو پہنچا دیئے گئے جو جبریل علیہ السلام لائے تھے اور پھر ذاتی ازدواجی زندگی کے واقعات مثلاً حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نکاح مبارک کرنا۔

یہ واقعات پیش کئے جا رہے ہیں تاکہ اس جھوٹی روایت کا قلع قمع واقعاتی شہادتوں ہی سے ہو جائے۔

یاد رکھیں :۔ ۷ھ تک اعلان نبوت کو بیس سال گزر چکے تھے۔ ۴۴ فوجی مہمات ہو چکی تھیں جن میں ۲۲ غزوات تھے۔ اسلامی مملکت بہت مستحکم ہو چکی تھی۔ ایسے وقت میں جادو' والی کہانی گھڑ دینا بہت احمقانہ کم عقلی اور بیوقوفی والی بات ہے۔ اگر ایسا کرنا ہی تھا تو شروع شروع اور مدینہ منورہ میں اس جھوٹی روایت کو فٹ کرتے تو پھر غور و فکر کا اندیشہ ضرور لاحق ہوتا۔ اب تو بقول انگریزی محاورے کے It Was Too Late تھا۔ یعنی یہود نے جادو کرنے میں بہت دیر کر دی۔

سنا ہے :۔ کہ جادو ایک خاص وقت کے لئے ہوتا ہے اور خاص جگہ پر ہونے سے اثر ہوتا ہے قصہ کہانی میں جادو محرم ۷ھ میں کیا گیا۔ لیکن تاریخ History بتاتی ہے کہ آپ ﷺ مع صحابہ کرام محرم کے آخر میں مدینہ منورہ سے چلے گئے

تھے اور غزوہ خیبر سے واپسی تک تین ماہ لگ چکے تھے۔ چنانچہ جادو دانوں کے قوانین کی رو سے جادو کا اثر تو زائیل ہو جانا چاہیئے تھا۔ (اگر بالفرض جادو کیا گیا ہو)

حضور ﷺ کی مصروفیات

(جادو کے بیان کردہ زمانہ محرم ۷ھ کے بعد ایک دو سال تک)

ا۔ جب ہم مدنی زندگی پڑھتے ہیں تو یہ دس سال فوجی مہمات و غزوات جن کی تعداد تقریباً ۸۵ بنتی ہے سے بھرپور نظر آتی ہے۔ اس کے علاوہ دوسری نہایت اہم مصروفیات قرآنی آیات کا امت کو تعلیم دینا بیرون ممالک کے وفود کا آنا۔ بیرونی حکومتوں کو خطوط و قاصدوں کے ذریعے ہدایت دینا۔ پھر دربار نبوی میں لوگوں کے جھگڑے جن کی تعداد ۲۱۲ ہے ان کے فیصلے کرنا۔ پھر خود ذات اقدس کا رات رات بھر قیام کرنا عبادت کے لئے گویا کہ ایک عام بشر کے لئے ایسی زندگی گزارنا محال لگتا ہے۔ اسی وجہ سے تو آپ ﷺ بے مثل بشر ہیں۔

۲۔ اب ذرا فوجی لڑائیوں کے ٹائم ٹیبل ملاحظہ فرمائیں۔

ا۔ محرم ۷ھ سے جمادی الاول ۔ غزوہ خیبر (جانا اور پھر واپس مدینہ منورہ آنا)

ب۔ واپسی پر دیگر فوجی مہمات کے لئے صحابہ کرام کو ہدایت دے کر روانہ کرنا اور واپسی پر نتائج سننا۔

ا۔ مہم فدک ۔ بشیر بن سعد انصاری شعبان ۷ھ میں بھیجے گئے۔

۲۔ مہم قربہ ۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شعبان ۷ھ میں بھیجے گئے۔

۳۔ مہم بنی کلاب ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ شعبان ۷ھ میں بھیجے گئے۔

۴۔ مہم میفعہ ۔ حضرت غالب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رمضان ۷ھ میں بھیجے گئے۔

۵۔ مہیم الجناب ۔ بشیر بن سعد انصاری شوال ۷ھ

۶۔ عمرہ قضا کے لئے آپ ﷺ کی روانگی ذی قعد ۷ھ ۔ چونکہ پچھلے سال کفار مکہ مکرمہ نے حدیبیہ کے مقام پر عہدنامہ لکھا کہ اگلے سال آئیں۔

مقام غور ہے

سن ۷ھ تو بہت مصروف گزرا۔ غزوہ خیبر سے لے کر پانچ فوجی مہمات جن میں حضرت شیخین رضی اللہ عنہما کو جانا پڑا اور پھر سال کے آخر میں عمرہ کے لئے مکہ مکرمہ روانگی ہوئی۔ اب اس دوران (جیسا کہ پچھلے اوراق میں بتایا) آپ ﷺ کے معجزات دیگر علوم کی ذوفشانیاں امہات المومنین سے نکاح مبارک اور بیرونی ممالک کے بادشاہوں کے نام خطوط۔ شریعت کے علوم کی امت کو رسائی جیسے اہم معاملات ظہور پذیر ہوئے۔

تو پھر کوئی بھی عقلمند صاحب بصیرت یہ ماننے کے لئے تیار نہیں کہ حضور ﷺ نے جادو زدہ' حالت (معاذ اللہ) میں یہ سب کام کئے (جب کہ جادو کی قصہ کہانی میں بھول جانا۔ قوت خاص کا کم ہونا اور نظر کی کمزوری اور دیگر فضول واہیات باتیں مذکور ہیں)

ایسا کہنا

کہ جادو سے جسم متاثر ہوا تھا لیکن فرائض منصب رسالت میں کوئی فرق نہ پڑا تھا۔ ایک احمقانہ بات ہے بلکہ جاہلانہ بات ہے۔ منصب رسالت کے فرائض کی ادائیگی جسم کے اعضاء کے ذریعے ہی ہوتی ہے چاہے دماغ ہو یا ہاتھ مبارک اور اسی بنا پر حیثیت رسالت اور حیثیت بشریت باہم ہیں۔ جدا جدا نہیں ہیں اگر ان مندرجہ بالا واقعات جاننے کے بعد بھی کوئی یہ سمجھے تو پھر یہ اس کے مقیاس ذہانت کی پستی اور معرفت مقام مصطفےٰ ﷺ سے محرومی کی دلیل ہے۔

نوٹ :۔ اگر آپ ۸ھ کے واقعات پڑھیں تو وہ سال بھی اسی طرح بھرپور مصروفیت میں گزرا۔ آٹھ عدد فوجی مہمات جن میں مشہور جنگ موتہ ہوئی اور آخر رمضان ۸ھ میں مکہ فتح ہوا اور پھر دو عدد اور غزوات ہوئے یعنی غزوہ حنین اور غزوہ طائف شول ۸ھ میں۔ (چنانچہ بقول جھوٹی روایت جادو سال کے بعد اثر ظاہر ہوا والی بات بھی باطل اور مردود ہو جاتی ہے)

پانچواں باب
معتزلہ کے سوال کے جواب کا تجزیہ

ایک تفسیر میں لکھا ہے

۱۔ نبی پاک ﷺ پر جادو ہوا تھا اور بدن مبارک میں جادو سے درد محسوس ہوتا اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا اور یہ بھی مخالفین مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر نہ شیطان مسلط کرتا تھا نہ کوئی انسان اور نہ کوئی جن جو آپ کو ان امور میں ایذاء کا موجب بنے جو نبوت اور آپ کی عقل کے متعلق ہیں۔

ہاں بشریت مبارکہ اور بدن اقدس کو ضرر پہنچنا من حیث الانسان والبشر حق ہے کیونکہ آپ ﷺ کو من حیث البشریہ والانسانیہ ضرر پہنچتا تھا۔ دوسرے بشروں اور انسانوں کی طرح جیسے صحت و مرض اور موت اور اکل و شرب اور دفع الفضلات ایسے ہی تاثیر سحر بھی آپ ﷺ کی بنوت کریمہ کو قادح نہیں۔

ہاں یہ تاثیر اس وقت قادح ہوتی ہے جب اسی کی تاثیر کا معاملہ نبوت کی طرف راجع ہوتا ہے اور مخالفین بھی مانتے ہیں کہ سحر کا امور نبوت سے کوئی تعلق نہیں

۲۔ واللہ یعصمک من الناس کا مطلب بھی ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں سے بچاتا ان امور میں جو نبوت کی طرف راجع ہیں ورنہ بدن مبارک کو لوگوں نے تکلیف پہنچائی۔

۳۔ یہ اس سوال کا جواب ہے۔ اب اس کی تہہ میں جاتے ہیں۔

نکات جو سمجھنے ضروری ہیں

۱۔ کفار و مشرکین آپ ﷺ کے دشمن نبوت و رسالت کی وجہ سے تھے اسی لئے

کہتے تھے لست مرسلا"

۲۔ فرائض نبوت کو منقطع کرنا ان کا مشن تھا۔

۳۔ فرائض نبوت کو منقطع کرنے کے لئے ذہن کو ماؤف کرنا ہوتا ہے۔

۴۔ ذہن کسی کام کو کرنے کے لئے سوچتا ہے اور پھر کرنے کا حکم دیتا ہے اور یہ نہ بھولیں کہ ذہن جسم کا ہی حصہ ہے۔

۵۔ بعض امور کا علم حضور ﷺ کو نہ ہونا (جیسا کہ مترجم روح البیان میں ص ۶۳۶) میں لکھا ہے آپ ﷺ کے علم مبارک کی توہین ہے۔

۶۔ نبی کریم ﷺ کی نبوت و بشریت علیحدہ علیحدہ نہیں ہوتیں کیونکہ اس کا عمل اسوہ حسنہ ہوتا ہے یعنی بدن کے اعضا کے افعال نبوت کی عکاسی کرتے ہیں۔

۷۔ نبی کریم ﷺ اور عام ہم جیسے انسانوں کے بدنوں کی ضرورتوں میں بھی فرق ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا جسم مبارک قبر کی مٹی نہیں کھاتی۔ نبی کریم ﷺ وصلی روزے رکھتے ہیں جن کا تعلق جسم میں ہے۔

۸۔ واللہ یعصمک من الناس ان امور سے بچاتا ہے جو نبوت کی طرف راجع ہیں۔ اسی لئے تو زہر اثر نہ کرسکا۔ تو ثابت ہوا کہ واللہ یعصمک من الناس میں جسمانی تحفظ بھی شامل ہے۔

بتائیں :۔ اگر کسی نے صحیح بات کی (یعنی شان رسالت اور فرائض رسالت کا تحفظ کیا) تو کیا اس کی اس بات کو صرف اس لئے رد کر دینا ضروری ہے کہ معتزلہ نے کہا ہے۔ چاہے خود اس کا جواب دیتے وقت اوصاف حمیدہ میں تنقیص اور علوم کی نفی کا ارتکاب کر بیٹھیں لیکن معتزلہ کی بات نہیں ماننی

چھٹا باب

رسول کریم کی شان رسالت میں تنقیص و توہین کے پہلو نکالنا (معاذ اللہ)

(شریعت کی روشنی میں کیسا ہے)

سوال :۔ ایسا کرنا کن لوگوں کا وطیرہ ہے؟ مثلاً مذنب، معتوب، مسحور، مجبور، معدوم، میت اور غبور وغیرہ (معاذ اللہ)

جواب :۔ ا۔ ہمارے آقا ﷺ اللہ تعالیٰ کے بعد جو بلند ترین اور عظیم ترین منصب (Post) ہے یعنی رسالت کے حامل ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو محمد رسول اللہ، کہہ کر پکارا جب تیسرا کوئی نہ تھا۔

۲۔ آپ ﷺ کی رسالت کا انکار کفار و مشرکین نے کیا اور "مسحور" کہتے رہے۔

۳۔ منافقین مدینہ منورہ (عبداللہ بن ابی سلول اینڈ کمپنی) نے آپ ﷺ کی ذات اقدس کمالات، صفات، جمالات معجزات میں نکتہ چینی کی اور آپ ﷺ کی شانِ اقدس میں ایسا کر کے ایمان گنوا بیٹھے۔

۴۔ بعض علماء کرام ترجمہ و تفسیر کرتے وقت عربی گرامر اور روایات کے پیچھے آنکھیں بند کر کے مذنب و معتوب اور مسحور کہنے کا ارتکاب کر بیٹھے اور وہ بھول گے کہ

ا۔ جن آیات کا تعلق آقا ﷺ کی شان رسالت سے ہو وہاں لفظی ترجمہ نہیں کیا جاتا (اگر کسی لفظ کے متبادل معنی سے توہین و تنقیص کا شائبہ ہو) بلکہ وہاں تفسیری ترجمہ کیا جاتا ہے تاکہ آقا ﷺ کی شان رسالت کی عظمت بلند و برقرار رہے۔

ب۔ اسی طرح روایات کی پڑتال یعنی قرآن پاک اور سنت (مشہورہ) پہ پیش کر کے دیکھنا آیا یہ ان کے مطابق ہیں یا متضاد اور اگر متضاد ہیں تو ان کو رد کر دینا

چاہئے۔

کلام آخر :۔ ا۔ محمد رسول اللہ ﷺ رحمتہ للعالمین رؤف رحیم جو کہ حبیب اللہ ہیں مظہر ربوبیت ہیں کی ذات اقدس، صفات، کمالات، جمالات و معجزات میں کسی بھی قسم کی توہین و تنقیص کا پہلو نکالنا اور پھر اس پر ضد کرنا۔ کفار و مشرکین و منافقین کا وطیرہ تھا۔

اگر کوئی کلمہ گو ایسا کرے گا تو وہ بھی اسی قماش کے لوگوں میں سے ہو گا۔

ب۔ فرمان نبوی ہے :۔ لا یومن احد منکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین

ترجمہ :۔ تم میں سے کوئی بھی مومن نہیں ہو سکتا تاآنکہ میں اس کے والدین اور اولاد اور تمام انسانیت سے پیارا نہ ہو جاؤں۔

تشریح :۔ عاشق لوگوں کو اپنے محبوب ﷺ سے بس پیار ہوتا ہے۔ صرف پیار۔ انہیں قران پاک کے ہر ہر لفظ میں محبوب ﷺ کی شان اقدس ہی نظر آتی ہے۔ یہ معرفت کی باتیں ہیں جو عرفان سے محروم لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتیں چاہے وہ ڈھیروں کتابوں کے علوم کے حامل ہونے کا دعویٰ کریں۔

ساتواں باب

خلاصہ اور کلام آخر

ا۔ جادو کی احادیث میں تین تضاد ہیں (بخاری شریف) مختلف احادیث مختلف تین بتاتی ہیں جبکہ راوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں (یعنی خبر احاد ہے)

ا۔ زمانہ کبھی ماضی کبھی حال

ب۔ جادو کے اثرات کا تضاد ہے

ت۔ سامان کا نکالنا یا نہ نکالنا کہیں مذکور ہے اور کہیں نہیں

۲۔ سیرت و نگاروں نے کہیں بھی اس واقعہ کا ذکر نہیں کیا۔ (۱۴ عدد سیرت نگاروں کی کتابیں دیکھی ہیں) اگر ہوتا تو ضرور کرتے۔ (جیسا کہ زہر خوانی والے واقعہ کا ذکر ملتا ہے)

۳۔ مفسرین نے شان نزول الفلق اور الناس کہیں مکی بتایا ہے کہیں مدنی مسٹر مودودی صاحب مکی بناتے ہیں لیکن جادو کی کہانی مدینہ میں بتاتے ہیں (بڑے محقق و مفسر ہیں)

۴۔ صاحب ضیاء القرآن نے جو کہانی بتائی ہے وہ کسی احادیث میں نہیں اور معوذ تین کا نزول کنویں پر بتایا ہے کہ جبریل علیہ سلام آئے اور انہوں نے آیات پڑھانی شروع کر دیں (دن کے وقت)

۵۔ احادیث میں (معوذ تین) کا نزول کا وقت رات ہے اور اس میں جادو کے قصے کے تعلق کا کوئی ذکر نہیں۔

۶۔ روایات کی صحت کی پڑتال کریں مدنظر رکھیں تو قرآن حکیم سے کھلم کھلا ٹکراؤ ہے۔

۷۔ معتزلہ کے سوال کا جواب

ا۔ تسلی بخش نہیں محض یہ کہہ دینا کہ جادو صرف جسم کے لئے تھا جو امور نبوت کی طرف ہیں ان سے متعلق نہ تھا خلاف عقل بات ہے۔

ب۔ معتزلہ نے تو اوصاف حمیدہ کا تحفظ کیا۔ لیکن روح البیان نے اس کے جواب میں اس کی بات کو رد کرتے ہوئے علوم کی نفی کا ارتکاب کیا لیکن چونکہ معتزلہ کے جواب کو رد ضرور کرنا ہے۔

۸۔ واللہ یعصمک من الناس کی تشریح بھی ناکافی ہے۔ فرائض منصب رسالت کے ساتھ ساتھ بدن مبارک کی بھی حفاظت کا ذمہ لیا گیا ہے۔ اسی لئے خیبر میں زہر سے بچایا۔ کسی جنگ میں شہید نہ ہونے دیا۔ (اگر لوگ یہ بات سمجھ لیں تو پھر مسئلہ حل ہو جاتا ہے) باقی مثالیں دینا کہ بخار ہوتا تھا زکام وغیرہ تو یہ جادو کے بغیر ہوتا تھا اس لئے اس تشریح میں ان کا کوئی تعلق نہیں یہ بیماریاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھیں (لیکن جادو شیطان کی طرف سے ہوتا ہے)

۹۔ انبیاء کرام کی ہر طرح کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ سلام پر سوتے ہوئے جادو اثر نہیں کرتا تھا۔ اس وقت جادو گران نے جسم مبارک پر ڈائریکٹ وار کئے عصا پہرہ دے رہا تھا کیونکہ فرعون قتل بھی کرا سکتا تھا۔

۱۰۔ حضرت موسیٰ علیہ سلام کا جادو گروں سے مقابلے میں رسیاں بل کھاتی ہوئی دیکھ کر حیرت میں پڑھنا یقیناً ٹھیک تھا۔ یہ کہنا کہ ان کے خیال پر جادو نے اثر کیا غلط ہے اس لئے کہ جادو تو رسیوں پر ہوا تھا نہ کہ حضرت موسیٰ علیہ سلام پر کوئی شخص بھی ایک دم ایسی صورت حال دیکھے تو حیران ہو جاتا ہے۔ (یہ فقط حیرانی تھی نہ کہ خوف)

۱۱۔ کفار و یہود نے اگر جادو کیا تو بہت لیٹ ہو گئے جبکہ حضور ﷺ کی ظاہری عمر مبارک ساٹھ سال ہو گئی تھی۔ (اگرچہ آپ ﷺ ازل سے ابد تک اپنی حیات کے ساتھ ہیں) تقریباً ۴۴ فوجی مہمات ہو چکی تھیں جن میں ۲۲ غزوات ہوئے۔ اسلامی مملکت کافی مستحکم ہو چکی تھی۔

۱۲۔ دیگر انبیاء کرام کی قوموں حضرت صالح حضرت شعیب اور موسیٰ علیھم السلام کی، قوموں کے کافروں نے انہیں مسحور کہا

۱۳۔ نبی اور غیر نبی میں جس طرح معجزہ کرنے کا فرق ہوتا ہے بالکل اسی طرح جادو کا اثر نبی پر نہیں ہوتا بلکہ غیر نبی پر ہوتا ہے۔

۱۴۔ کفار چونکہ حضور ﷺ کو اپنے جیسا انسان سمجھتے تھے اسی لئے رجلا" مسحورا" کہا کیونکہ وہ بھی مانتے تھے کہ مسحور، عام انسان تو ہو سکتا ہے نبی نہیں اور نبوت کے تو وہ شروع ہی سے منکر تھے (کہتے تھے لست مرسلا")

۱۵۔ کفار و یہود آخر مختصر عرصہ کے لئے آپ ﷺ کو جسمانی ایذا دیکر کیا مقاصد حاصل کر سکتے تھے۔ کفار و یہود نے جادو اگر کرنا ہوتا تو فرائض رسالت کو منقطع کرنے کے لئے کرتے۔

۱۶۔ جادو کے وقت یعنی زمانہ کا کسی حدیث پاک میں تعین نہیں لیکن مفسرین حضرات نے محرم ۷ھ لکھا ہے۔

۱۷۔ محرم ۷ھ کے بعد والے وقت کی مصروفیات تو بہت ہیں۔ مثلاً

ا۔ احکام شریعت کا اعلان

ب۔ فوجی مہمیں

ت۔ حضرت صفیہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نکاح

ث۔ معجزات کا ظہور

پھر کیسے مان لیں کہ جادو کیا گیا نہیں جادو کی کہانی من گھڑت ہے۔

۱۸۔ جادو، شیطانی عمل ہے اور معجزہ رحمانی عمل معجزہ جادو پر حاوی ہے اور اسے ختم کر دیتا ہے۔

۱۹۔ شیطان کا قابو تو مخلص بندوں پر نہیں ہوتا چہ جائے کہ سردار انبیاء ﷺ پر ہو۔

۲۰۔ آپ ﷺ تو شیطان کو باندھ لیتے (جب وہ حملہ آور ہوا تھا) اور صبح مدینہ منورہ کے بچے اس سے کھیلتے لیکن نہ کیا (کیونکہ حضرت سلیمان کی دعا سامنے تھی)

۲۱۔ آقا ﷺ کو مذنب معتوب مجبور (علمی لحاظ سے) مسحور، معدوم، میت اور غبور

کہنا منافقین و ظالمین کا وطیرہ رہا۔

۲۲۔ حضور ﷺ کے بال مبارک کی توہین کفر ہے اور اس کہانی میں عجیب عجیب الفاظ استعمال کئے گئے ہیں اور لوگ اس جھوٹی من گھڑ روایت کو بار بار پڑھتے ہیں کہ بال جھڑ گئے (استغفراللہ) وغیرہ وغیرہ

۲۴۔ مسحور جو کہے وہ قرانی آیت کے لحاظ سے ظالموں میں سے ہے اور اس کی سزا بھی اللہ تعالیٰ نے بتا دی ہے۔

ا۔ فضلوا یعنی گمراہ ہو گئے

ب۔ فلایستطیعون سبیلا (پس کوئی راہ حق نہیں پاتے)

۲۴۔ مسحور کہنا سنگین بے ادبی اور گستاخی ہے اور کہنے والوں کو توبہ کرنی چاہئے۔

۲۵۔ روایت کے مطابق حضور ﷺ کو ۶ ماہ یا سال پتہ نہ چلا یہ آپ ﷺ کے علم مبارک کی توہین ہے کیونکہ آپ قیامت تک کے حالات ایسے دیکھ رہے ہیں جیسے ہتھیلی کو کانما انظر الی کفی ھذہ

نتیجہ :۔ جو روایت یعنی جھوٹی من گھڑت کہانی پیش کی گئی وہ غلط عقلاً" نقلا مخدوش ہے اور قرآن حکیم کے خلاف ہے اور ذات اقدس ﷺ اور اوصاف حمیدہ کے برعکس ہے۔

چنانچہ :۔ یہ ظاہر ہو گیا کہ جادو کا اثر نہ ہوا تھا۔ بلکہ یہود کے اکابرین نے اقرار کیا تھا کہ انہوں نے بار بار محمد ﷺ پر جادو کیا مگر ان کی کوششیں رائیگاں گئیں اور محمد ﷺ پر جادو کا اثر نہ ہوا تھا۔ اس لئے کہ آقا ﷺ محفوظ اور معصوم ہیں اور جادو اثر نہیں کر سکتا۔

آٹھواں باب

حیثیت رسالت اور حیثیت بشریت علیحدہ علیحدہ نہیں؟

جواب :۔ نہیں اگر کوئی ایسا سمجھے تو پھر جسم کی حالت کہ ''انبیاء علیہم السلام کے اجسام قبر کی مٹی نہیں کھاتی'' میں شکوک و شبہات کے دروازے کھل جاتے ہیں کیونکہ پھر بد عقیدہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ کے بشری تقاضے عام انسانوں جیسے نہیں اور عام انسانوں کے لئے قدرت کا قانون (یعنی مرنے کے بعد جسم مٹی ہو جاتا ہے) لازم آتا ہے۔

خبردار

۱۔ ایسی بے تکی باتیں کہ حیثیت رسالت اور چیز ہے اور حیثیت بشریت اور چیز ہے) نہیں کرنی چاہئے۔

۲۔ آپ ﷺ تو وصلی روزے رکھتے تھے لیکن آپ ﷺ کے جسم پر کوئی نقاہت کا اثر نہ ہوتا تھا۔ اس کے برعکس جب صحابہ کرام نے وہی روزے رکھنے شروع کئے تو ضعف سے گرنے لگ گئے تھے۔ ایسا جسمانی عوارض کے متعلق تھا۔ جو کہ عام انسانوں سے متعلق ہیں۔

۳۔ رسالت کی ضرورت معجزہ دینا ہوتا ہے۔ شق قمر کے معجزہ کیسے ہوا تھا۔ جسم مبارک کی انگلی کا اشارہ ہوا تھا۔ دیکھ لیا رسالت اور بشریت کا تعلق۔

۴۔ اسی طرح مولائے کائنات مولا علی رضی اللہ عنہ کی نماز عصر لیٹ ہو جاتی ہے۔ ہمارے آقا ﷺ جسم مبارک کے ایک حصے یعنی انگلی مبارک سے سورج واپس اپنی جگہ پر لاتے ہیں۔

نتیجہ :۔ حیثیت رسالت اور حیثیت بشریت کوئی الگ الگ چیزیں نہیں بلکہ باہم ہیں ان حیثیتوں کو الگ الگ کرنا اور ان کے فرائض الگ الگ سمجھنا صرف اپنی

مقیاس ذہانت کی بات ہے۔ اگر بالفرض سمجھ نہ آئے تو سکوت بہتر ہے۔

دیگر مثالیں

سوال :۔ ایسی مثالیں دینا کہ "بخار۔ پنڈلیوں سے خون بہا۔ دانت مبارک شہید ہونا۔ یہ سب واقعات تاریخ کے صفلت کی زینت ہیں۔ یہ عوارض بشری ذات اقدس پر وارد ہوتے رہتے تھے اس لئے حیثیت بشری اور چیز ہے اور جادو کا اثر حضور ﷺ کی جسمانی صحت تک محدود تھا۔"

جواب :۔ (۱) لوگ یہی بات سمجھ نہ سکے۔ عوارض بشری بخار۔ چوٹ۔ خون بہنا وغیرہ اور چیز ہیں۔ جادو تو ذہن کو متاثر کرنے، اسے قابو کر کے اپنی منشا کے مطابق کام حاصل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے اور پھر ذہن کا ردعمل جسم پر ہوتا ہے۔ (مثلاً ذہن پریشان ہو تو انسان کو غیر ضروری حاجت وغیرہ مسلسل پیش آتی رہتی ہے) چنانچہ

(۲) جو عوارض بشری ظہور پذیر ہوئے وہ جادو کئے بغیر تھے اور حکم الٰہی کے مطابق تھے۔

(۳) جادو کے ذریعے صرف جسمانی صحت کو متاثر کرنے والی بات خلاف عقل اور خلاف قانون فطرت ہے۔

نواں باب

قلب مصطفیٰ ﷺ اور ہمزاد

آنکھیں سوتی۔ دل بیدار ہوتا۔ نیند غفلت پیدا نہ کرتی

ہمزاد

عن ابن مسعود قال رسول اللہ صلی اللہ وسلم منکم من احد و قد و کل ربه قرینه من الجن و قرینه من الملائکه قالو اوایاک یارسول اللہ قال وایای والکن اللہ اعاننی علیه فاسلم فلن یا مرنی الا بخیر (حوالہ مشکوۃ ج ص ۸۳)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی ﷺ نے تم میں کوئی ایسا نہیں جس پر ایک ساتھی جن اور ایک ساتھی فرشتہ مقرر نہ ہو۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپ پر بھی۔ فرمایا مجھ پر بھی۔ لیکن رب نے مجھے اس پر مدد دی جس سے وہ مسلمان ہو گیا۔ اب مجھے بھلائی کا مشورہ دیتا ہے۔

آنکھیں سو رہی ہیں دل بیدار ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ ﷺ کی بارگاہ میں فرشتے حاضر ہوئے جب کہ آپ ﷺ سو رہے تھے اور بعض نے کہا ان کی آنکھیں سو رہی ہیں دل شریف بیدار ہے (مشکوۃ ج ۱ ص ۱۴۸)

نکتہ :۔ فرشتوں نے یہ گفتگو ہمارے لئے کی۔ تاکہ ہم نبی ﷺ کی نیند کے بارے میں یہ عقیدہ رکھیں ورنہ سارے فرشتے اس مسئلے سے واقف ہیں قوت قدسیہ والے سونے میں زیادہ قوی احساس رکھتے ہیں۔ اسی لئے انبیاء کرام کی نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

خواب وحی الٰہی ہے :۔ حضور ﷺ کی نیند غفلت پیدا نہیں کرتی اور آپ ﷺ کا خواب وحی الٰہی ہے۔

قلب مصطفیٰ ﷺ :۔ قلب مصطفیٰ ﷺ نور کا سمندر ہے جس کی گہرائیاں اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ کوئی ولی قلب رسول اللہ ﷺ پر نہیں ہے۔ کیونکہ قلب مصطفیٰ ﷺ ایسا بے مثال ہے کہ عالم امر عالم امکان عالم اجسام کسی جگہ ان کی مثل ہو سکتا ہی نہیں۔ یعنی کوئی ولی چاہے تشریعی ہو یا تکوینی ہو۔ (مشکواۃ ج ۸ ص ۵۸۴)

حاصل کلام :۔ (۱) ہمارے آقا ﷺ کا قلب نور کا منبع ہے یہاں سے نور کے چشمے پھوٹتے ہیں یہ حامل قرآن ہے جو کہ خود بھی نور ہے۔ آپ ﷺ اگر سوتے بھی ہوں تو دل نہیں سوتا اور نیند کوئی غفلت پیدا نہیں کرتی۔

(۲) حضرت موسیٰ سوئیں تو ان کا عصا ان کی حفاظت کرے اور جادو گر ان فرعون جادو کے وار کر کے تھک جائیں اور جادو اثر نہ کرے۔ (یاد رہے حضرت موسیٰ علیہ اسلام نے تمنا کی تھی کہ کاش وہ آپ ﷺ کے امتی ہوتے)

(۳) تو کیسے ہو سکتا ہے بلکہ عقل سلیم کیسے مانے کہ ایک یہودی کا جادو آپ ﷺ پر اثر کر گیا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ مولوی صاحب۔ ایسی باتیں نہ کرو۔

دسواں باب

اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے وعدہ سے آپ ﷺ جادو کے اثر سے محفوظ و معصوم ہیں

واللہ یعصمک من الناس کی تشریح و تحقیق

شان نزول

پہلے پوری آیہ پڑھیں یایھا الرسول بلغ ماانزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالہ واللہ یعصمک من الناس

ترجمہ:۔ یارسول پہنچادو جو کچھ اتارا گیا تمہیں رب کی طرف سے اور ایسا نہ ہو تو تم نے اس کا کوئی پیغام نہ پہنچایا (یعنی یہ لوگوں کا تاثر نہ ہو) اور اللہ آپ کی نگہبانی کرے گا لوگوں سے۔

تشریح:۔ یہود مدینہ منورہ نے جب حضور ﷺ کی روز افزوں ترقی دیکھی تو بعض منافقین کے ذریعہ یہ خبر پہنچائی کہ ہم یہودی بہت بڑے مالدار عظیم جتھے والے ہیں۔ اگر آپ ﷺ تبلیغ اسلام سے باز نہ رہے تو ہم آپ ﷺ کو قتل کر دیں گے وغیرہ وغیرہ اور اگر آپ ﷺ اس تبلیغ سے باز رہ جائیں تو ہم آپ ﷺ کا احترام کریں گے آپ ﷺ پر مال خرچ کریں گے۔ جب یہ خبر پھیلی تو تقریباً ایک سو صحابہ کرام آپ ﷺ کی حفاظت کے لئے مقرر کیے گئے جو سفر اور گھر اور باہر ہر وقت آپ ﷺ کی حفاظت کرتے۔ جب یہ آیہ نازل ہوئی آپ ﷺ نے ان جاں نثار صحابہ کرام سے کہا کہ لوگ اپنے اپنے گھر جائیں میرے رب نے میری حفاظت کی خبر دے دی ہے۔

نکات :۔ عصم بنا ہے عصمتہ سے بمعنی حفاظت۔ معصوم یعنی محفوظ۔ حفظ اور عصمت دونوں کے معنی حفاظت مگر حفظ سے عصم زیادہ قوی ہے۔ انبیاء کرام معصوم ہوتے ہیں۔ محفوظ وہ جو گناہ نہ کرے معصوم وہ جو گناہ نہ کر سکے کہ نہ گناہ اس تک پہنچ سکیں۔ نہ وہ گناہ تک پہنچ سکے۔ ایسے ہی دشمنوں سے محفوظ وہ کہ دشمن اس تک نہ پہنچے اور معصوم وہ کہ دشمن اس تک نہ پہنچ سکے۔

حاصل :۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کا حافظ و ناصر ہے۔ تمام دنیا آپ ﷺ کا کچھ نہ بگاڑ سکی۔ بلکہ اب بھی حضور ﷺ کے صدقے نائبین علماء اور اولیاء کا اللہ تعالیٰ حافظ و ناصر ہے۔

رسول کریم ﷺ اور انبیاء کرام غالب رہیں گے

۱۔ فان حزب اللہ ھم الغالبون حوالہ

۲۔ کتب اللہ لا غلبن انا ورسلی حوالہ

حضرت موسیٰ علیہ اسلام اور جادوگران فرعون

(وما اکرھتنا علیہ من السحر) (۷۳ ر ۲۰)

نکات :۔ ا۔ نبی پر جادو اثر نہیں کرتا۔ فرعون کے جادوگروں نے کہا تھا کہ ہم موسیٰ کو سوتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس پر جادو کریں گے کیونکہ جادوگروں کا جادو سوتے ہوئے ختم ہو جاتا ہے۔ جب ان جادوگروں کو یہ موقع دیا گیا تو انہوں نے موسیٰ پر جادو کیا جو نہ چل سکا۔ بلکہ انہوں نے دیکھا کہ عصاءِ شریف پہرہ دے رہا ہے۔

۲۔ اس پر جادوگروں نے فرعون کو بتایا کہ موسیٰ جادوگر نہیں ہے۔

۳۔ فرعون نے انہیں جادو کرنے پر مجبور کیا۔ بعد میں مغفرت کے بعد وہ اللہ کے طلب گار ہو گئے۔

سوال :۔ بنی اسرائیل کے نبی پر تو جادو اثر نہ کرے۔ جب کہ جادوگر ہزاروں کی تعداد میں جادو چلائیں۔ سامنے کھڑے ہو کر (یاتوت بکل سحار علیم) لیکن سردار انبیاء پر کنگھی اور بالوں وغیرہ کی گرہیں لگا کر دور کسی کنویں میں پتھر کے نیچے رکھ دینے سے جادو خوب اثر کرے۔؟ (کتنی واہیات بات ہے)

فرعون نے حضرت موسیٰ کو مسحور کہا انی لاظنک یموسی مسحورا

فرمان نبوی :۔ اگر موسیٰ ہوتے تو وہ بھی میرا اتباع کرتے

جادو والی بات :۔ مندرجہ بالا آیت کریمہ سے واضح ہو گیا کہ آپ ﷺ کی حفاظت امور نبوت اور جسمانی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے اس لئے یہودیوں کے جادو کا اثر ہونا خلاف قرآن اور خلاف عقل ہے۔

(۲) جادو انہوں نے فرائض رسالت سے روکنے کے لئے کیا۔ لیکن اس تمام عرصے میں آپ ﷺ اپنے فرائض نبوت و رسالت بالکل بغیر کسی اثر کے ادا کرتے رہے۔ کہیں بھی کوئی کوتاہی وغیرہ نہ ہوئی۔

(۳) نتیجہ نکلا کہ آپ ﷺ پر جادو کا اثر نہ ہوا تھا۔

نوٹ :۔ (ا) بعض حضرات یہ کہہ دیتے ہیں کہ انہوں نے جادو صرف آپ ﷺ کو جسمانی تکلیف دینے کے لئے کیا تھا یہ بات بہت کمزور ہے۔ جسم کو تکلیف دینے کے لئے دماغ کو متاثر کرنا ضروری ہے۔

(۲) یہ تشریح کرنا کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بچاتا ہے ان امور سے جو نبوت کی طرف راجع ہیں ورنہ بدن مبارک کو تکلیف پہنچائی۔ یہاں بات نامکمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بدن مبارک کی بھی حفاظت کی۔ کسی غزوہ میں شہید نہ ہونے دیا۔ خیبر میں یہودیہ کے زہرآلود گوشت سے حفاظت کی یہ بدن کی ہی حفاظت تھی۔ باقی باتیں کہ بخار چڑھنا۔ سر درد ہونا وغیرہ وغیرہ کسی جادو کے اثر سے نہیں ہوتے۔

(۳) ایسی بات کرنے سے منصب نبوت کی توہین ہوتی ہے (ہر قسم کے وحی اور شریعت کے جملہ احکام پر سے وثوق اٹھ جاتا ہے۔)

گیارہواں باب

عصمت النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے جسم اقدس اور قلب اقدس اور دماغ اقدس کی حفاظت

اللہ تعالی نے شیطان کے افعال کے اثرات سے محفوظ کیا ہے

فرمان رسول کریم

وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم من احد الا و قد و کل بہ قرینہ من الجن و قرینہ من الملائکتہ قالوا و ایاک یارسول اللہ قال و ایای ولکن اللہ اعاننی علیہ فاسلم

روایت ہے حضرت ابن مسعود سے فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے تم میں ایسا کوئی نہیں جس پر ایک ساتھی جن اور ایک ساتھی فرشتہ مقرر نہ ہو لوگوں نے پوچھا رسول اللہ آپ پر بھی فرمایا مجھ پر بھی لیکن اللہ تعالی نے اسے مجھ پر غلبہ والا نہیں کیا اور وہ مطیع تابعدار ہو گیا ہے۔

تشریح:۔ اس حدیث پاک میں قابل توجہ لفظ فاسلم ہے۔ جس کا مطلب ہے مطیع و فرماں بردار ہونا۔ اسلام قبول کرنا۔ قاضی عیاض بن موسی مالکی اندلسی اپنی کتاب الشفاء میں فرماتے ہیں جس کی تشریح میں علمائے کرام نے لفظ اسلم کو استسلم میں لیا ہے جس کا مطلب ہے تابعدار ہونا۔ مطیع ہونا۔ فرماں بردار ہونا (SURRENDER - YIELD - SUBMISSIVE - DOCILE) - یہ بالکل صحیح ہے اور عین عقل کے مطابق ہے (المنجد صفحہ ۴۸۸)

چونکہ شیاطن کی خصلت ہی سرکشی اور نافرمانی ہے اس لئے اس کی مطابقت سے یہ معانی صحیح ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ شیطان کا کام ہے جسمانی اور ذہنی ایذا پہنچانا جب اس حدیث کی رو سے اس معاملے میں بحث کریں تو چونکہ یہاں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نسبت کی بات ہو رہی ہے تو اس کا تابعدار ہونا۔ مطیع ہونا۔ فرماں بردار ہونا ہی نہایت موزوں ہے۔

ولکن اللہ اعاننی علیہ فاسلم۔ اعاننی علید بمعنی لم یسلطہ علی۔ بمعنی غلبہ دینا۔ اختیار دینا۔ قابض بنانا۔ (المنجد ۴۸۵)

ترجمہ:۔ لیکن اللہ تعالٰی نے اسے مجھ پر غلبہ والا یا قابض نہیں کیا اور وہ مطیع اور فرمانبردار اور تابع ہو گیا ہے۔

فرمان نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کوئی آدمی ایسا نہیں جسے پیدائش کے وقت شیطان چھوتا نہ ہو۔ وہ بچہ شیطان کے چھونے سے ہی چیختا ہے سوا۔ مریم اور ان کے فرزند کے۔ (بخاری و مسلم)

ا۔ آدم و حوا کو شیطان مس نہ کر سکا کیونکہ وہ آدمی زادہ نہیں۔

۲۔ عیسی اور مریم کو پیدائش کے وقت شیطان نے یہ حرکت کی مگر اس کی انگلی حجاب میں لگی رب نے ان کے اور شیطان کے درمیان پیدا کر دیا تھا۔ اس حدیث کی تائید قرآن پاک کی اس آیتہ سے ہے۔ قالت انی اعیذھا بک و ذریتھا من الشیطان الرحیم

۳۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم روتے ہوئے پیدا نہ ہوئے۔ (یہ تحقیق سے ثابت ہے) بلکہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پیدا ہوتے ہی سجدہ ریزہ ہو گئے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس سے مستثنٰی ہیں (مشکوہ)

بارہواں باب

امت مسلمہ کا اجماع (عقیدہ)

قاضی ابوالفضل عیاض بن موسیٰ الحصی رحمتہ اللہ علیہ کتاب الشفاء میں رقمطراز ہیں۔

واعلم ان الامه مجمعه علی عصمه النبی صلی اللّٰه علیه وسلم من الشیطان و کفایته منه لافی جسمه بانواع الاذی ولا علی خاطره بالوساوس

چھٹی صدی ہجری

یہ بات چھٹی صدی ہجری میں ہی طے پا گئی تھی اور نامور عالم دین قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ اس کی تشریح بہت ضروری ہے جو کہ لغت کی رو سے ملاحظہ ہو۔ (المجند اور فیروز اللغات)

عصمه

حفاظت ۔ (DEFENCE): حمایت (PROTECTION) تکلیف دور کرنا

بچاؤ ۔ (PREVENTION): مدافعت (PRESERVATION) مدد

الخاطر:۔ خیال ۔ دل ۔ نفس ۔ طبعیت (المنجد ص ۲۸۳) فکر ۔ سوچ ۔ غور (الشفاء)

کفایه:۔ دشمن کے شر سے بچا دینا۔ دوسری چیز سے بے نیاز ہونا (المنجد ص ۸۸۷)

صحیح ترجمہ

یہ بات تحقیق شدہ ہے کہ امت مسلمہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا جسم اقدس بشمول دل، دماغ، سوچ، خیال، طبعیت شیطان سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہیں اور شیطانی ہتکھنڈے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر کبھی بھی اثر انداز نہیں ہو سکتے۔

تشریح

معلوم ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے منصب کی بدولت شیطان کے تمام کارناموں کے اثرات سے محفوظ ہیں۔ شیطان کے کارناموں سے سرفہرست جادو' ہے جس سے انسان کے ذہن' قلب جسم پر اثر انداز ہو کر اسے بے بس کر دیتا ہے۔ عام انسان کو تو شیطان دائیں بائیں آگے پیچھے سے حملہ کر کے اور دیگر سفلی علوم کی بدولت جو کہ شیطان کے پیرو کار کرتے ہیں۔ زیر کر لیتا ہے۔

لیکن :۔ انبیاء کرام اور خصوصا سید الانبیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شیطان کے شر عظیم یعنی جادو سے متاثر نہیں ہوتے۔ یہ عقیدہ کا معاملہ ہے۔

اولیائے کرام :۔ مثلاً" حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ پر بھی جادو گروں نے وار کیے۔ جادوگر جے پال' جب ہوا میں اڑا تو حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی نعلین مبارک نے اسے مار مار کر حضرت کے قدموں میں لا ڈالا۔ مگر ناکام ہوئے اور بالاخر اسلام لے آئے۔

اگر :۔ (معاذ اللہ) شیطان اپنے برے افعال یعنی "جادو وغیرہ" سے انبیاء کرام پر غلبہ حاصل کرے تو پھر نظام نبوت میں خلل پڑ جائے گا۔ (استغفراللہ) جو کہ خلاف قانون فطرت ہے۔

تیرھواں باب

مسحور اور ساحر

(مسحور کہہ کر کفار کا الزام ساحر' ہونے کی تصدیق ہو جاتی ہے)

۱۔ ساحر کا معنی ہے جادو گر اور مسحور کا معنی ہے جادو زدہ

۲۔ کفار و مشرکین نے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مسحور بھی کہا اور ساحر بھی کہا۔

۳۔ جادوگر یعنی ساحر جب سوتا ہے تو اس کا جادو ختم ہو جاتا ہے اور اگر اس پر جادو کیا جائے تو اس کا اثر اس پر پڑتا ہے اور وہ مسحور ہو جاتا ہے۔ اسی بناء پر جادوگر ان فرعون نے کہا تھا کہ ہم موسی علیہ سلام پر سوتے میں جادو کرنا چاہتے ہیں اگر جادو کا اثر ہو گیا تو پھر ہم سمجھیں گے یہ بھی جادوگر ہے اور اگر اثر نہ ہوا تو پھر یہ جادوگر نہیں بلکہ نبی ہے اور جب سینکڑوں جادوگروں نے جادو کے وار کئے تو جادو نے اثر نہ کیا اور جب انہوں نے دیکھا تو عصائے موسی پیرہ رہا تھا۔

۴۔ حضرت موسی علیہ السلام کو ان کی قوم نے مسحور کہا اللہ تعالی نے اس کی نفی کی۔ حالانکہ فرعون حضرت موسی علیہ السلام کو ساحر کہتا تھا تو پتہ چلا کہ اللہ تعالی نے حضرت موسی کے واقعہ میں ساحر و مسحور دونوں کے نہ ہونے بات کی ہے۔ اب جب کوئی نبی کو مسحور کہتا ہے تو گویا وہ ساحر بھی کہتا ہے۔

۵۔ جادو نے اثر اس لئے نہ کیا تھا کہ موسی علیہ السلام نبی تھے۔ ساحر نہ تھے۔

۶۔ کفار و مشرکین کا الزام کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جادوگر (ساحر) ہیں (معاذ اللہ) تو پھر جب لوگ آپ کا مسحور ہونا مانتے ہیں تو اس طرح وہ کفار و مشرکین کے الزام یعنی "ساحر" ہونے کی تصدیق کرتے ہیں۔

۷۔ مولوی صاحب آپ سے مخلصانہ درخواست ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مسحور کہہ کر کفار و مشرکین کے الزام یعنی ساحر' ہونے کی تصدیق کر کے اپنے آپ کو دوزخ کی آگ میں کیوں ڈالتے ہیں۔

سوال یہ ہے

کیا اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کا اثر نہ ہونے کی مدد نہیں فرمائے گا

جواب :۔ کیوں نہیں قرآن حکیم میں لکھا ہے

من کان یظن ان لن ینصرہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ فلیمدد بسبب الی السماء ثم الیقطع فلینظر ھل یذھبن کیدہ مایغیظ (الحج)

ترجمہ :۔ اور جو شخص یہ خیال کئے بیٹھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کی مدد نہیں کرے گا نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں تو اسے چاہئے کہ لٹک جائے ایک رسی کے ذریعے چھت سے پھر (گلے میں پھندا ڈال کر) اسے کاٹ دے پھر دیکھے آیا دور کر دیا ہے اس کی (خودکشی) تدبیر نے اس کو غم و غصہ کو۔

تشریح :۔ ۱۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ دشمنوں کے شر سے جن میں یہود و نصاریٰ کے دوسرے حملوں کے ساتھ ساتھ شیطانی شر سے بچنے کی مدد بھی ہے۔ اب اگر کسی بدمذہب کا یہ گمان ہو کہ ایسا نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے غضب کو ملاحظہ کرے۔ کہ ایسے بدمذہب اور گستاخ کو چاہئے کہ چھت میں رسی ڈال کر پھانسی لٹک جائے اور پھر دیکھے کہ آیا اس کی اس تدبیر سے اس کی جلن، حسد اور بغض جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے۔ ختم ہوا ہے کہ نہیں۔

۲۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس پر جادو کا اثر بتا کر جس ناقابل بیان حالت بے بس کا اظہار کرنے والو۔ تم اللہ تعالیٰ کے غضب سے ڈرو جس میں توہین رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ساتھ توہین الٰہی بھی کر رہے ہو اللہ تعالیٰ تو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمائے۔ فانک باعیننا (پس بیشک یا حبیب آپ ہماری نظروں میں یعنی ہماری نگہداشت میں ہیں)

ظنی مسئلہ کے لئے دلیل ظنی کافی ہوتی ہے

فضیلت انبیاء

بعض لوگ کم علمی اور ناواقفیت کی وجہ سے مسئلہ سایہ پر نصوص قطعیہ اور قران و حدیث سے دلائل صریحہ کا تقاضا کرتے ہوئے یہ کہہ دیتے ہیں کہ باب عقائد میں مطلقاً" سوائے نص قطعی اور قرآن و حدیث کی صریح عبارت کے کوئی چیز قابل قبول نہیں۔ حالانکہ ان کا یہ قول غلط اور بے بنیاد ہے کیونکہ قطعی دلیل اور قران و حدیث کی نصوص صریحہ صرف ان عقائد کے لئے ضروری ہیں جو قطعی ہوں اور جن پر ایمان کا مداد ہو باقی عقائد **ظنیہ** میں تو دلائل **ظنیہ** ہی کافی ہوں گے۔ عدم سایہ مسائل ظنیہ میں سے ہے۔

شرح عقائد میں تفضیل رسل کی بحث میں شارح فرماتے ہیں

امام عبدالعزیز پر ہارویؒ اس مسئلہ پر تفصیلاً گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ا۔ مسائل اعتقادیہ دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جن میں یقین مطلوب ہوتا ہے مثلاً وحدت واجب تعالی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدق، دوسرے وہ جن میں ظن پر اکتفاء درست ہو مثلاً مسئلہ تفضیل رسل پہلی قسم کے مسائل میں دلیل ظنی پر اکتفاء جائز نہیں ہاں دوسری قسم کے مسائل میں دلیل ظنی کافی ہوتی ہے۔

نتیجہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت یہ ہے کہ جسم اقدس کا ہر عضو مبارک معجزہ ہے اور یہاں تو فضیلت کی رو سے ظنی دلیل ہی کافی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس پر جادو اثر نہیں کر سکتا۔

چودھواں باب

رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا جسم اقدس معجزہ ہے

جسم رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا جسم اقدس کا ہر عضو معجزہ ہے

بال مبارک کی توہین کفر ہے

بال مبارک کا ذکر جس طرح اس روایت سحر میں کیا گیا ہے کہ "بال جھڑ گئے" ایسا انداز توہین میں شمار ہوتا ہے اور اس انداز بیاں سے ہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ روایت من گھڑت ہے جو یہودیوں نے گھڑی تھی۔

آج بھی حیات النبی کا ایک زندہ ثبوت

رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا جسم اطہر معجزہ ہے۔ حیدر آباد کے پیر سید ضیاء الحسن صاحب جیلانی قادری جو کہ اولاد حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ ہیں، کے پاس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے موئے مبارک محفوظ ہے جو آج بھی بڑھ رہا ہے گویا جسم اطہر معجزہ ہے چونکہ معجزہ غالب ہے اور جادو مغلوب ہے اس لئے جسم اطہر پر جادو اثر نہیں کر سکتا۔

خیال مبارک

خیالات کا منبع ذہن ہے اور قلب و ذہن ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا ایک وقت اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے (لی وقت مع اللہ)

بصارت مبارک

آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

۱۔ میں تمہیں پیچھے سے ایسے دیکھتا ہوں جیسے آگے سے دیکھتا ہوں۔

۲۔ میں قیامت تک ہونے والے حالات کو ایسے دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی کو

جسم اقدس

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس گلی سے گزر جاتے تھے جسم اقدس کی خوشبو کی مہک دیر تک رہتی تھی۔ بعد میں گزرنے والے لوگ جب راستے کی خوشبو سونگھتے تھے تو معلوم ہوتا تھا یہ یہاں سے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ہوا ہے۔

خلقتہ و طبعا معجزہ

امام خفاجی رحمۃ اللہ علیہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بطور کرامت و معجزہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر میں خلقتہ و طبعا مہک رکھ دی تھی۔

جادوگر "رائے راجو" داتا گنج بخشؒ کی جوتی کی نوک کے نیچے

داتا گنج بخش ۱۰۳۹ء میں لاہور پہنچے

آپ شام کے وقت لاہور تشریف لائے۔ شہر کا دروازہ بند ہو چکا تھا آپ نے دروازے کے باہر ہی رات بسر کی، صبح کی، نماز ادا کرنے کے بعد آپ شہر کے مشرق جانب چل دیئے۔ تو آپ نے دیکھا لوگوں کو ایک بڑا ہجوم جنازہ اٹھائے آ رہا ہے۔ آپ بھی اس کی نماز جنازہ میں شامل ہوئے۔ لوگوں سے پوچھا کہ یہ کس کا جنازہ ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ ایک ولی کامل کا جنازہ ہے۔ آپ کی روحانیت سے مخلوق خدا کے بے بہا فائدہ پہنچ رہا تھا ایسے لگتا ہے ان کے بعد اب یہ شہر ویران ہو جائے گا۔

اس ولی کامل کا نام نہیں بتائیں گے۔ آپ؟

ہاں ہاں یہ حضرت میراں حسین زنجانی ہیں جو ہمیں روتے چھوڑ کر چل دیئے ہیں لوگوں کی آہوں اور سسکیوں کی آواز برابر آ رہی تھی۔

جونہی آپ نے حضرت میراں حسین زنجانی کا نام سنا فوراً مرشد کے حکم کی حقیقت کو سمجھ گئے۔

بھاٹی دروازے کی بستی کے باہر بالکل ویرانہ تھا ایک بہت بڑا قبرستان تھا۔ درختوں کے جھنڈ میں سے دن کو بھی گزریں تو خوف آتا تھا۔

اللہ کے بندے خلوت پسند ہوتے ہیں یہ خلوت انہیں ویرانوں میں ہی ملا کرتی ہے، جہاں آپ کا مزار مبارک ہے آپ نے یہیں ڈیرہ ڈال دیا قریب ہی دریائے راوی کی موجیں ساحل کے ساتھ ٹکراتی ہوئی گزر رہی تھیں۔

ایک صبح ایک عورت سر پر دودھ کا مٹکا اٹھائے گزری تو اس نے داتا صاحب کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ خیال کرنے لگی ایک اور جوگی آ گیا ہے۔ یہ بھی اپنی دکان چمکانے کو بیٹھا ہے، مگر اس کی دکان کیسے چمکے گی؟ اس کا تو جوگیوں والا رنگ روپ ہی نہیں، نہ گیروے کپڑے ہیں، نہ لمبی لٹیں ہیں، نہ لٹوں میں راکھ ہے، نہ دھواں

گرم ہے، نہ حقہ چلتا ہے۔

یہ عورت انہیں خیالوں میں گم جب حضور داتا صاحب کے پاس سے گزرنے لگی تو حضور داتا صاحب نے اسے روک لیا۔

فرمایا بیٹی تم کہاں جا رہی ہو اور اس مٹکے میں کیا ہے؟ گجری نے کہا۔ میرے مٹکے میں دودھ ہے میں اپنے جوگی کے پاس لئے جا رہی ہوں۔

کیا تمہارے جوگی کے پاس اور عورتیں بھی دودھ لے کر جاتی ہیں؟ داتا صاحب نے پوچھا۔

ہاں جوگی رائے راجو کے پاس اس قدر دودھ جمع ہو جاتا ہے کہ اگر وہ اس سے نہانا چاہیں تو نہا سکتے ہیں۔

اگر اس کی ضرورت سے زیادہ دودھ وہاں جمع ہو جاتا تو تم اپنے مٹکے والا دودھ مجھے دے دو اور اس کی جتنی قیمت تم مانگو میں تمہیں دینے کو تیار ہوں۔

نا بابا نا میں آپ کو دودھ نہیں دے سکتی۔

آخر کیوں؟

اگر میں نے آپ کو دودھ دے دیا تو میری بھینسوں کے تھنوں میں سے لہو کی دھاریں بہہ نکلیں گی۔

لہو کی دھاریں کیوں بہنے لگیں گی؟ کیا ان کے تھن زخمی ہو گئے ہیں؟

نہیں بابا۔۔۔ اگر ہم جوگی کو دودھ نہ دیں گے تو اس کے بددعا سے تھنوں سے دودھ کی جگہ لہو آئے گا۔

حضور داتا صاحب مسکرا دیئے، فرمایا اگر تم مجھے دودھ دے دو گی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمہاری گائیں اور بھینسیں بہت سا دودھ دیں گی اور جانوروں پر بھی کوئی برا اثر نہیں ہو گا۔

اس عورت کو آپ کی باتوں میں صداقت ہی صداقت نظر آئی۔ وہ آگے بڑھی اور دودھ سے بھرا ہوا اپنا مٹکا بابا جی کے آگے رکھ دیا۔ آپ نے تھوڑا سا

دودھ پیا اور باقی دریا میں پھینک دیا۔

گجری بگڑ گئی۔ کہنے لگی آپ نے دودھ دریا میں کیوں پھینکا ہے؟ وہ آپ مجھے واپس کر دیتے۔ میں اتنا دودھ ہی جوگی کے پاس لے جاتی۔

اس لئے کہ ایک گھونٹ دودھ بھی جوگی کو نہ ملے' وہ خوب ناراض ہو۔ اسے غصہ آئے پھر وہ آپ کو بددعا دے۔ تاکہ آپ کی بھینسوں کے تھنوں میں سے لہو آنے کے زیادہ امکانات پیدا ہوں اور میرا اللہ لہو پیدا نہ ہونے دے۔ دودھ کی نہریں چل نکلیں۔ جتنا دودھ تم دوہتی ہو اس سے دوگنا تگنا دودھ تجھے ملے۔ دودھ سے تیرے برتن بھر جائیں۔

گجری سہمے ہوئے دل کے ساتھ خالی مٹکا لے کر گھر چلی گئی اور شام کا انتظار کرنے لگی کہ بابا جی کی بات سچی ہوتی ہے یا جوگی کی۔

شام کو جب گجری کا خاوند گھر میں آیا تو بھینسوں نے دیکھتے ہی رینگنا شروع کر دیا سروں کو ہلا ہلا کر اشارے کرنے لگیں۔

وہ تھپکی دے کر نیچے بیٹھا اور تھنوں کو سونتا شروع کر دیا۔ تھن دودھ سے بھر گئے دوہنے لگا تو دودھ ختم ہونے میں نہیں آتا تھا' گجری جان بوجھ کر باہر نکل گئی' کہیں تھنوں سے خون آیا تو میری شامت آجائے گی۔ اس نے دروازے کے روزن میں سے دیکھا تو تھنوں سے سفید رنگ کی دھاریں نکل رہی تھیں وہ جلدی سے خوشی خوشی اندر آئی ادھر دودھ سے برتن بھر گیا۔ اس نے دوسرا برتن دیا وہ بھی بھر گیا پھر تیسرے برتن میں دوہنا شروع کیا۔

اسی طرح ساری بھینسوں نے روزانہ کے معمول سے دوگنا تگنا دودھ دیا۔ گجری نے خوشی خوشی اپنے خاوند سے کہا کہ راوی کنارے ایک اور بابا آیا ہے۔ آج میں نے دودھ اسے دیا تھا اس نے کہا تھا کہ تمہاری بھینسیں زیادہ دودھ دیں گی۔ اس کی بات بالکل سچ ثابت ہوئی ہے۔

یہ خبر آناً" فاناً" قرب و جوار کے دیہاتوں میں پھیل گئی۔ پھر اگلی صبح جتنے

لوگ راجو جوگی کو دودھ دیتے تھے وہ سب کے سب حضرت داتا صاحب کی خدمت میں دودھ لے کر جانے لگے۔ راجو کے پاس دودھ کی ایک بوند بھی نہ گئی۔ وہ ایڑیاں اٹھا اٹھا کر لوگوں کو دیکھتا لوگ دودھ کے مٹکوں کے ساتھ آتے دیکھائی دیتے مگر اس تک کوئی بھی نہ پہنچتا تھا۔

اس نے اپنے ایک چیلے کو بھیجا کہ پتہ کرے دودھ کس کے پاس جا رہا ہے۔ اس نے آکر بتایا کہ ان کے رستے میں ایک اور بابا جی بیٹھے ہیں سارا دودھ ان کے پاس جا رہا ہے۔

راجو بڑا پریشان ہوا۔ غصے سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا آنکھوں میں خون کے ڈورے آگئے۔ وہ لال پیلا ہو کر اٹھا اور سیدھا حضرت صاحب کی خدمت میں آیا' کہنے لگا دودھ تو تم نے ہمارا بند کر ہی دیا ہے۔ اب میں آپ کا کوئی اور کمال دیکھنے آیا ہوں۔

آپ نے فرمایا میں کوئی جادوگر نہیں ہوں۔ جو اپنے کمالات تم کو دکھا سکوں میں تو بس ایک عاجز و مجبور انسان ہوں۔ اگر تم میں کوئی کمال ہے تو دکھاؤ؟

چونکہ اس جوگی نے ہندووانہ طریقے سے بڑی بڑی ریاضتیں کی تھیں اور مجاہدہ میں زندگی گزاری تھی۔ اس نے اپنے بس کے کئی کرشمے دکھائے حتی کہ ہوا میں اڑنے لگا' اتنی بلندی پر جاتا کہ دکھائی نہ دیتا۔ نیچے آتا پھر مشرق و مغرب کی دوریوں تک جانے میں تیزی دکھاتا' آپ کے قریب سے گزرتا تو کہتا۔

آئیں نا آپ بھی اڑ کر دکھائیں آپ کی پرواز کی کوئی اڑان تو میں بھی دیکھوں۔ اگر تم اڑ نہیں سکتے تو مجھے ہی نیچے اتار کر دکھاؤ؟

اب آپ نے اپنی جوتی مبارک اس کی طرف پھینکی وہ جوتی اڑنے لگی۔ اس کے سر تک گئی اور مارنا شروع کر دیا۔ وہ جدھر جاتا جوتی ادھر ہی جا کر اس کے سر کی خوب مرمت کرتی' وہ جتنا تیز اڑتا جوتی بھی اتنی تیزی سے ساتھ اسے شکار کر لیتی۔ جوگی تنگ آگیا حق کے سامنے باطل کی کوئی پیش نہ گئی' تو نیچے اتر آیا۔

اس کے پسینے چھوٹے ہوئے تھے سانس اکھڑا ہوا تھا۔ خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کی حضور معاف فرمادیں مجھے دائرہ اسلام میں داخل کر لیں۔

آپ نے فرمایا جاؤ دریا میں نہا کر آؤ۔ آپ نے اسے کلمہ پڑھایا اور مسلمان کیا۔ اس کا نام راجو کی بجائے عبداللہ رکھا۔ پھر یہی عبداللہ بیعت ہو کر حلقہ ارادت میں داخل ہوا اپنی پوری زندگی آپ کی خدمت میں رہ کر گزارنے کا عزم کیا۔ اس کی عقیدت محبت اور خلوص کی جھولی جو بھری ہوئی دیکھی، تو آپ نے اسے گلے لگا لیا۔ خلافت دی اور شیخ ہندی کا لقب عطا فرمایا اور دعا دی کہ میرے وارث تم اور تمہاری اولاد ہو گی۔ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ حضرت داتا صاحب کی کوئی اولاد نہ تھی۔ ایک بیٹا حسن نامی پیدا ہوا جو شیر خوارگی میں ہی اللہ کو پیارا ہو گیا۔ اس طرح شیخ ہندی کی اولاد ہی جو نسل واحد (نسلاً" بعد نسل ایک بیٹا رہتا) آپ کی سجادہ نشین رہی۔ نسل واحدہ بارہ پشتوں تک چلتی رہی۔ پھر اکبر بادشاہ کے عہد میں حضرت شیخ لطیف اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خاندان کے دیگر افراد نے داتا صاحب کے مزار پر اولاد کے سلسلہ میں خیر کثیر کے لئے خصوصی استدعا کی تو حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے طفیل اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی اور خانوادہ حضرت شیخ ہندی میں بتدریج اضافہ شروع ہوا۔

امدادی کتب حوالہ کے لئے

گلزار اولیاء، از علامہ عالم فقیری

فیروز سنز اردو انسائیکلو پیڈیا

تاریخ ادبیات، جلد تیسری، چوتھی (پنجاب یونیورسٹی لاہور)

نور اسلام، شرقپور شریف

اگست ۱۹۹۴ء

سولھواں باب

حضرت معین الدین چشتیؒ کی نعلین کے نیچے جادو گر جادو گر کی طاقت ایک ولی کی جوتی سے بھی کم ہے

قرآن حکیم میں ارشاد ہے کہ جادوگر کامیاب نہیں ہو سکتا جس طرح سے بھی آوے۔

جے پال، جو جادوگروں کا سردار تھا اور حضرت صاحب پر جادو کے وار کر کر کے ناکام ہونے کے بعد ہوا میں اڑا اور مقابلہ کے لئے چیلنج کیا تو پھر حضرت خواجہ غریب نواز کی نعلین مبارک جسے حضرت صاحب نے حکم دیا تھا اس جادوگر سے بلند اڑ کر اس کے سر پر مار مار کر اسے نیچے لے آئیں۔ پھر اس نے مطیع ہو کر اسلام قبول کر لیا اس طرح قرآن پاک کا ارشاد حقیقت ثابت ہوا کہ جادوگر کامیاب نہیں ہو سکتا۔

دیکھا

یہ ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک امتی ولی کا کمال جس کی نعلین کی طاقت ایک جادوگر کی طاقت سے زیادہ ہے۔ (یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطا ہی ہے)

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ

ایک روز مدینہ منورہ میں بارگاہ رسالتؐ میں خواجہ عثمان ہارونی نے آپ کا بازو تھام کر اپنے رب عظیم کے حضور پیش کیا کہ معین الدین فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے لئے حاضر ہے، قبول فرمائیں۔ چنانچہ مرشد کی دعا قبول ہوئی اور غیبی ندا آئی "معین الدین دوست ماامت، قبول کردم و برگزیدم" کہ "ہم نے معین الدین کو قبول کیا اور ہند کی ولایت عطا کی، جاؤ اور مخلوق خدا کو ہدایت دو۔" جب آپ ہندوستان تشریف لائے تو دہلی کی سلطنت پر چوہان خاندان کا مشہور مغرور "راجہ پتھور رائے" حکمران تھا۔

آپ نے بت پرستی اور جہالت کی تاریکی دور کرنے کے لئے اسلام کی شمع روشن کی اور دین اسلام کی تبلیغ شروع کی وہاں جوگیوں اور جادوگروں کا غلبہ تھا۔ ان جوگیوں نے آپؒ پر بھی سحر کرنے کی کوشش کی مگر آپ بوسیلہ سرکار اور اپنی روحانی قوت کی وجہ سے محفوظ رہے۔ "جے پال" جو اس وقت جوگیوں کا گرو مانا جاتا تھا، اس نے بھی اپنی سرتوڑ کوشش کی کہ کسی طرح آپ پر جادو اثر کر جائے لیکن جب کچھ بن پڑا تو آپ کے مقابلہ کے لئے آگیا اور ہوا میں اڑنا شروع کر دیا۔ خواجہ خواجگان نے اس کی جب یہ شعبدہ بازی دیکھی تو آپ نے اپنی نعلین مبارک ہوا میں اچھال دی جو اس سے بھی بلند اڑنے لگی اور جے پال کے سر پر جا لگی، جس کے باعث وہ نیچے آنے پر مجبور ہو گیا۔ سامنے آتے ہی اس نے اپنا سر حضرت خواجہ کے قدموں پر رکھ دیا اور اسلام قبول کرلیا۔

ان جادوگروں نے جب اپنے گرو کو اسلام قبول کرتے دیکھا تو وہ بھی مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ یہ بات جنگل کی آگ کی طرح پورے علاقے میں پھیل گئی اور خاندانوں کے خاندان آپؒ کے دست مبارک پر اسلام قبول کرنے کو دوڑ پڑے۔

جب راجہ پتھور رائے کے خاندان کے لوگوں نے بھی اسلام قبول کر لیا تو اسے اپنی سلطنت کی فکر لاحق ہو گئی۔ اس نے اپنے کسی وزیر کے ذریعے پیغام بھجوایا کہ تین یوم کے اندر اندر اجمیر کا علاقہ چھوڑ دیں، جس کا آپ نے نہایت خوش اسلوبی سے جواب دیا کہ "ما اور ابیرون کریدم" راجہ کے رشتہ داروں اور وزیروں نے اسے مشورہ دیا کہ خواجہ معین الدینؒ اللہ کے نیک اور برگزیدہ بندے ہیں، ان کا مقصد تبلیغ اسلام کے سوا کچھ نہیں۔ مگر وہ اسے اپنی انا کا مسئلہ بنا بیٹھا تھا کہ شاید آپ کے مقاصد سیاسی ہیں۔ پتھور رائے کی ضد نے آخر اسے اس حد تک پہنچایا کہ تراوڑی کے میدان میں اس کا شہاب الدین محمد غوری سے مقابلہ ہوا، اگرچہ ہندوستان کے تمام راجے اور مہاراجے اس کی مدد کے لئے اپنی اپنی فوجیں لے کر پہنچے، لیکن شہاب الدین غوری کے ساتھ اللہ کی مدد اور خواجہ صاحب کی دعا برکت شامل تھی، جس کے باعث راجہ پتھور کو شکست فاش ہوئی اور وہ گرفتار ہو گیا۔ اس فتح کے بعد جب شہاب الدین غوری اجمیر شریف آیا اور آپ کی عظمت و بزرگی کی شہرت سنی تو ایک روز آپ کی خدمت میں نیاز و برکات کے لئے حاضر ہوا اور یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ یہ تو وہی بزرگ ہیں، جنھوں نے اسے خواب میں دہلی پر حملہ کرنے کے لئے کہا تھا اس مرد خدا کی دعا کی بدولت محمد غوری کو فتح و نصرت حاصل ہوئی تھی۔ دہلی اور اجمیر جو پہلے ہندو راجاؤں کی سرپرستی میں کفر و الحاد اور شرک و بت پرستی کا مرکز تھا اب دین اسلام کا گھوارہ بن گیا۔

جادوگران فرعون اور جادوگر جے پال بالآخر ایمان لے آئے کیوں؟

۱۔ وہ اس لئے کہ اللہ تعالی کے فرمان کے مطابق "یعنی جادوگر کامیاب نہیں ہوتا

جہاں سے بھی آئے" ان جادوگروں نے اپنے تمام داؤ استعمال کئے مگر ناکام ہوئے وہ سمجھ گئے کہ نبوت و ولایت کے معجزات و کرامات افضل ہیں بحکم الٰہی سے ہیں اور جادو چونکہ شیطانی عمل ہے اس لئے ان معجزات پر غالب نہ آسکا۔ اس لئے انہوں نے اپنی ناکامیاں مان لیں اور جادوگران موسیٰ نے حضرت موسیٰ کی نبوت کا اعتراف کیا اور ایمان لے آئے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو وہیں اسی میدان میں سجدے کی حالت میں ان کے جنت میں محل دکھا دیئے۔

۲۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ پر جے پال نے جادو کے حملوں کی ناکامی کے بعد تائب ہو کر آپ کے ہاتھوں بیعت کی اور مرید خاص کا درجہ پایا۔

۳۔ حضرت داتا گنج بخشؒ سے مقابلہ کرنے والا جادو "رائے راجو" بالآخر اسلام لے آیا اور معتقد بن گیا داتا صاحب نے عنایات سے نوازا اور اس کا نام "شیخ ہندی" رکھا۔ موجودہ مجاور اور خدام اس کی اولاد سے ہے

ایک صحابی کے جسم کا ظاہری حصہ
چہرہ معجزہ

حضرت اسید بن ابی یاس عروی رضی اللہ عنہ

حضرت ساریہ کے چچازاد بھائی فتح مکہ کے دن بھاگ گئے۔ اشتہاری ملزم بن گئے۔ حضرت ساریہ نے بتایا اگر تم بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کرلو تو تمہاری جان بچ جائے گی پھر اسید رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسید بن یاس کے خون کو مباح فرمایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں! انہوں نے عرض کیا کہ اگر وہ مسلمان ہو کر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو جائے تو کیا آپ اس کا قصور معاف فرما دیں گے؟ ارشاد ہوا کہ ہاں! یہ سن کر حضرت اسید نے اپنا ہاتھ حضور اکرم علیہ الصلوۃ والسلام کے دست اقدس میں دے کر کلمہ پڑھا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! اسید بن ابی ایاس میں ہی ہوں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً ہی ایک آدمی بھیج کر اعلان کرا دیا کہ اسید بن ابی ایاس مسلمان ہو گئے ہیں اور سرکار رسالت نے ان کو امن کا پروانہ عطا فرما دیا ہے۔ پھر انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں ایک قصیدہ پڑھا۔ (اسد الغابہ ج ۱، ص ۸۹)

کرامت

چہرہ سے گھر روشن

جب یہ مسلمان ہو گئے تو حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش ہو کر ازراہ کرم ان کے چہرے اور سینے پر اپنا منور ہاتھ پھیرا جس سے ان کو یہ کرامت نصیب ہو گئی کہ یہ جب کسی اندھیرے گھر میں قدم مبارک رکھتے تھے، تو اس گھر میں ان کے نورانی چہرے کی روشنی سے اجالا ہو جایا کرتا تھا۔

سبحان اللہ

سبحان اللہ! جب تک سرکار رحمت مدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے ناراض رہے ان کا خون مباح تھا اور کہیں ان کا ٹھکانا نہیں تھا بھاگتے پھرتے تھے اور جان کی امان نہیں ملتی تھی اور جب رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے خوش ہو گئے تو ان کو دنیا میں کرامت اور آخرت میں جنت دونوں جہان کی دولت مل گئی۔ یہ سچ ہے۔۔

جس سے تم روٹھو، وہ سرگشتہ دنیا ہو جائے
جس کو تم چاہو، وہ قطرہ ہو، تو دریا ہو جائے

کیا سمجھے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک صحابی کے چہرہ پر اپنا دست اقدس پھیر کر اسے نور کر دیں۔

یہ ظاہری اعضاء کی کرامت ہے کہ جب وہ صحابی اندھیرے میں جائے تو روشنی ہو جائے۔

پھر تمہیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس کے اعضاء مبارک کو معجزہ ماننے سے کون سی بات منع کرتی ہے۔ کیا جواب ہے اس کا تمہارے پاس

خبردار

جادو کا اثر مان لینے سے

۱۔ رسول کریم ﷺ کے اوصاف حمیدہ علم مبارک' اختیارات' حاضر و ناظر ہونے کی (معاذ اللہ) نفی ہوتی ہے۔

بلکہ

۲۔ کفار کا الزام ساحر' کی تصدیق ہوتی ہے۔

۳۔ قادیانی کافروں کا قرآن حکیم پر حملہ

۴۔ چند مثالیں۔ (علم مبارک اور حاضر و ناظر)

۵۔ جادو کے کرداروں کا اقرار علم نبی

۶۔ زینب یہودیہ کا اقرار علم نبی

بہت ہی خطرناک (VERY SERIOUS)
٦ ماہ یا سال تک جادو کا پتہ نہ لگنے والی بات

خلاف عقل اور خلاف قرآن حکیم

یہ ایسی بات ہے کہ جس کے کیا مضمرات ہیں ان نام نہاد علماء کے ذہنوں میں اتنی سکت ہی نہیں کہ وہ اس کے خطرات سمجھ سکیں۔ دیگر اثرات کے علاوہ یہ کہتے ہیں کہ یہودیوں کے جادو کے اثر کا ٦ ماہ یا سال تک پتہ نہ چل سکا اور "کسی نہ کئے ہوئے کام کو سمجھتے تھے کہ انہوں نے کر لیا ہے حالانکہ وہ کام نہ کیا ہوتا تھا۔"

قادیانیوں نے اس کا سہارا لے کر قرآن حکیم پر حملہ کر دیا ہے اور ان کی پشت پناہی یہود و نصاریٰ کر رہے ہیں۔ انہوں نے قرآن پاک میں تحریف کی ہے اور پوری دنیا کو INTERNET پر دکھا رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

انٹرنیٹ پر قرآن میں تحریف

کویت سٹی (این این آئی) انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کویت کے امیر ڈاکٹر علامہ احمد علی سراج نے کہا ہے کہ انٹرنیٹ پر قرآن پاک میں تحریف اسلامی عقائد کے خلاف یہودی سازش ہے جس سے پوری دنیا کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا گیا ہے ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ انٹرنیٹ امریکی کمپنی "امریکی آن لائن" نے اپنی طرف سے شرانگیز اور من گھڑت آیات بنا کر قرآن میں شمار نے کی ناپاک جسارت کی ہے جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ وہ کہتے ہیں

"تمہاری تفسیروں میں لکھا ہے کہ تمہارے نبی کریم پر جادو کا اثر ہوا تھا خصوصاً وہ کہتے ہیں "نہ کئے" ہوئے کام کو کیا ہوا سمجھتے تھے' تو پھر ہو سکتا ہے کہ کچھ آیات امت تک پہنچنے سے رہ گئی ہوں' اور وہ سمجھیں کہ میں نے تو پھر کیسے یقین کیا جائے کہ تمہارا قرآن مکمل ہے۔ (نقل کفر کفر نہ باشد) (حوالہ جنگ اخبار)

قادیانیوں کا قرآن پر حملہ

جادو والی روایت کا سہارا لے کر قادیانیوں نے یہود و نصاری کی پشت پناہی سے قرآن میں تحریف کی ہے اور پوری دنیا کو INTERNET دکھا رہے ہیں۔



انٹرنیٹ پر قرآن میں تحریف

کویت سٹی (این این آئی) انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کویت کے امیر ڈاکٹر علامہ احمد علی سراج نے کہا ہے کہ انٹرنیٹ پر قرآن پاک میں تحریف اسلامی عقائد کے خلاف یہودی سازش ہے جس سے پوری دنیا کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا گیا ہے ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ انٹرنیٹ امریکی کمپنی "امریکی آن لائن" نے اپنی طرف سے شرانگیز اور من گھڑت آیات بنا کر قرآن میں شامل کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔

روزنامہ جنگ، اشاعت ۱۲ اگست ۱۹۹۸

دوسرا باب

مندرجہ ذیل اوصاف حمیدہ کی معاذ اللہ نفی ہوتی ہے

۱۔ علم مبارک کی نفی (معاذ اللہ) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب کلی علم غیب ہیں۔ عالم نورانیت سے لے کر ابد تک کے حالات جانتے ہیں اور صحابہ کرام کو بتا دیا۔ ان واقعات کی تفصیل اگلے صفحات میں آئے گی۔

(الف) مفتی احمد یار خاں نعیمی فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے علم اور بے خبر جاننا منافقین کا طریقہ ہے۔ (سورۃ توبہ کی تفسیر)

(ب) نبی کے معنی ہر غیب و شہادت کی خبر رکھنے والا ہے۔ جن کی خبر رکھنے کا یہ حال ہے کہ جس خچر پر سوار ہو جائیں اس کی آنکھوں سے غیب کے حجابات اٹھا دیئے جائیں اور وہ قبر کا عذاب دیکھ کر مردے کی چیخ و پکار سن کر دو پاؤں پر کھڑا ہو جاوے (مشکواۃ باب التنزہ عن البول)

(ت) اگر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ان کی چادر۔ دوپٹہ کی جگہ اوڑھ لیں تو ان کی آنکھیں غیب کی نورانی بارش دیکھ لیں۔

(ث) جو مدینہ منورہ میں بیٹھ کر عرش و کرسی، لوح و قلم، جنت و دوزخ دیکھیں

۲۔ حاظر ناظر ہونے کی نفی: (معاذ اللہ) سعد بن معاذ کی شہادت، عرش کا ہلنا دیکھنا

۳۔ نورانیت کی نفی: (معاذ اللہ) نورِ مجسم پر نار کے افعال اثر انداز نہیں ہو سکتے

۴۔ اختیارات میں بے بسی: (معاذ اللہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مختار کمل ہیں۔

۵۔ جسم اقدس کے معجزہ ہونے کا انکار: (معاذ اللہ)

۶۔ چیونٹی کی سرادر کو تو لشکر سلیمان علیہ السلام کا پتہ لگ جائے تب ہی تو اس نے کہا "اپنے اپنے مساکن میں داخل ہو جاؤ کہیں تمہیں سلیمان اور اس کے لشکری پاؤں تلے کچل نہ دیں۔" حالانکہ لشکر میلوں دور تھا۔

۷۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کنویں اور اس کے اندر کا پتہ نہ لگا ایک سال تک (استغفر اللہ)

تیسرا باب

اللہ تعالیٰ نے علوم غیب کی عطا کے مختلف طریقے بتائے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وما کان لبشر ان یکلمه الله الا وحیا او من و رای حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنه مایشاء انه علی حکیم (۴۲ / ۵۱ الشوری) ضیاء القران)

ترجمہ :۔ اور کسی بشر کی یہ شان نہیں کہ کلام کرے اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ مگر وحی کے طور پر یا پس پردہ یا بھیجے کوئی پیغامبر (فرشتہ) اور وہ وحی کرے اس کے حکم سے جو اللہ تعالیٰ چاہے بلاشبہ وہ اونچی شان والا، بہت دانا ہے۔

تشریح :۔ اللہ تعالیٰ نے علوم کی عطا کے مختلف طریقے بتا دیئے۔

(الف) وحی کے طور پر (دل میں القا کرنا)

(ب) پس پردہ (جیسے کوہ طور پر موسیٰ علیہ سلام سے کی)

(ت) فرشتہ کے ذریعے (جبریل علیہ سلام کا جانا)

وحی کے معنی :۔ علماء کرام نے مختلف معنی بتائے ہیں

(الف) راز داری میں کسی کو کچھ کہنا۔

(ب) پوشیدہ طور پر کسی کو کوئی چیز بتا دینا اسی وجہ سے الہام کو بھی وحی کہتے ہیں۔

(ت) اشارہ کرنے اور لکھ کر کوئی چیز دینے کو بھی وحی کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں بھی تیسرے آدمی کو خبر نہیں ہوتی۔

وحی۔ جبریل علیہ سلام کے بغیر بھی

رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:۔ ان روح القدس نفث فی روعی۔

ترجمہ:۔ روح القدس نے یہ بات میرے دل میں ڈال دی (القاء)

بذریعہ الہام:۔ ۱۔ ہم نے موسیٰ کی والدہ کو وحی فرمائی یعنی (الہام کیا)
۲۔ آپ کے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی۔

حاصل کلام

رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس جبریل علیہ سلام کا آنا یا نہ آنا صرف شریعت کے تقاضوں کے تحت تھا۔ نہ کہ یہ بات کہ جب تک جبریل نہ آتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو علم نہ ہوتا تھا۔

بات بہت آسان فہم ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اور ہمارے آقا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خود علوم عطا فرمائے۔ بغیر جبریل کے واسطے کے اگلے صفحات میں بہت سی مثالیں بیان کی گئی جن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لوگوں کو باتیں بتا دیں حالانکہ اس وقت جبریل علیہ سلام نہ آئے تھے کہ اب یہ بتائیں بافلاں بات بتائیں۔

جادو کا پتہ نہ چلنے (٦ ماہ یا سال) والی بات

اللہ تعالیٰ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دل مبارک میں القاء کر دے جبریل علیہ السلام کو پتہ بھی نہ ہو کہ محب اور محبوب کے درمیان کیا راز و نیاز ہیں۔ اور یہاں مولوی صاحب کہتے ہیں کہ سال بعد دو فرشتے آئے اور پھر پتہ چلا وغیرہ وغیرہ

علم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مزید مثالیں خصوصا دلوں کی باتیں

۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب کلی علم غیب ہیں۔

۲۔ قیامت تک ہونے والے حالات کا ایسے بتایا۔ فرمایا: کانما انظر الی کفی هذه (میں ایسے دیکھ رہا ہوں جسے اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں قیامت تک ہونے والے واقعات)

۳۔ فرمایا: انی لا علم اخر اهل النار (مشکوہ ج ص ۴۴۹)

۴۔ جو عورت مدینہ منورہ سے خط لے کر مکہ مکرمہ جارہی تھی اس کے متعلق بتا دیا۔ اس کا پیچھا کیا گیا اور وہ پکڑی گئی اور خط ملا (بخاری)

۵۔ قیامت کے فتنوں کی خبر بتا دی۔

۶۔ یا جوج ماجوج کی دیوار فتح ہونے کی خبر دینا۔

۷۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رابعہ اسدی کے دل کی بات بتا دی۔

۸۔ کیا میں تم کو بتا دوں کہ تم کیا پوچھنے آئے ہو؟

۹۔ حضور علیہ السلام کا منافقوں کے بارے میں خبر دینا۔

۱۰۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو الدرداء کے اسلام لانے کی خبر دی۔

۱۱۔ بادل کو ملاحظہ فرما کر اس کے یمن میں برسنے کی خبر کے علاوہ دوسری خبریں۔

۱۲۔ خلفائے راشدین کی آمد سے قبل ان کو جنتی فرمانا۔

۱۳۔ **اسوہ عنسی** کے قتل کی خبر دی اور قاتل کا نام بھی بتایا۔

۱۴۔ حضور علیہ السلام نے ماکان ومایکون کی بابت فرمایا۔

۱۵۔ قیامت تک امت جو کچھ کریں گی اس کی خبر دینا۔

۱۶۔ حضور علیہ السلام کا فرمانا تم آج خیر پر ہو۔
لیکن اس کے بعد ایک دوسرے سے لڑو گے۔

۱۷۔ حیرہ میں شام و عراق کے فتح ہونے کی خبر دینا
۱۸۔ اللہ تعالی نے میرے لئے شام اور اہل شام کی کفایت کی ہے
۱۹۔ بیت المقدس اور اس کے ملحقہ علاقوں کے فتح کی خبر دینا
۲۰۔ فتح مصر اور وہاں رونما ہونے والے واقعات کی خبر دینا
۲۱۔ میری امت کے لوگ وسط دریا میں سوار ہو کر جہاد کریں گے
۲۲۔ مسلمانوں کی آئندہ دیگر فتوحات کی خبر دینا
۲۳۔ غزوہ ہند کی خبر دینا
۲۴۔ فارس و روم کی فتح کی خبر دینا۔
۲۵۔ قیصر و کسری کے خزانوں کی تقسیم اور ان کی ہلاکت کی خبریں
۲۶۔ خلاف راشدہ کے بعد ملوکیت کی خبر دینا
۲۷۔ حضور علیہ السلام نے خلفائے راشدین کی ترتیب کی خبر پہلے ہی دے دی تھی۔
۲۸۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کے بارے میں ارشاد کہ وہ دو سال رہے گی۔
۲۹۔ حضرت طلحہؓ کا دم واپس
۳۰۔ حضور علیہ السلام کا فرمان خلافت مدینہ میں اور بادشاہت شام میں
۳۱۔ بنو امیہ کی ملوکیت کے سلسلے میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا خبر دینا
۳۲۔ حکومت بنو عباس کی خبر دینا
۳۳۔ حضور علیہ السلام کا ارشاد خراسان سے سیاہ جھنڈے آکر قتال کریں گے۔
۳۴۔ حکومت ترکیہ کی خبر دینا
۳۵۔ حضرات فاروق و عثمان رضی اللہ عنہما کی شہادت کی خبر
۳۶۔ حضور علیہ السلام کا کوہ احد سے ارشاد کہ تجھ پر دو شہید ہیں
۳۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یوم الدار میں حضرت عثمان سے

۸۲۔ ازارقہ جہنم کے کتے ہیں

۸۳۔ فرقہ رفض، قدریہ، مرجیہ اور زنادقہ کی خبر دینا

۸۴۔ ام المومنین حضرت میمونہؓ کے مقام وفات کی خبر دینا

۸۵۔ اخصیار کے بارے میں ارشاد

۸۶۔ شرطی کی خبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی

۸۷۔ اس آگ کی خبر جو حجاز سے بلند ہو گی

۸۸۔ بصرے اور کوفے کے بارے میں ارشاد

۸۹۔ تعمیر بغداد کے بارے میں ارشاد

۹۰۔ امت کے اس گروہ کی جو تاقیامت حق پر رہے گا

۹۱۔ ہر صدی کے آغاز پر مجدد ہونے کی خبر دینا

۹۲۔ خروج دجال کی خبر دینا

۹۳۔ اخبار دیگر۔ حضرت قتادہ بن نعمان کو [illegible] گھر جاؤ تو تمہارے گھر [illegible] شیطان [illegible]

۹۴۔ قیامت کی نشانیوں کی خبر دینا اور خبر کے مطابق ان کا ظہور

۹۵۔ تجارت کی بہتات اور مال کی فراوانی قیامت کی نشانیاں ہیں

۹۶۔ قیامت اس وقت قائم ہو گی جب ہر قبیلے کا سردار منافق ہو گا

۹۷۔ امت جب ۶ چیزوں کو حلال جان لے گی تو اس کی ہلاکت لازمی ہو گی

نوٹ :۔ تفصیل خصائص کبری میں دیکھیں (از علامہ جلال الدین سیوطیؒ)

اور

کیا کیا بتاؤں تمہیں مولوی صاحب

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیکھنا چہرے کو
قال انی لاری علی وجہ سفعہ من الشیطان

ترجمہ :۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کے چہرے پر میں شیطان کی خارش کے دھبے دیکھتا ہوں۔ (محدث کبیر امام ابو یعلی نے حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی اور صاحب ابریز نے اپنی کتاب میں نقل فرمایا ہے)

حدیث :۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ایک بڑا ہی عابد و زاہد نواجون تھا ہم نے ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تذکرہ کیا۔ ایک دن و اچانک سامنے آگیا جیسے ہی اسیر نظر پڑی ہم نے حضور کو خبر دی یہ وہ ہی نواجون ہے حضور نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا اس کے چہرے پر میں شیطان کی خارش کے دھبے دیکھتا ہوں۔ اتنے وہ حضور کے قریب آیا اور سلام کیا حضور نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا یہ بات صحیح نہیں کہ تو ابھی اپنے دل میں یہ سوچ رہا تھا کہ تجھ سے بہتر یہاں کوئی نہیں۔ اس نے جواب دیا ہاں اس کے بعد وہ مسجد کے اندر داخل ہوا حضور نے آواز دی کہ کون اسے قتل کرتا ہے۔ حضرت ابوبکر نے جواب دیا کہ میں جب اس ارادہ سے مسجد کے اندر گئے اور اسے نماز پڑھتا دیکھ کر لوٹ آئے اور اپنے دل میں خیال کیا کہ ایک نمازی کو کیسے قتل کروں۔ (جبکہ حضور نے نمازی کے قتل سے منع کیا ہے۔) پھر حضور نے آواز دی کون اسے قتل کرتا ہے۔ حضرت عمر نے جواب دیا میں جب وہ مسجد کے اندر گئے تو اس وقت وہ سجدے کی حالت میں تھا وہ بھی اسے نماز کی حالت میں دیکھ کر حضرت ابوبکر کی طرح واپس آگئے۔ پھر حضور نے آواز دی کون اسے قتل کرتا ہے۔ حضرت علی نے جواب دیا میں حضور نے فرمایا تم اسے ضرور قتل کر دو گے۔ بشرطیکہ وہ تمہیں مل جائے۔ لیکن جب حضرت علی مسجد میں داخل ہوئے تو وہ جا چکا تھا۔

حضور نے ارشاد فرمایا اگر تم اسے قتل کر دیتے تو میری امت کے جملہ فتنہ پروازوں میں سے یہ پہلا اور آخری شخص ثابت ہوتا۔ میری امت کے دو افراد بھی آپس میں کبھی نہ لڑتے۔ (ابریز شریف ص ۲۷۷) (تبلیغی جماعت احادیث کی روشنی میں علامہ ارشد القادری کی کتاب سے ماخوذ)

کچھ سمجھے۔ مولوی صاحب

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے چہرے دیکھ کر اس کی اصلی شکل بتا دیں، اور تم کہتے ہو کہ سال بھر اس یہودی ۔سید کی جادو کی کارروائی کا پتہ ہی نہ چلا۔

اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔

فرمان حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

ان عینی فی اللوح الحفوظ ۔ بیشک میری آنکھ لوح محفوظ میں دیکھتی ہے۔

نکتہ :۔ یہ ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک امتی غوث کی طاقت۔ ان کی آنکھ نہ ہوئی بلکہ لوح محفوظ ہی ہو گئی۔

انسانوں کی مسخ شدہ شکلیں (بندر اور خنزیر جیسی) دیکھنا

(رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلامان یعنی اولیائے کرام دیکھ لیتے تھے)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، آپ جب جمعہ کی نماز کے واسطے جامع مسجد تشریف لے جاتے تو عمامہ آنکھوں تک باندھتے تھے ایک شخص نے اس کا سبب دریافت کیا تو آپ نے اپنی ٹوپی اس کے سر پر رکھ دی وہ شخص بے ہوش ہو گیا ہوش میں آنے کے بعد اس نے بتایا کہ جامع مسجد میں پانچ چھ ہزار آدمیوں میں صرف سو سوا سو آدمیوں کی شکل آدمی کی تھی باقی کوئی بندر کوئی ریچھ کوئی کسی اور جانور کی شکل میں تھا، آپ نے اس آدمی سے فرمایا کہ یہی سبب ہے کس کی طرف دیکھیں۔

سوال یہ ہے :۔ لبید نامی یہودی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کر کے جسم اقدس کو ایذا پہنچائی اور ظلم کیا۔ تو ایسے شخص کی شکل (عالم کشف میں) بندر اور خنزیر جیسی ہو جانی چاہئے تھی بلکہ یقینی طور پر ہو گئی ہو گی (روایت سحر کو بالفرض برائے بحث مانا جائے)

اب ایک طرف تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی عالم کشف میں ایسے لوگوں کی اصلی اشکال دیکھ لیں۔ تو کیا سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ حاضر و ناظر ہیں۔ صاحب کلی علم غیب ہیں۔ مختار کلی ہیں تمام کائنات کو ایسے دیکھ رہے ہیں جیسے اپنی ہتھیلی مبارک کو قیامت تک ہونے والے واقعات سب کو بتا دیئے اس کافر ظالم کی اصلی شکل نہ دیکھ سکے (معاذ اللہ) یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخفی رہی۔

جواب :۔ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ پھر ان تمام اوصاف حمیدہ کی نفی ہوتی ہے۔ (معاذ اللہ)

اولیائے کرام کا دلوں کی باتیں بتانا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی اولیائے کرام دلوں کی باتیں بتا دیتے ہیں۔

۱۔ حضرت مولانا شمس الدین محمد یحیی حضرت چراغ دہلوی کے مرید مولانا سلیمان ایک مرتبہ جمعہ کی نماز کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کتابت میں مصروف تھے مولانا سلیمان کے دل میں خیال آیا کہ جمعہ کی نماز کے بعد مشائخ کے واسطے مشغولی کا وقت ہوتا ہے یہ کیسے بزرگ ہیں کہ کتابت میں مصروف ہو گئے آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا کہ اے سلیمان میں اس سے بھی خالی نہیں ہوں۔

۲۔ اس کے علاوہ اولیائے کرام کے سینکڑوں واقعات ہیں۔

عام جسمانی عوارض۔ بخار۔ زخمی ہونا وغیرہ (بحکم الہی)

(الف) جادو سے متاثر ہوئی حالت کو دوسرے جسمانی عوارض مثلاً بخار ہو جانا۔ جسم اقدس کا زخمی ہونا۔ خون بہنا وغیرہ سے مطابقت نہ دیں۔ یہ کام بحکم الہی ہوتے تھے جبکہ جادو شیطان کا عمل ہے جس سے اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معصوم اور محفوظ رکھا ہے۔

(ب) عام حالات میں بھول جانا یعنی نماز میں کتنی رکعتیں پڑھیں وغیرہ صرف بحکم الہی تھا کہ امت کی تعلیم ہو جائے اور امت کو کوئی سہولت یا رعایت مل جائے اس بھول کو جادو والی روایت میں مذکور شدہ بھول سے نہ ملائیں۔ اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں

روایت کے جادو کے کرداروں کا اقرار علم نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

یہ مقام غور ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے "علم مبارک" کا اقرار "جادو کرنے والے کردار" بھی کر رہے ہیں۔ اس من گھڑت کہانی میں سچائی چھپ نہیں سکی۔ ملاحظہ ہو۔

لبید کی بہن اپنی بہنوں کے پاس پہنچی اور ان سے اس کا ذکر کیا ایک نے کہا اگر وہ نبی ہوں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا اور اگر نبی نہ ہوئے تو یہ سحر (ان کے دشمنوں کو) دیوانہ کر دے گا اور ان کی عقل جاتی رہے گی۔

نکتہ :۔ روایت سحر میں جو آیا ہے کہ اس جادو کے اثر کا چھ ماہ یا سال تک پتہ نہیں چل سکا۔ گویا کہ روایت، علم نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی نفی کر رہی ہے اور وہ بھی شرط نبوت کے ساتھ۔

آگاہ ہو جاؤ :۔ سحر کی روایت کا ڈائریکٹ حملہ "نبوت" پر ہے۔

حاصل کلام

۱۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم صاحب کلی علم غیب ہیں۔ حاضر و ناظر ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے کچھ بھی چھپا نہیں ہے۔
۲۔ دشمنوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے علم مبارک کا اعتراف کیا۔

زینب یہودیہ کا علم نبی ﷺ کا اعتراف اور اقرار

(جو واقعہ ہوا وہ سیرت کی کتابوں میں لکھا ملتا ہے)

جیسا کہ جادو والی کہانی گھڑنے والوں نے لکھا ہے کہ یہ واقعہ محرم ۷ھ کو ہوا جب حضور ﷺ صلح حدیبیہ سے واپس ذی تعد ۶ھ میں مدینہ منورہ تشریف لائے۔ اب ہم تاریخ کے اوراق پلٹتے ہیں تو محرم ۷ھ سے واقعات کا جائزہ لیتے ہیں۔ سب سے پہلا بڑا معرکہ غزوہ خیبر آتا ہے۔ جس کی تفصیل انشاء اللہ بعد میں آئے گی۔ کیونکہ تنقیدی نظر سے یہ جائزہ لینا ہو گا کہ آیا جادو زدہ' ہستی (معاذ اللہ) اتنے اہم اور دور دراز علاقے میں جنگ کے لئے جا سکتی تھی یا نہیں۔ کیونکہ ذہنی حالت۔ یادداشت نظر کی مضبوطی وغیرہ جنگ لڑنے کے لئے بہت اہم عناصر ہیں۔ اس وقت صرف یہ بتانا ضروری ہے کہ غزوہ خیبر کے دوران جو واقعہ پیش آیا وہ کیا تھا۔

۲۔ زینب نامی یہودیہ نے حضور ﷺ کے لئے جو گوشت تیار کیا اس میں زہر ملا دیا آپ ﷺ نے صرف اسے چبایا نگلا نہیں (ایک صحابی بشیر بن براء نے نگل لیا اور شہید ہو گیا) اب آقا ﷺ کا علم مبارک ظاہر ہونا تھا کیونکہ آپ ﷺ صاحب کلی علم غیب ہیں۔ فرماتے ہیں اسے تھوک دو۔ یہ ران کہتی ہے کہ اس میں زہر ملا دیا گیا ہے (مدارج النبوت) کوئی سوال کر سکتا ہے کہ اگر علم تھا تو پھر چبانا نہیں تھا۔ اس کے دو جواب ہیں۔ پہلا یہ کہ آقا ﷺ کے وصال مبارک کا سبب یہ زہر بنا تھا تاکہ آپ ﷺ کو سری شہادت کا شرف ہو۔ دوسرا یہ کہ ہر چیز آپ ﷺ کی مطیع ہے اس لئے گوشت کی ران بول پڑی۔

۳۔ اب اصل اور اہم بات کی طرف آتے ہیں وہ یہ ہے کہ جب اس یہودیہ سے پوچھا گیا کہ تم نے یہ حرکت کیوں کی تو اس نے جواب دیا کہ ہم نے سوچا کہ اگر آپ بادشاہ ہیں تو اس زہر کے اثر سے ہلاک ہو جائیں گے اور ہمیں نجات مل

جائے گی اور اگر آپ نبی ہیں تو زہر کا علم آپ کو ہو جائے گا (طبقات ابن سعد) بعض روایات میں ہے کہ اس نے کہا پیغمبر ہے تو زہر اثر نہ کرے گا (سیرت النبی شبلی نعمانی)

نتیجہ :۔ اگر جادو والی روایت کو مانا جائے جو کہ محرم ۷ھ میں بتائی جا رہی ہے تو جادو کے اثر کی وجہ سے یہ کیسے ممکن ہے کہ تین چار ماہ بعد حضور ﷺ غزوہ خیبر میں جنگ بھی لڑ رہے ہیں اور معجزات و علوم مبارک کی ذو فشانیاں بھی ہو رہی ہیں جبکہ اس جادو والے قصے نے تو (معاذ اللہ) جو حالت بتائی ہے اس کے مطابق جنگ۔ معجزات و علوم وغیرہ سب معدوم ہو جاتے تو معلوم ہوا کہ جادو کی یہ من گھڑت کہانی جھوٹی ہے۔ خلاف عقل ہے اور گھڑنے والوں نے اپنی کم عقلی کی وجہ سے اس کا وقت غلط تعین کیا جس سے ظاہر ہو گیا کہ یہ قصہ باطل اور مردود ہے۔

یاد رہے :۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کی ذات اقدس اور اوصاف حمیدہ کی حفاظت کرتا ہے۔

چھٹا حصہ

حرف آخر

۱۔ جادو شیطانی عمل ہے۔ (فرمان رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)

۲۔ رسول کریم کا جسم اقدس اور اس کے ہر اعضائے مبارک معجزہ ہیں جو نہ مانے وہ توہین رسالت کا مرتکب ہے۔

۳۔ چونکہ معجزہ جادو سے افضل ہے اس لئے جادو کے اثر کا ہونا جسم اقدس پر ناممکن ہے اور جو جادو کا اثر جسم اقدس پر مانے تو پھر وہ سمجھتا ہے کہ جادو معجزہ سے افضل ہے اور یہی سب سے بڑی گمراہی کی بات ہے۔

۴۔ کفار و مشرکین و یہود نے بارہا جادو ٹونے کئے کہ رسول کریم کے فرائض منصب رسالت کو منقطع کر دیں (نعوذ باللہ) لیکن ان کا کوئی اثر نہ ہوا تھا۔

۵۔ جادو انبیاء کرام کے گروہ پر اثر نہیں کر سکتا بلکہ اولیاء کرام پر بھی جادوگر جادو کرتے تھے مگر ناکام ہو جاتے تھے۔ حضرت داتا گنج بخشؒ اور حضرت معین الدین چشتیؒ پر جادوگروں نے بہت وار کئے مگر اثر نہ ہوا۔

۶۔ اگر کوئی رسول کریم کو مسحور مانتا ہے تو پھر وہ کفار و مشرکین کے الزام "ساحر" ہونے کی تصدیق کرتا ہے۔ اس سے بڑی بدبختی اور کیا ہو گی۔

۷۔ شیطان نے بھی اقرار کیا تھا کہ اس کا داؤ اللہ تعالیٰ کے مخلص بندوں پر نہیں چلے گا۔

۸۔ جادوگر جہاں سے بھی آئے یعنی جتنے بھی داؤ آزمائے وہ انبیاء کرام پر اور خصوصاً سید الانبیاء کے جسم اطہر پر جادو اثر نہیں کر سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ خود ان کی عصمت کی حفاظت کرتا ہے۔ اولیائے کرام محفوظ ہوتے ہیں۔

۹۔ عام دنیاوی عوارض مثلاً بخار، زخمی ہونا وغیرہ حکم الٰہی سے ہوتے ہیں اور ان کا پتہ فوراً چل جاتا ہے۔ لیکن جادو کے اثرات چونکہ شیطانی عمل سے ہیں اس

لئے ان کا فوراً پتہ نہیں چلتا۔ اس لئے ان کی آپس میں مطابقت نہیں کرنی چاہیئے۔

۱۰۔ نبی کبھی خوفزدہ نہیں ہوتا (قرآن حکیم لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون)

۱۱۔ نبی کے خیال پر جادو کا اثر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خیال دل کی آواز ہے۔

۱۲۔ رسول کریم ﷺ کے قلب اقدس، عقل و سوچ پر جادو کا اثر اس لئے نہ ہوا تھا۔ کہ آپ ﷺ رسول ہیں۔ یہی وجہ تمہاری سمجھ میں نہیں آرہی۔

۱۳۔ جسم اقدس پر جادو کا اثر مان لینے سے رسول کریم ﷺ کے علم مبارک، حاضر ناظر ہونا، اختیارات، نور ہونا اور بہت سے اوصاف حمیدہ کی معاذ اللہ نفی ہوتی ہے۔

۱۴۔ رسول کریم ﷺ سید الانبیاء ہیں اور اس وصف کی توہین کر کے ایمان نہ گنوائیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جادو اثر نہ کرے بلکہ ان کے عصا پر جادو اثر نہ کرے اور ادھر تم آپ ﷺ پر جادو کا اثر مان کر فضیلت کی توہین کے مرتکب ہوتے ہو۔

۱۵۔ زیر بحث جادو کی کہانی سے متاثر ہو کر فوراً فتویٰ دینے والے علماء حضرات کو مخلصانہ مشورہ ہے کہ دماغ سے کام لیں اور رسول کریم ﷺ کے جسم اطہر کا معجزہ ہونے کا انکار کر کے خسارے کا سودا نہ کریں۔ (ضد کر کے کچھ حاصل نہ ہو گا)

حصہ ششم

سوالات

پھر غور کریں!

۱۔ کیا جادو رحمانی فعل ہے؟

۲۔ کیا جادو معجزہ سے افضل ہے؟

۳۔ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس کے اعضائے مبارک معجزہ نہیں؟ (معاذ اللہ)

۴۔ اگر جسم اقدس اور اعضائے مبارک معجزہ ہیں تو پھر جسم اقدس کے اعضاء مبارک پر جادو کا اثر ماننے سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ جادو معجزہ سے افضل ہے (معاذ اللہ)

۵۔ اگر جادو معجزہ سے افضل نہیں تو کیا پھر رسول کریم کے جسم اقدس کے اعضائے مبارک پر جادو کا اثر ہونے ماننے سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس کی توہین کا ارتکاب نہیں ہوتا

۶۔ کیا جسم اقدس جو کہ معجزہ ہے پر جادو کر اثر مان کر اس کے معجزہ ہونے سے انکار نہیں اور قرآنی ایات سے تعارض نہیں (جیسا کہ قرآن میں اپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکمل جسم اقدس کو معجزہ قرار دیا ہے) (برھان)

۷۔ اگر یہود و کفار و مشرکین جادو کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس کو اذیت دے سکتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حافظہ مبارک نظر مبارک و دیگر اوصاف کو متاثر کر سکتے تھے تو کیا یہ بڑا آسان طریقہ نہ تھا کہ ہر مقررہ مدت کے بعد وہ بار بار جادو کرتے رہتے اور اپنے مخصوص مقاصد (یعنی فرائض رسالت میں انقطاع) میں کامیاب نہ ہو سکتے تھے۔

۸۔ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسحور کہنے سے (معاذ اللہ) کفار کے الزام ساحر' ہونے کی تصدیق نہیں ہوتی (نقل کفر کفر نہ باشد)

۹۔ جو آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے "مسحور" ہونے کو نہ مانے اسے گمراہ کہا جاتا ہے اب سوال یہ ہے کہ جو مسحور' مانے تو اسے کیا کہیں گے؟ یاد رہے قرآن پاک نے فرمایا ہے۔ وقال الظلمون ان تتبعون الا رجلا" مسحورا" انظر کیف ضربوالک الامثال فضلو فلا یستطیعون سبیلا (الفرقان)

۱۰۔ رسالت و بشریت جدا جدا نہیں ہیں۔ افعال بشریت کو سنت' یعنی طریقہ کہتے ہیں۔ اگر کوئی رسالت و بشریت کو علیحدہ علیحدہ جائے۔ تو پھر سنت' پر عمل کرنا کس بنا پر ضروری ہوتا ہے؟ اور پھر کیا (معاذ اللہ) سنت' بے معنی ہو کر نہیں رہ جاتی؟ (شاید آپ کو پتہ نہیں کہ یہود نصاری میں رسالت اور بشریت کا علیحدہ علیحدہ تصور ہے)

۱۱۔ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو انبیاء کرام کے شہنشاہ ہیں اور افضل ترین ہیں کیا اس روایت کو درست تسلیم کرنے سے یہ فضیلت (معاذ اللہ) ختم نہیں ہوتی؟ جب کہ بنی اسرائیل کے نبی حضرت موسی علیہ سلام تو جادو کے اثر سے (جو فرعون کے جادو گران بلاواسطہ یعنی Direct کرتے تھے) محفوظ رہتے ہیں

۱۲۔ کیا تمہیں پتہ ہے اس غلط روایت کا جو نتیجہ نکلا ہے کہ آج کل قادیانوں نے انٹرنیٹ پر قرآن میں تحریف کر کے پوری دنیا کو غلط قرآن دکھانے کی جسارت کر رہے ہیں۔ وہ اس روایت کے اس حصے یعنی "نہ کیے ہوئے کام کو کیا ہوا خیال کرتے تھے" کی بنا پر کر رہے ہیں پھر تم لوگ کس بناء پر دعوی کرتے ہو کہ تمہارا قران مکمل ہے۔ ہو سکتا ہے کہ مسحوریت کے زمانہ میں جو وحی تمہارے پیغمبر پر اتری ہو وہ انہوں نے لوگوں کے سامنے بیان ہی نہ کی ہو اور یہ سمجھتے رہے ہو کہ میں بیان کر چکا ہوں (معاذ اللہ) تو بتائیے اس کا کیا جواب ہے محض یہ کہہ دینے سے کہ توبہ توبہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہوا تھا تو اس سوال کا جواب نہیں دیا جا سکتا جب تک یہ ثابت نہ کر دیا جائے کہ ایسا ہونا (مسحور) ممکن ہی نہیں کیونکہ ہمارے آقا علیہ السلام کا جسم اقدس بھی معجزہ ہے اور معجزہ پر جادو اثر نہیں کر سکتا۔

۱۳۔ کیا سورۃ الفلق اور الناس مکی سورتیں ہیں؟ ہاں محققین نے تو چاروں "قل" مکی بتائے ہیں جو کہ اس کے اسلوب کے لحاظ سے درست ہیں۔

۱۴۔ جادو تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امت کے اولیاء پر اثر نہ کرے جیسا کہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کے اجسام اقدس پر جادوگر جادو کر کر کے ناکام ہو گئے اور بالاخر اسلام لا کر تابعدار ہو گئے بیعت کر لی کیا یہ ممکن ہے کہ اولیائے کرام میں اتنی طاقت ہوتی ہے۔

کیا تمہیں پتہ ہے کہ

۱۵۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ عینی فی اللوح محفوظ میری آنکھ لوح محفوظ دیکھتی ہے اور جادو والی روایت کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جادو ہونے کا پتہ ایک سال تک نہ چلے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔

۱۶۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ عام دنیوی عوارض جیسے بخار، زخمی ہونا وغیرہ کا تو فوراً پتہ چل جائے اور جادو کے اثرات جن کو ان عوارض سے مطابقت دیتے ہو۔ ان کا سال بھر پتہ نہ چلے۔

۱۷۔ کیا نبی خوفزدہ ہو سکتا ہے؟

۱۸۔ کیا نبی کے ذہن پر جادو کا اثر ہو سکتا ہے۔

۱۹۔ جادو کا اثر ماننے سے کن کن قرآنی آیات اور احادیث پاک کی نفی ہوتی ہے۔

۲۰۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل، ذہن و عقل پر جادو کا اثر نہ ہوا تھا۔ کیا آپ اس کی وجہ بتا سکتے ہیں؟ (یہ بات کیسے درست ہے)

۲۱۔ نبوت و بشریت کو کیوں جدا جدا کہتے ہو؟ (یہ تو یہود و نصاریٰ کا عقیدہ ہے۔)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس پر جادو کا اثر ماننے والو سنو

۱۔ قوت بصارت

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں (۱) میں جس طرح آگے دیکھتا ہوں اسی طرح پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔ (۲) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دن کے اجالے اور رات کی تاریکی میں بھی یکساں دیکھتے تھے۔ (۳) میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے۔ (۴) میں قیامت تک ہونے والے واقعات ایسے دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو۔

اور تم کہتے ہو:۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بینائی کمزور ہو گئی تھی (استغفراللہ ۔ نقل کفر کفر نہ باشد)

۲۔ علم مبارک

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں (۱) انی لاعلم اخر اهل النار (۲) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب کلی علم غیب ہیں۔ لوگوں کو ان کے دلوں کے باتیں بتاتے رہے۔ (۳) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ کچھ چھپا ہوا تھا اور نہ ہے۔ لیکن

تم کہتے ہو:۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم گھٹتا جا رہا تھا اور انہیں پتہ نہیں چلتا تھا کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ (استغفراللہ ۔ نقل کفر کفر نہ باشد)

۳۔ حاضر و ناظر

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر و ناظر ہیں۔ لاتعداد واقعات ملتے ہیں جب آپ لوگوں کو وہ چیزیں بتا دیتے تھے جو بظاہر نظر نہ آتی تھیں۔ عرش کا ہلنا، آسمانوں کے دروازوں کا کھلنا، فرشتوں کی حرکات دیکھنا، سب آپ صلی اللہ علیہ

و آلہ وسلم کے سامنے۔

تم کہتے ہو:۔ کہ جادو کا سامان ایک کنویں میں پتھر کے نیچے اس یہودی نے رکھا تھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سال یا ٦ ماہ تک وہ نظر نہ آیا تھا اور نہ جان سکے (استغفراللہ ۔ نقل کفر کفر نہ باشد)

۴۔ اختیارات

آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مختار کل ہیں۔

تم کہتے ہو بلکہ ثابت کرتے ہو:۔ جیسی حالت بتاتے ہو اس سے بے اختیاری کی کیفیت ثابت ہوتی ہے۔ جیسا کہ جسم گھٹتا جا رہا تھا اور انہیں اس پر کوئی اختیار نہ تھا جس کی وجہ سے وہ جان نہ سکے تھے کہ انہیں کیا ہو رہا ہے۔ (استغفراللہ نقل کفر کفر نہ باشد)

۵۔ بال مبارک

بال مبارک معجزہ ہے آج بھی بڑھ رہا ہے۔ اس کی توہین کفر ہے۔

تم کہتے ہو:۔ جادو کے اثر سے بال جھڑ گئے تھے (استغفراللہ نقل کفر کفر نہ باشد) اس انداز سے بالوں کا ذکر کرنا توہین ہے۔

یادداشت مبارک

یادداشت کا تعلق ذہن سے ہے۔

تم کہتے ہو:۔ یادداشت متاثر ہوئی تھی۔ نہ کئے ہوئے کام کو خیال کرتے تھے کہ کیا ہوا ہے۔ (استغفراللہ) لیکن کبھی پھر متضاد بات کہتے ہو کہ عقل پر جادو نے اثر نہ کیا تھا۔

اگر عقل۔ قلب و اعتقاد پر اثر نہ ہوا تھا

کیوں نہ ہوا، یہی تو بات ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نبی ہیں اس لئے جادو نے عقل، قلب و اعتقاد پر اثر نہ کیا تھا۔ یہی تو دلیل ہے کہ جادو رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اثر انداز نہ ہوا تھا۔ جس کا تم اقرار بھی کرتے ہو۔

پھر کیوں ضد کرتے ہو

کہ جادو کا اثر ظاہری اجزا پر ہوا تھا۔

حالانکہ جادو کا اثر:۔ ذہن و قلب کو اپنی گرفت میں لیتا ہے اور جادوگر جس کو مسحور کرتا ہے ایسے شیطانی افعال کا پابند بنا لیتا ہے۔ ذکر الٰہی سے دور کر لیتا ہے۔

ساحر ہی "جادو زدہ" ہوتا ہے

وہ اس طرح کہ جب ساحر سوتا ہے تو اس کا جادو ختم ہو جاتا ہے اور اگر اس پر جادو کیا جائے تو وہ جادو زدہ ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس انبیائے کرام پر سوتے ہوئے بھی جادو اثر انداز نہیں ہوتا۔ جادوگران فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ سلام پر سوتے ہوئے جادو کے وار کئے تھے لیکن ناکام رہے اور پھر اعتراف کیا کہ موسیٰ نبی ہیں اس لئے جادو نے اثر نہیں کیا۔

کفار و مشرکین نے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو "ساحر" کہا

اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جسم اقدس کے ظاہری اعضاء پر جادو کا اثر ہونے کو ثابت کرو گے تو اس طرح تم رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو (معاذ اللہ) ساحر بناؤ گے اور اس طرح کفار و مشرکین کا الزام کہ آپ "ساحر ہیں" کی تصدیق (معاذ اللہ) کرو گے۔

تمہیں پتہ نہیں کہ

۱۔ جسم اقدس معجزہ ہے بلکہ ہر اعضاء مبارک معجزہ ہے

۲۔ جادو شیطانی فعل ہے (یہ فرمان رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے)

۳۔ معجزہ جادو سے افضل ہے کیونکہ معجزہ نور ہے اور جادو ظلمت ہے

۴۔ جادو کا اثر ثابت کرنے سے جسم اقدس میں عیب کا پہلو نکلتا ہے (معاذ اللہ) اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہر عیب سے پاک ہیں۔

۵۔ جسم اقدس کا تعلق نبوت سے ہے۔ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں

۶۔ نبوت کی نشانیاں جسم اقدس کے اعضائے مبارک سے ہی معجزات کی صورت میں ظاہر ہوئیں۔ انگلی مبارک سے چاند شق کرنا سورج کا پلٹنا' آنکھ مبارک' کان مبارک سے معجزات ظاہر ہوئے۔

۷۔ چنانچہ بشریت اور نبوت جدا جدا نہیں۔ (یہود و نصاریٰ کے دین میں جدا جدا ہیں)

۸۔ اسی وجہ سے اگر بشریت میں عیب نکالو گے تو اس کی زد نبوت پر توہین نبوت کی صورت میں پڑے گی۔ (معاذ اللہ)

۹۔ جسم اقدس جادو کے اثر سے معذور ہو جائے (معاذ اللہ) تو پھر معجزات کی فضیلت ختم ہو جائے گی (استغفراللہ)

۱۰۔ جسم اقدس پر جادو کے اثرات سے ہونے والی بیماریوں کو عام بیماریوں مثلاً سر درد' بخار' خون بہنا وغیرہ سے تشبیہ دینا غلط ہے وہ اس لئے کہ عام بیماریاں حکم الٰہی سے ہوتی تھیں نہ کہ جادو کے اثر سے یہی بات ہے جو تمہاری سمجھ میں نہیں آتی۔

۱۱۔ اللہ تعالیٰ کو تو اپنے حبیب کے جسم اقدس پر مکھی کا بیٹھنا گوارا نہیں۔ تم جادو کے اثر کی بات کرتے ہو۔

عرض ساقی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کرنل محمد انور مدنی مدظلہ صحیح العقیدہ سنی عالم ربانی ہونے کے ساتھ ساتھ

جس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان

کی عملی تصویر چہرے پر سجی سنت کے مطابق داڑھی شریف شب زندہ دار' وقت اور وعدے کا پابند ۵۸ سال کی عمر میں بھی جوانوں کی طرح چاک و چوبند' اخلاق اور تہذیب کا آدمی' اسلاف کی یادگار' پرانے حلیے میں نیا آدمی' جتنا پرانا اتنا نیا' جتنا نیا' اتنا پرانا

موصوف قلم کے پیچھے نہیں بھاگتا بلکہ قلم اس کے پیچھے دوڑتا ہے۔ لکھنا اس کا دھندہ نہیں' درد ہے یہ کتاب اسی درد کا اظہار ہے۔ موصوف بہت بلند بخت اور ارفع نصیب ہے کہ اسے مسلسل میرے حضور ﷺ کی نعت میسر ہے۔ یہی سعادت۔

مفکروں کے فکر کی کشود ہے
جذبوں کی معراج ہے
مذاہب کا مقصود ہے
ادیان کی روح ہے
عبادتوں کی اساس ہے

دانش' دین' فکر' فن اس وقت تک خلا میں رہتے ہیں جب تک ان کا موضوع اور مرکز میرے حضور ﷺ کی ذات نہ بن جائے۔

بہت سا وقت قلم گھسنے میں لگتا ہے تب جا کے یہ آہنگ بنتا ہے جو موصوف کی تحریر کا آہنگ ہے کہ

لفظ جب تک وضو نہیں کرتے
ہم تیری گفتگو نہیں کرتے

کرنل موصوف کا کوئی کام بھی درد کی گہرائی سے خالی نہیں ہوتا موصوف کی فکر ایک مصلح کی ہے وہ جانتا ہے کہ عام نوجوان رسول کریم ﷺ سے ٹوٹ کر محبت کرتا ہے اس لئے اس کی مخلصانہ کوششوں ، اس کی بے تاب تحریروں اس کی حرارت ماب کتابوں کا مخاطب یہی نواجون ہے کیوں کہ وہ جانتا ہے۔

میر سپاہ ناسزا ہو تو لشکریاں شکستہ صف کی تصویر بن جاتے ہیں۔

موصوف اپنی کتب کو خوشبوئے رسول ﷺ قرار دیتا ہے اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ خوشبو کو کوئی روک لگے یا خوشبو سے کوئی اعراض کرے۔ پھر محبت رسول کی خوشبو وہ تو خود راستہ بنالیتی ہے عاشقوں کے مشام جاں تک۔

موجودہ کتاب کی دوسری اشاعت آپ کے ہاتھوں میں ہے جس میں متعلقہ موضوع کے تمام گوشے سمٹ آئے ہوں۔

اس کتاب پر تنقیدی نقطہ نظر سے بھی لکھا گیا ہے اور تعریفی بھی لیکن افسوس کہ تنقید کے لئے کتاب کی بجائے کرنل صاحب کی ذات کو موضوع سخن بنایا گیا ہے جس کا جواب لکھنا میرے نزدیک وقت کا ضیاع ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف کے قلم سے ایسی خوشبوئیں مزید بکھرے آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

محمود احمد ساقی لاہور

بندہ رسول کریم ﷺ کرنل (ر) محمد انور مدنی کی تالیفات

۱۔ صاحب کلی علم غیب　　۲۔ حاکم کائنات (محمد رسول اللہ ﷺ)

۳۔ اصل الموجودات　　۴۔ الزام شرک اور عشق مصطفیٰ ﷺ

۵۔ اللہ تعالیٰ کی تلاش اور اختیارات مصطفیٰ ﷺ

۶۔ کلی ایمان (مسٹر اسماعیل دہلوی کی تقویۃ الایمان کے رد میں)

۷۔ سورہ والضحیٰ (محبوب ﷺ کو یکتا پایا اور تمام انسانیت کو آپ ﷺ کے ذریعے ہدایت بخشی)

۸۔ سورہ عبس (اللہ تعالیٰ کا طرز گفتگو۔ عابس کافر ہے نہ کہ آقا ﷺ)

۹۔ دربار رسول اللہ ﷺ کے ۲۱۲ فیصلے (عدلیہ کے لیے صراط مستقیم)

۱۰۔ عیدوں کی عید (عید میلاد النبی ﷺ)

۱۱۔ "لذنبک" (ذنب بمعنی گناہ کر کے رسول کریم ﷺ کی طرف نسبت و اضافت کرنا سنگین بے ادبی اور گستاخی ہے۔ (جتنی چاہیں تاویلیں کریں)

۱۲۔ نکاح خوان رسول کریم ﷺ (حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۳۔ رسول کریم ﷺ پر جادو کا اثر نہ ہوا تھا

ا۔ شہنشاہ انبیاء ﷺ پر جادو اثر نہیں کر سکتا کیونکہ یہ عقلاً، نقلاً اور قرآن مجید کے اعجاز کے خلاف ہے۔ آپ ﷺ کا جسم اقدس معجزہ ہے۔

ب۔ رسول کریم ﷺ کے امتی اولیاء کرام حضرت معین الدین چشتی اجمیری کی جوتی نے جادوگر جے پال کو مار مار کر آپ کے قدموں میں لا گرایا تھا۔ پھر ناکامی کے بعد بالآخر مسلمان ہو گیا اور آپ کی بیعت کر لی تھی۔ ج۔ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کا مقابلہ کرنے والا جادوگر رائے راجو ناکامی کے بعد بالآخر مسلمان ہو گیا۔

د۔ نبوت و ولایت کا نظام اللہ تعالیٰ نے کائنات چلانے کے لیے بنایا ہے۔ شیطان اس نظام کو درہم برہم نہیں کر سکتا۔ جادو شیطانی عمل ہے۔

۱۴۔ زیارت قبر سیدہ صادقہ امینہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں اپنی ماں کی بشارت ہوں)

نوٹ: کتب حاصل کرنے کے لیے ۲۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ فی کتاب ارسال فرمائیں۔ کیونکہ کتب بذریعہ رجسٹری بھیجی جاتی ہیں۔ شکایات ملی ہیں کہ بغیر رجسٹری کتب منزل مقصود تک نہیں پہنچتیں۔

P.O.Box No. 11050 L.C.C.H.S. Lahore Cantt.54792

بندۂ رسول کریم ﷺ کرنل (ر) محمد انور مدنی کی زیر طبع کتب

۱۔ حاضر و ناظر رسول کریم ﷺ ۲۔ آباء و اجداد رسول کریم ﷺ

۳۔ شہنشاہ ولایت مولائے کائنات سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ (قرآن ناطق اور شیر خدا)

ا۔ کمل اسلام کمل کفر سے لڑنے جا رہا ہے۔ (فرمان نبوی ﷺ)

ب۔ أنا نقطة تحت الباء (بسم اللہ کی ب کا نقطہ میں ہوں)۔ قول علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۴۔ امیر الاشجعین ﷺ کی حربی قیادت اور ذاتی شجاعت

۵۔ محمد رسول اللہ ﷺ (سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کہا) کب؟

۶۔ حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں (فرمان نبوی ﷺ)

۷۔ اسلام کیسے پھیلا؟ (غیر مسلموں کے اعتراض "اسلام بزور شمشیر پھیلا" کا جواب)

۸۔ لباس خضر میں کیسے کیسے لوگ؟ (خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں)

۹۔ لا إله إلا الله (سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) کب؟

۱۰۔ اللہ تعالیٰ کے دفتر کا نظام (فرمان نبوی، و الله معطی و أنا قاسم)

۱۱۔ محب جل جلالہ اور محبوب ﷺ کی گفتگو (قرآن حکیم)

۱۲۔ حاؤك قرآن پاک سے اس شعر کے حق میں دلائل:

خدا جسے پکڑے چھڑا لوے محمد ﷺ
محمد ﷺ کے پکڑے کو چھڑا کوئی نہیں سکتا

۱۳۔ جنت کہاں ہے؟ (دربار نبوی ﷺ میں ہے ناں)

(ایک گستاخ رسول کی کتاب "آسمانی جنت اور درباری جہنم" کا جواب)

۱۴۔ قرآن و سنت کی حاکمیت (مغربی جمہوریت ہر کرپشن کو جنم دیتی ہے)

۱۵۔ حدیث تصویر فرمان نبوی ﷺ کی حکمتوں کی صحیح سمجھ۔

۱۶۔ اہل کتاب کون؟ (آج صرف اہل قرآن ہی اہل کتاب ہیں)

محمد فیاض احمد اویسی
مدیر ماہنامہ "فیض عالم" بہاول پور،

مرکزی دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ
سیرانی روڈ، بہاول پور (پاکستان)
فون نمبر: 881371، 875910

تاریخ ۱۲- جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ

حوالہ نمبر ________

بخدمت حضرت بندہ رسول کرنل محمد انور مدنی صاحب

السلام علیکم

آپ کی تالیفات میں دن بدن اضافہ اہلسنت کے لیے خوشی کا باعث ہے۔ خدا کرے زور قلم اور زیادہ ہو

دورِ حاضر نشر و اشاعت کا دور ہے۔ مذاہب باطلہ مذموم عزائم کی اشاعت کے لیے ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ آپ جیسے مرد میدان اُن کا منہ توڑ رہے ہیں۔

بلاشبہ یہ ساری عنایت آقائے کائنات سرور انبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی ہے۔ یہ چند حروف آپ کی نذر کیے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مخلصانہ کاوشوں کو قبول فرمائے۔

والسلام محمد فیاض احمد اویسی

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ

كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ

حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ

★

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

یا صاحب الجمالِ و یا سیّد البشر
من وجہک المنیر لقد نوّر القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقّہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قِصّہ مختصر

اے مسلمان! اپنے دل سے پوچھ، ملا سے نہ پوچھ
ہو گیا اللہ کے بندوں سے کیوں حرم خالی
کیا صوفی و ملا کو خبر میرے جنوں کی
ان کا سر دامن بھی ابھی چاک نہیں ہے
اگر ہو عشق، تو ہے کفر بھی مسلمانی
نہ ہو، تو مرد مسلمان بھی کافر و زندیق

(بال جبریل ۔ علامہ اقبال)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج بھی حیات النبی کا ایک زندہ ثبوت

رسول کریم ﷺ کا جسم اطہر معجزہ ہے۔ حیدر آباد کے پیر سید ضیاء الحسن صاحب جیلانی قادری جو کہ اولاد حضور غوث اعظم رحمتہ اللہ تعالی علیہ ہیں، کے پاس حضور سید عالم ﷺ کا موئے مبارک محفوظ ہے جو آج بھی بڑھ رہا ہے گویا جسم اطہر معجزہ ہے چونکہ معجزہ غالب ہے اور جادو مغلوب ہے اس لئے جسم اطہر پر جادو اثر نہیں کر سکتا۔

اگر کوئی رسول کریم ﷺ کو اپنے جیسا (معاذاللہ) سمجھے تو پھر اس کے متعلق کیا عرض کریں ؟۔

۱۳ اگست ۱۹۹۸ء۔

۱۹ ربیع الآخر ۱۴۱۹ھ۔

انبیآء کرام واولیآء کرام پر جادو اثر نہیں کر سکتا۔ کیوں؟

اس لیے کہ

نبوت وولایت کا نظام

اللہ تعالی نے کائنات چلانے کے لئے بنایا ہے

شیطان اللہ تعالی کے نظام کو درہم برہم نہیں کر سکتا

رسول کریم ﷺ کے امتی اولیآئے کرام کی روحانی قوتیں دیکھیں۔

ا۔ جادوگر رائے راجو، حضرت داتا گنج بخش رح کی نعلین کی نوک کے نیچے

۲۔ جادوگر جے پال حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح کی جوتی کی مار کھا کر قدموں میں گر کر توبہ کرتا ہے۔

جادوگروں کا جادو تو رسول ﷺ کے امتی اولیآء کرام کی جوتیوں پر نہ چل سکا اور تم رسول کریم ﷺ کے جسم اقدس کو جادو کے اثر سے معذور (معاذ اللہ) بتاتے ہو۔

یاد رکھو جسم اقدس نور ہے اور معجزہ ہے جادو شیطانی عمل ہے۔

معجزہ جادو سے افضل ہے اس لیے جسم اقدس پر جادو اثر نہ کر سکتا تھا۔